www.novelsclubb.com
Senorita
KartenKele
NC arts
سینوریٹا
کرتن کیلے
از قلم ہانیہ میاؤں
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

سینوریٹا کرتن کیلیے

از قلم

ہانیہ میاؤں

www.novelsclubb.com

لفظ عورت۔۔۔

تشریح بے شمار۔۔

کسی نے کہا وفا کی مثال۔۔

کسی نے کہا بے وفا۔۔

کسی نے کہا عورت محبت میں اپنا آپ ختم کردیتی ہے۔

کسی نے کہا عورت بدلا لینے میں بے رحم بن جاتی ہے۔

لیکن میرا دل کہتا ہے۔میں عورت کی مثال ہی بدل دو۔۔

اسے بے حس لکھوں۔۔جیسے کسی سے انسیت نہیں۔۔

لیکن اس کے باوجود دل اس قدر خوبصورت کے سب اس کی محبت میں گرفتار ہو

جائے۔۔۔

جس کی خاموشی رات کے آخری پہر جیسے خوفناک ہو۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اور جس کی آنکھیں گہری کھائی میں گرتے انسان کی دھڑکن جیسی۔۔

جس کے لمس میں مٹی کی خوشبو اور زندگی جیسا احساس ہو۔۔۔۔۔

.......☆☆☆☆☆........

کینوس کے سامنے پینٹ برش ہاتھ میں پکڑے وہ رنگوں سے خیالات کو تصویر شکل میں اتار رہی تھی۔ مدھم روشنی والا آرٹ اسٹوڈیو بیرونی دنیا کے شور سے دور اس کی ایک پناہ گاہ تھا۔ جہاں انسانوں کا شور مٹ جاتا تھا۔ صرف وہ ہوتی تھی۔ اس کے رنگ، خیلات اور تخلیق۔۔

اس کی ظاہری شکل اس کے روح کی گہرائیوں کو چھپا لیتی تھی۔ سفید ٹراؤزر کے اوپر سفید ٹاپ کی لمبی آستین اس کے ہاتھ کی پشت تک آ رہی تھی۔ کندھوں سے گردن پر جھولتے بوب کٹ بال، اور ماتھے سے آنکھیں کو چھوتے بنگز۔۔۔ اس کی کوئی اور ہی شخصیت کو ظاہر کرتے تھے۔ غزال آنکھیں خوبصوری کی علامت مانی جاتی ہیں۔ لیکن اس کی گھنی پلکوں کے نیچے گول آنکھیں، ایک نئ خوبصورتی کو متعارف کروا رہی تھی۔ جو سراہے جانے کے درجے پر فائز تھی۔

گول آنکھوں کے نیچے چھوٹی مغرور ناک، اور کندھوں کو چھوتے بال۔۔۔ یہ اس کی ظاہری شکل تھی۔ جو کسی بھی دیکھنے والے کو نظر پلٹنے پر موجود کر دیتی تھی۔

برش کے ہر اسٹروک کے ساتھ وہ اپنی ذات اور سوچوں کے ٹکروں کو کینوس پر اتار رہی تھی۔ اس کے ہاتھ میں پکڑا برش سمندر کی چھاک دار پانی کو نفاست سے رنگوں میں اتار رہا تھا۔

کینوس پر جھکی گول آنکھیں بار بار جھپک کر اپنے اندرونی دنیا کو بے نقاب کر رہی

www.novelsclubb.com

تھی۔اور بھاری پلکیں اس دنیا پر پہرے دار کی طرح جھکی تھی۔ گھنی پلکوں پر ایک بھاری بوجھ تھا۔جو وہ سالوں سے اٹھا رہی تھی۔

خیالوں میں گم کھڑکی کی پلوں کی ٹک ٹک نے اس کی توجہ اپنے جانب مبذول کی۔ پلکوں نے بھونیں کو چھوا۔ہاتھ ہنوز کینوس پر تھے۔دروازہ کھولنے کی آواز نے اس کے کام میں خلل ڈال دیا تھا۔برش کو نیچے رکھتے وہ ہاتھ ٹشو سے صاف کرنے لگی۔۔

"ہوا بہت تیز ہے۔۔۔لگتا ہے طوفانی بارش آئے گئی۔"

کمرے میں آنے والی رابیل بھابی تھی۔جواب کھڑکی کو بند کر رہی تھی۔دیوار پر ہاتھ مار کر انھوں نے مدھم روشنی کو تیز روشنی میں بدل دیا۔کینوس پر نظر جاتے بھابی ٹھٹکی۔۔اور پھر چلتے ہوئے اس کے قریب آکر پینٹنگ کو دیکھنے لگی۔

"یہ کیسی پینٹنگ ہے۔۔"انھوں نے بے ساختہ سوال کیا۔

"آپ کو کیا نظر آرہا ہے اس میں۔" اس کے مسکرا کر پوچھا۔ گول آنکھیں مسکراتے ہوئے ستارے کی جیسے چمک رہی تھی۔ سفید رنگ میں اس کی رنگت دودھ جیسی بے داغ تھی۔ جو چھونے سے میلی ہو جائے۔

"ایک طرف جنگل ہے اور دوسری طرف سمندر۔۔ جنگل میں آگ لگی ہوئی ہے۔ اور سب جانور سمندر کی طرف جا رہے ہیں۔۔" پینٹنگ کو دیکھتے وہ بڑبڑائی۔

"اگے کنواں پیچھے کھائی والی پینٹنگ بنائی ہے تم نے۔" بھابی نے جلدی سے کہا۔ جس پر برش سمیٹتے وہ ہنسنے لگی۔

"نہیں۔۔" ہنستے ہوئے اس نے مختصر جواب دیا۔

"تو پھر۔۔؟"

"پھر یہ کہ......" برش اپنی جگہ رکھ کر وہ بھابی کے ساتھ پینٹنگ کو دیکھنے لگی۔

"انسان ہمیشہ دو اطراف ہی کیوں دیکھتا ہے۔" بھابھی نے اس کی بات سن کر پینٹنگ کی دوسری دو اطراف دیکھا۔ جس کی ایک جانب پھولوں اور پھولوں سے

www.novelsclubb.com

ہری بھری جنت کی سی منظر پیش کرنی والی جگہ تھی۔اور دوسری طرف پہاڑوں سے گرتا پانی۔۔جو پھتروں سے ہوتا ہوا نیچے ندی میں جا رہا تھا۔

"اگے پیچھے کے علاوہ بھی دو سلائیڈز ہوتی ہے۔۔مطلب چار اطراف۔۔؟"بھابی نے سمجھتے ہوئے کہا۔

"پر اطراف تو چھ ہے۔۔اوپر اور نیچے بھی۔۔؟"گول آنکھوں نے ترچا کر کے انھیں دیکھا۔وہ حیرانی سے اسے دیکھنے لگی۔

"کہاں سے لاتی ہو۔؟تم ایسا دماغ۔؟"وہ سچ میں حیران ہوئی۔۔جس پر کوئی جواب دیے بنا وہ مسکرا دی۔

"ڈنر کیلیئے لیٹ ہو رہے ہیں۔بھائی جان آ گئے۔۔؟"وہ دونوں اس کے آرٹ اسٹوڈیو سے باہر نکل گئی۔

ہوا کا شور شائیں شائیں کی آوازیں پیدا کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

بادلوں کو چیرتے ہوائی جہاز کے پر زمین کی جانب بڑھ رہے تھے۔ کھڑکی سے دو نظریں سفید روئی جیسے بادلوں کو دیکھ رہی تھی۔اس کی نظریں بادلوں کے نیچے نظر آنے والی روشنیوں پر ٹکی ہوئی تھی۔

موسم خراب ہونے کے باوجود پائلٹ نے کامیاب لانڈنگ گئ تھی۔ سب کا اٹکا ہوا سانس بحال ہوا۔ لیکن ایک وجود تھا۔ جو اس پورے خراب موسم میں بنا خوف کے سوتے ہوئے سفر گزار کے آیا تھا۔

اس کی ساتھ والی سیٹ پر بیٹھی عورت نے اس کے ہاتھوں کی انگلیوں کو مضبوطی سے جکڑا ہوا تھا۔

"تینگو گاڈ....." ازکی نے گہرا سانس لیا۔ ذوہان نے چہرے کا رخ اسکی طرف کیا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ مسکرایا نہیں تھا۔اس کی آنکھوں میں ہلکی سے جنبش ہوئی تھی۔

ہلکی شیو میں تیز تلوار جیسی مغرور ناک،اور خاموش پراسرار چہرے کے ساتھ اس کے سامنے کے دانت ٹائگر اور واپیر کی طرح بڑے تھے۔جو صرف کھل کر ہنسے پر نظر آتے تھے۔اس کا چہرہ پاکستانی لڑکوں جیسا نہیں تھا۔وہ کہاں سے تھا۔یہ راز وہ خود ہی جانتا تھا۔دنیا کیلیئے وہ ایک پراسرار مسافر تھا۔جو کسی ایک جگہ کا نہیں ہو سکتا۔

وہ واپس کھڑکی سے پار دیکھنے لگا۔

ائیرپورٹ سے وہ دونوں ہوٹل گئے۔اس کے بعد انھیں ایک ڈنر پر جانا تھا۔ذوہان تیار ہو کر بیڈروم میں آیا تو ازکی کو نیم برہنہ ساڑھی میں دیکھا۔اس کی نظریں اس کی ہائی ہیل سے چہرے تک گئی۔ایک ہاتھ سے بالوں کو کمر پر کرتے وہ خود کو شیشے میں دیکھ رہی تھی۔ہلکا سا نفی میں سر ہلاتے اس نے موبائل اور گاڑی کی چابی اٹھائی اور باہر نکل گیا۔۔ازکی بھی آخری نظر خود کو دیکھتے باہر نکل گئی۔۔

ذوہان نے اس کے ڈریس کے بارے میں بات کرنا چھوڑ دی تھی۔ان کی شادی ایک پیپر میرج سے زیادہ نہیں تھی۔وہ اچھے سے جانتا تھا از کی نے ایک اچھے لائف سٹائل کیلیئے اس سے شادی کی تھی۔از کی کی آدھی زندگی ترکی میں گزاری تھی۔اور اب پاکستان میں وہ اس پر پابندی نہیں لگا سکتا تھا۔

---

www.novelsclubb.com

گاڑی کے ٹائر چرچر کی کڑکتی آواز سے روکے۔

سنسان سڑک پر حد نگاہ تک کوئی انسان موجود نہیں تھا۔

ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا شخص، کوئی نوجوان لڑکا نہیں۔

تیری پیس سوٹ میں ملبوس اٹھائیس سال کے لگ بھگ تھا۔جو زندگی کی تلخیوں

کو اپنے اندر جذب کر کے اس سنسان سڑک پر آرو کا تھا۔

"تم نے مجھے دھوکا دیا۔۔۔۔"اس کی اپنی آواز پس منظر میں گونجی۔

اس کے سامنے ایک چھبیس سالا نسوانی وجود سیاہ ساڈھی زیب تن کیے کھڑی تھی۔

"اس کو آزادی کہتے ہیں میری جان۔۔۔۔دھوکا نہیں۔"سیاہ ساڈھی سے اس کا آدھا جسم ڈھکا ہوا تھا۔آنکھوں میں تپش اور باغاوت تھی۔

ایک قدم آگے بڑھ کر اس نے نسوانی وجود کی گردن کو بائیں ہاتھ کی انگلیوں میں لیے کر اپنے چہرے کے قریب کیا۔

"اس قید کیلئے تم اب ترس گئی۔۔۔"گردن پر رکھی انگلیوں کی گرفت نا چاہتے ہوئے بھی نرم تھی۔

"دبادو گردن۔۔۔۔کیونکہ میں واپس آنے والوں میں سے نہیں۔تم ایک پتلے کی طرح ہوذو وہاں سراج۔۔جس میں کوئی احساس نہیں۔اور میں مزید اس ایموشن

لس انسان کے ساتھ نہیں رہ سکتی۔۔مجھے ڈیوارس چاہیے۔"اس کی مغرور آنکھیں کسی بھی جذبے سے خالی تھی۔

ہلکا سا نفی میں سر ہلاتے وہ ایک قدم پیچھے ہٹا۔اور کچھ کہے بغیر وہاں سے باہر نکل گیا۔

گاڑی کے شیشے نیچے کرتے ہوئے اس نے سنسان سڑک سے پرے دیکھا۔کیا سب ختم ہو چکا تھا۔؟

ایک ناقابل بیان درد نے اس کے سینے کو جکڑ لیا۔عجیب سی تکلیف تھی جو اس کے سینے میں ہو رہی تھی۔گاڑی سے باہر نکل کر وہ بونٹ پر بیٹھ گیا۔اسے از کی کے الفاظ سے تکلیف نہیں ہوئی تھی۔سالوں پرانہ کوئی اور درد تھا۔جو اس واقعے نے جاگا دیا تھا۔

کتنی ہی دیر وہ وہی بنا حرکت گہری سوچ میں سامنے سڑک کو دیکھتا رہا۔

شہر کے شور سے دور یہ سڑک بلکل اس کے وجود کی طرح خاموش اور تنہا تھی۔اور مضبوط بھی۔ گردن بائیں جانب کر کے اس نے سڑک کنارے سوکھے درختوں کو دیکھا۔

وہ بھی اس درختوں جیسا تھا بے ثمر اور بنجر....بے حس..ایموشن لیس۔۔۔!!!

سر گود میں گرائے وہ جھٹکے سے کھڑا ہوا اور واپس گاڑی میں جا کر سٹیرینگ وہیل کو دیکھتا رہا۔

اور پھر گاڑی آگے بڑھادی۔وہ جس کام سے پاکستان آیا تھا۔وہ اس کے جذبات سے زیادہ اہم تھا۔

گاڑی ایک روح پوش علاقے میں جا کر رو کی تھی۔اسلحہ ہاتھوں میں پکڑے دو گارڈ

اس کی جانب بڑھے۔اور شناخت معلوم کر کے واپس اپنی جگہ پر جا کر بیٹھ گئے۔سیاہ

گیٹ کو پار کر کے وہ بوٹوں کی آواز سے راہداری میں چل رہ تھا۔۔رات کی خاموشی

اور سنسان راہداری میں صرف اس کے بوٹوں کی آواز گونج رہی تھی۔

راہدری ختم ہوتے سامنے کا منظر بدل گیا۔۔بولٹ پروف شیشے سے تعمیر عمارت کا

دروازہ کھول کر وہ اندر چلا گیا۔۔

www.novelsclubb.com

روح پوش علاقے میں بنی عمارت باہر سے بنجر معلوم ہوتی تھی۔اور اندر کا منظر

شیشے سے بنا کوئی اور ہی جہاں تھا۔وہاں موجود لڑکے لڑکیاں سیاہ سوٹ میں ملبوس

اپنے کاموں میں مصروف تھے۔کسی نے بھی اسے سر اٹھا کر نہیں دیکھا۔مطلوبہ

جگہ پہنچ کر اس نے گلاس ڈور دھکیلا۔اور اندر چلا گیا۔۔

سامنے دو لڑکے کمرے میں بنی شیشے کی دیوار کے سامنے جھکے دیوار کی دوسری جانب بیٹھے شخص کی باتیں سن رہے تھے۔جو انھیں نہیں دیکھ سکتا تھا۔

ذوہان کو دیکھ کر دو لڑکوں میں سے ایک نے مڑ کر ذوہان کو دیکھا۔اس کے چہرے پر خوشی کی لہر آئی اور پھر ایک آگے بڑھا۔اور اس کے گلے لگ گیا۔۔

"میں نے تمھیں بہت مس کیا۔جتنا کوئی عاشق اپنے محبوب کو کرتا ہے۔"ذوہان اس کی بات پر بنا تاثر الگ ہوا۔

"یہ اظہارِ محبت تم نے میری طلاق والے دن ہی کرنا تھا۔"

ذوہان اب شیشے کے اس طرف موجود شخص کو دیکھ رہا تھا۔جو مسلسل بنا رو کے بول رہا تھا۔

"تمہاری ڈیوارس ہو گی۔۔؟"حسام حیران ہوا۔

"وہ کسی ایموشن لس انسان کے ساتھ نہیں رہ سکتی۔جس میں کوئی فلیننگ نہیں ۔۔"ذوہان نے عام سے انداز میں کہا۔

"افسوس ہوا۔۔؟" وہ سوچتے ہوئے بولا۔

"مجھے نہیں ہوا۔۔" ذوہان نے گردن کو ہلکی سی جنبش دی۔ جیسا کوئی بوجھ اتر گیا ہو۔۔

"زیادتی ہے ذوہان۔ انسان تھی وہ۔ ایک سال انسان جانور کے ساتھ بھی رہتا ہے تو اس کی عادت ہو جاتی ہے۔"

"جانوروں میں جذبات ہوتے ہیں۔ میرے اندر نہیں ہے۔

یہ بات میں اپنے لیے بھی کہہ سکتا ہو۔ میں بھی انسان ہو۔۔" ذوہان نے چہرہ اس کی طرف کیے شکوا کیا۔

"اگر مجھے کسی سے محبت نہیں ہوئی۔ تو کوئی میرے لیے بھی نہیں تڑپا۔۔" وہ پھر سے شیشے کے پار دیکھنے لگا۔۔

حسام ے سمجھتے ہوئے سر ہلایا۔۔

"اس نے تو توقع سے بھی زیادہ کچھ بتا دیا۔۔" ذوہان نے اس آدمی کو دیکھ کر کہا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ایسا ویسا۔۔۔ بڑے بڑے سیاستدانوں کو ننگا کر دیا اس نے۔۔" حسام اس کے ساتھ شیشے پر جھکا اسے تفصیل بتا رہا تھا۔

"اب آگے کیا کرنا۔۔؟" ذوہان نے پوچھا۔

"اس کی بتائی باتوں کو ثبوت کی شکل دے کر ہیڈ کوارٹر رپورٹ سینڈ کرنی ہے۔ فلحال یہی آرڈر آیا ہے۔"

بات کرتے وہ دونوں کمرے سے باہر نکل آئے اور حسام کے آفیس میں آ گئے۔۔

"پاکستان میں کیا پوزیشن ہے۔اس دفعہ کیا بنے ہو۔۔؟" حسام نے ریولونگ چیر پر بیٹھتے اس سے پوچھا۔

"بزنس مین۔۔" ذوہان نے اپنی ٹائی کی نوٹ کو ڈھیلا کیا۔

"واہ۔۔" حسام نے ہنستے ہوئے کہا۔اب وہ کام سے ہٹ کر دوست والے روپ میں تھے۔

"ترکی میں کیا تھے۔؟"

حسام نے فائل کو ایک طرف کر دیا۔

".Lawyer"

"اور کوریا میں۔۔"

"پروفیسر۔۔"

"قطر۔۔" ذوہان نے ابرو اٹھا کر اسے دیکھا۔۔

"ایسے کرو خود جانچ پڑتال کر لو۔۔ ساری تفصیلات معلوم ہو جائے گئ۔" وہ اٹھ کر باہر جانے لگا۔

"جیسے تم نے اپنا ڈیٹا چھوڑا ہو گا پیچھے۔۔" حسام نے لاپرواہی سے کہا۔

"چلو کہیں باہر ڈنر کرتے ہے۔ تمہاری ڈیوارس کے غم میں۔۔" حسام مصنوعی اداس ہوا۔

ذوہان بنا کوئی تاثر دیے اس کے ساتھ باہر نکل گیا۔

"پاکستان کتنے ٹائم کیلیئے ہو۔۔؟" راہدری سے باہر جاتے حسام نے پوچھا۔

"پتا نہیں۔۔"ذوہان نے جواب دیا۔۔

"بھابی کی ڈیوارس کی وجہ تمہارا ایموشن لیس ہونا نہیں ہو سکتی۔یہ بات وہ پہلے سے جانتی تھی۔"

حسام نے سوال کیا۔

"پاکستان کے جاب لس لڑکے۔باتوں میں آپ کو جنت گھما سکتے ہیں۔"

ذوہان نے بات ہمشیہ کی طرح گھما کر بات کی تھی۔جس کا مفہوم حسام سمجھ گیا تھا۔

رات کے وقت ٹیرس پر چہل قدمی کرتے وہ کچھ سوچ رہا تھا۔یا شاید سوچ چکا تھا اب صرف عمل کرنا تھا۔پاکستان میں آئے اسے چار ماہ سے زیادہ ہو گئے تھے۔

ٹراؤزر ٹی شرٹ پہنے اب وہ عام سے حویلے میں تھا۔سامنے میز سے سیل فون اٹھا کر اس نے ایک نمبر ڈائل کیا اور کال اٹھانے کا انتظار کرنے لگا۔

"اہم اہم....پہلے مجھے یقین کرنے دو کہ مسٹر ذوہان سراج نے خود مجھے کال کی ہے یا میں کوئی خواب دیکھ رہی ہوں..؟"

نسوانی آواز نے ہلکا سا قہقہہ لگایا۔وہ ہلکا سا مسکرایا۔

"کیسی ہیں...؟"مختصر سوال۔

"میں بہت اچھی ہوں...اور تم بہت ہنڈسم ہوں۔ہمارے ماں باپ جو بہت خوبصورت تھے۔"

وہ مسلسل مسکرا رہی تھی۔

"تمہیں پتا ہے ذوہان۔۔اتنے سالوں بعد تم سے مل کر کتنا اچھا لگ رہا ہے۔دس سال پہلے ملے تھے ہم۔۔جب تم اٹھارہ انیس سال کے تھے شاید۔۔۔"رابیل بھابھی سوچتے ہوئے بول رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"اٹھارہ سال۔۔"ذوہان نے ان کی تصیح کی۔

وہ کتنی دیر بولتی رہی سو روہ ان کے مختصر جواب دیتا رہا۔

"آپ سے ایک کام تھا آپی..."

"حکم کرو..."جواب فور آآیا تھا۔

"مھجے نکاح کرنا ہے۔"اس نے لاپرواہی سے کہا۔

"تمہاری ڈیوارس ہو گی...؟"وہ واقع حیران ہوئی۔یہ بات وہ پہلے سے جانتا تھا۔

"افسوس ہوا مجھے..."اب کی باری ان کی آواز مدھم تھی۔دونوں جانب خاموشی

چھا گئ۔

www.novelsclubb.com

کیا تم واقعی کسی اور سے شادی کرنا چاہتے ہو؟"اس نے کچھ لمحے سوچنے کے بعد یہ

سوال کیا تھا۔

جس پر وہ بھی ایک لمحے کو سوچ میں پڑ گیا۔

"آپ چاہتی ہے میں خوش رہوں۔تو یہ ایک بہترین فصلیہ ہے...کچھ غلط نہ

سوچ۔۔میں بھی نہیں سوچ رہا.. میرا مقصد کسی سے بدلا لینا نہیں۔۔"

وہ بات گول کر کے بھی کافی واضح کر گیا تھا۔کال کی دوسری جانب اس کی آپی کے چہرے پر ایک بار پھر سے مسکراہٹ چھا گئی۔اسے پاکستان میں ایک عام انسان کی طرح زندگی گزارنے تھی۔جو بنا شادی کے ممکن نہیں تھی۔ پچھلے چارہ ماہ اسے جن واقعات کا سامنا ہوا تھا۔ان سے وہ یہ بات جان گیا تھا۔اس کی شخصیت کے چپ لوگ سنگل رہے۔تو مشکوک لگتے ہیں۔ جس سے سب کی توجہ مقناطیس کی طرح ان کی طرف جاتی تھی۔

"تمہیں پتا ہے..؟ تم بابا کے فیورٹ تھے۔"

"ہمم.... کیونکہ میں ہمشیہ سے ہی پریکٹیکل رہا ہوں۔؟"

وہ پوچھ رہا تھا۔

"نہیں کیونکہ تم میں ہمشیہ سے صحیح فصلیے کرنے کی ہمت تھی۔ تم اپنے جذبات کو خود پر حاوی نہیں ہونے دیتے۔اور درست وقت پر صحیح قدم اٹھاتے ہو۔۔ تم بہادر

ہو۔"

وہ بول کر خاموش ہوئی تو وہ کچھ نہیں بولا۔

"تم ڈنر کرنے آجاتے۔۔۔ من ہلکا ہو جاتا..!"

بڑی بہن ہونے کے ناتے وہ اس کی خاموشی بھی سن رہی تھی۔ انھیں لگ رہا تھا وہ طلاق سے افسراہ ہے۔

"میں بلکل ٹھیک ہوں۔ آپ میری وجہ سے پریشان مت ہو..."

"اوکے یقین کر لیتی ہوں۔ کل تم سے ملنے کہاں آؤں۔۔؟ آفیس یا گھر...؟"

"جہاں آپ حکم کریں میں خود آجاؤ گا۔۔"

الوداع کلمات کہہ کر وہ پھر سے بے مقصد چہل قدمی کرنے لگا۔

کارگو پینٹ اور اپنی سائز سے بڑی شرٹ پہنے وہ صوفے پر ایک کونے سے دوسرے کونے جا رہی تھی۔ارٹ اسٹوڈیو سے باہر اس کی دوسری شخصیت ہوتی تھی۔ایک بنداس باغی لڑکی۔۔جو اپنی ہی دھن میں رہتی تھی۔

پورا کمرا گانے کی آواز سے گونج رہا تھا۔گانے کے لیر گھس اونچی آواز میں گاتے اس کے کمرے کی لائٹس بھی بلکل کسی کلب کا منظر پیش کر رہی تھی۔

وہاں جہاں تو ہی میرا لباس ہے۔

وہاں جہاں تیری ہی بس تلاش ہے۔

وہاں جہاں تجھی پہ ختم آس ہے۔

وہی شروع وہی پہ دفن جان ہے۔

www.novelsclubb.com

لیرکس مدھم ہونے پر ہاتھ میں پکڑے ہیر برش کو مائک بنائے بائیں طرف جھک کر اس نے اپنی آواز آہستہ کرلی۔

اسی وقت کمرے کا دروازہ کھولا اور گانے کے لیرکس بھر سے شروع ہو گئے۔

یہ جسم ہے تو کیا۔۔۔۔

یہ روح کا لباس ہے۔۔

یہ درد ہے تو کیا۔۔۔

یہ عشق کی تلاش ہے۔

فنا کیا مجھے۔۔۔یہ چاہنے کی آس نے

طرح طرح شکست ہی ہوا۔

دونوں ہاتھوں سے نیچے کی جانب جھک کر ہوا کو نوچتے وہ کسی پروفیشنل سنگر کی طرح پوری فیل کے ساتھ لیرکس ادا کر رہی تھی۔

"کمرے میں دروازے پر کھڑی اس کی بھابی یہ پرفامنس لائیو دیکھ رہی تھی۔۔گانا اپنے اختتام کو پہنچ چکا تھا۔لیر کھس ختم ہوتے کمرے میں سکوت چھا گیا۔

"شور ایک دم خاموشی میں بدل گیا۔بھابھی نے اگے بڑھ کر گانا بند کر دے۔جو دوسری طرف پھر سے شروع ہو گیا تھا۔

"تمہارا سر نہیں دکھتا ہانیہ.....افففف۔"

"کیا بھابھی سارا مزا خراب کر دیا آپ نے..."سیاہ کندھوں تک آتے بالوں کو ٹھیک کرتے وہ صوفے سے نیچے اتری۔اور کمرے کے کونے میں رکھے آدم قد شیشے کے سامنے جا کر کھڑی ہو گی۔

ہونٹوں کو گول کر کے پاؤٹ بنایا۔ایک آنکھ دبائی اور سلفی کلیک۔۔

www.novelsclubb.com

"کیسی تھی میری پرفامنس۔۔؟"

بیڈ سے ہیڈ فون اٹھا کر ایک طرف رکھ دیے۔اب وہ ان کے سامنے بیڈ پر بیٹھی تھی۔

بھابی اسے دیکھ کر رہی گئی۔وہ لڑکی کیا چیز تھی۔؟

جس کی دنیا خود سے شروع ہو کر خود پر ہی ختم ہو جاتی تھی۔

"آپ کو پسند نہیں آئی۔۔؟"وہ غیر سنجیدگی سے پوچھ رہی تھی۔

"اس سونگ کے لیرکس اچھے لگتے مجھے۔۔"وہ خود کلامی کر رہی تھی۔

خیر چھوڑے....آپ بولیں۔"وہ بیڈ پر التی پلتی مار کر بیٹھ گئی۔

بھابی نے اس کے گال پر ہاتھ رکھ کر پیار سے پچکارا۔

"تمہاری دنیا بہت خوبصورت ہے۔اس خوبصورتی میں رنگ ہمشیہ اسی طرح شوق رہے۔"

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"Is everything okay..?

وہ مشکوک انداز میں مسکرائی۔

رابیل بھابھی نے اداس سا منہ بنا کر اسے دیکھا۔

"ذوہان کی ڈیوا سہو گی ہے...."

اوہ..."اس کے منہ سے بے اختیار ایک لفظ نکل گیا۔ابھی جو جوش و خروش تھاوہ اچانک ختم ہو گیا۔

آخر کار وہ اس کی بھابی کا اکلوتا، دل عزیز... اور دودھ شریک کزن بھائی تھا۔

جس سے وہ زندگی میں بہت کم ملی تھی۔ کیونکہ وہ بہت کم گو اور ایک روبوٹک انسان تھا۔ جس کی زندگی میں صرف کام کام اور کام تھا۔

قائد اعظم کا فرمان صحیح معنوں میں اگر کوئی پاکستانی پورا کر رہا تھا۔

تو وہ ذوہان سراج تھا۔ بھابھی کو وہ اتنا پسند تھا۔ وہ صبح شام ان کے منہ سے ذوہان کے قصے سنتی تھی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"سواب...."

"اب یہ کہ ذوہان دوسری شادی کرنا چاہتا ہے..."

رابیل بھابھی کے چہرے پر عجیب سا رنگ تھا جیسے نہ خوشی کا نام دیا جا سکتا تھا۔اور نہ افسردگی کا۔یہ ایک ملا سا تاثر تھا۔جو ان کے چھوٹے بھائی کی طلاق پر ان کے چہرے پر تھا۔

"یہ انھوں نے خود کہا آپ سے...؟"وہ تھوری سی حیران ہوئی۔

بھابی نے اثتاب میں سر ہلایا۔

"تو لڑکی ڈھونڈے...."وہ جوش سے بولی۔

"آپ اپنی پرانی بھابی کو پسند بھی نہیں کرتی تھی۔اس دن ڈنر پر آپ اسے ناپسندیدگی سے دیکھ رہی تھی۔جو ہوتا ہے اچھا ہوتا۔۔اینڈ جو ہونا تھا وہ ہو چکا۔۔اب آگے سوچے۔۔"

وہ جوش سے کہتے دروازے تک گئی۔

بھابی ڈنر کر لیا آپ نے...؟"

"تم نے تو کہا تھا ڈنر نہیں کرو گئ.." وہ بھی دروازے تک آئی۔

"پیزا آرڈر کیا ہے۔آنے والا ہو گا۔۔آجائیں کمپنی دیے مجھے۔بھائی جان آ گئے کورٹ سے۔۔؟"

باتیں کرتیں وہ دونوں کمرے سے باہر نکل گئیں۔

ناشتے کے میز پر بیٹھے وہ ویڈیو دیکھتے چاہے کے گھونٹ بھر رہی تھی۔جب کوئی جانی پہچانی آہٹ اور خوشبو اسے قریب آتی محسوس ہوئی۔

سکرین کو دیکھتے وہ ہلکا سا مسکرائی اور سر اٹھا کر دیکھا۔

"خوش آمدید..." رابیل نے بے ساختہ کہا۔

"اسلام علیکم.." مردنہ آواز ان کے کانوں میں آئی۔ ذوہان نے کندھے پر جھک کر ان کے ماتھے کا بوسا لیا۔

"وعلیکم السلام۔۔" انھوں نے ہاتھ سے اس کے گال کو چھوا وہ الگ ہو کر کوٹ کا بٹن کھولتے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"میٹینگ میں ٹائم تھا۔۔ سو۔۔" اس نے بات اُدھوری چھوڑ دی۔

"کوئی بات نہیں۔ میں برا نہیں مانو گی کہ میرے بھائی نے دل رکھنے کیلیئے جھوٹ بولنا نہیں سیکھا۔۔"

وہ مسکرا رہی تھی۔ تم رکو میں تمہارے لیے سپشل ناشتہ کہہ کر آتی ہوں۔

ان کے کرسی سے اٹھتے ہی ہانیہ نائٹ ڈریس میں ادھر ہی آ رہی تھی۔ بھالو والی ٹراؤزر شرٹ اس کے شوق اور عمر بتانے کیلیئے کافی تھا۔

ذوہان کو دیکھ کر وہ تھوڑا سا چونکی۔

"گڈ مارننگ.....؟"ذوہان کو گہری نظروں میں لیتے اس نے سوالیہ انداز میں کہا۔

"گڈ مارننگ...."جس کا جواب بلکل روبوٹک انداز میں آیا۔

بھابی نے ہلکے سے کندھے ابھارے اور افسوس کرتے آگے بڑھ گئی۔

"اسلام علیکم....؟"کرسی پر بیٹھی وہ بھابی کو سنانے کیلئے اونچی آواز میں بولی۔ کچن میں داخل ہوتے بھابھی نے اس کی آواز سنی تھی۔

"وعلیکم السلام.."جواب پھر سے روبوٹک انداز میں آیا۔

ہانیہ اس کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھی تھی۔بھابھی کے کچن جاتے وہ ذوہان کی کرسی پر جاسوسی انداز میں جھکی۔جبکہ نظریں کیچن پر جمی تھی۔

Your presence always triggers my system "

"..error... And then bhabi find it odd

وہ سرگوشی والے انداز میں بول رہی تھی۔

?..it's strange and weird at the same time

زوہان اس کی طرف رخ کیے دور غیر مری نقطے کو گھور رہا تھا۔اس کی بات مکمل

سن کر اس نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا۔

اس کے یوں کرنے پر ہانیہ نے پہلے اسے گھورا۔اور پھر لاپرواہی سے آنکھیں گھما کر

ٹوسٹ پر مکھن لگانے لگی۔

وہ ایک بزنس مین تھا۔اسے بے تکی باتوں سے کیا دلچسپی ہو سکتی تھی۔۔۔اونہہ

۔۔!

"سو آپ کی سیڈی کمپلیٹ ہو گئی....؟"

مکھن لگاتے اس کی نظریں بھی ٹوسٹ پر تھی۔اب یہ روبوٹک انسان اس سے اپنی

طرح کے سوال کرنے والا تھا۔

"یس..." یک لفظی جواب۔

"آگے کیا کرنے کا ارادہ ہے۔؟" لو جی اگلا سوال۔

"Nothing special"

وہ بڑے مزے سے مکھن لگاتے جواب دے رہی تھی۔ ٹوسٹ کو مکھن لگا رہی تھی۔ ذوہان سراج کو مکھن لگانا۔۔۔ آسان نہیں تھا۔ اور آ بیل مجھے مار کے مترادف تھا۔

"تو کچھ سپشل کرنے کا سوچا...؟" ایک اور سوال

"آپ میرا انٹرویو لیے رہے ہیں۔۔؟" مکھن والی چھری خالی پلیٹ میں رکھ کر وہ اسے دیکھنے لگی۔

"آپ کے آفیس جاب کرنا کیسا ہوگا۔؟ ایڈونچر بھی اور سپشل بھی۔۔؟"

بات پوری کر کے اب وہ ٹوسٹ چپا رہی تھی۔

"ہم ایڈونچر نہیں... کام کرتے ہیں۔ اگر آپ سیریس ہے تو جوائن کر سکتی ہیں

۔"ناشتے کے میز پر وہ شخص ایسے بیٹھا تھا۔ جیسے کوئی گول میز کانفرنس ہو رہی ہو۔

"آپ کو میں سیریس لگ رہی ہوں...؟"ٹوسٹ چبانے سے اسکی آواز بھاری ہو رہی تھی۔

زوہان نے نفی میں سر ہلایا۔ جواب میں وہ کچھ بولنے لگی لیکن ٹوسٹ گلے میں اٹک گیا۔۔

ایک ہاتھ میز اور دوسرے سے سینے پر تھپکیتے وہ سانس لینے کی کوشش کر رہی تھی۔ ذوہان نے جلدی سے گلاس میں جوس ڈال کر اس کے حوالے کیا اور دوسرے ہاتھ سے اس کی پیٹھ تھپتھپائی۔

کھانستے ہوئے اس کا سانس بحال ہو گیا۔

جوس کے دو گھونٹ لیے کر اس نے ذوہان کو دیکھا۔

"تھینکس۔۔"اس کی آنکھوں سے پانی آ گیا تھا۔ ذوہان اس انیس سال کی بچی کو دیکھ کر رہ گیا۔ بے زاری کا واضح رنگ نمایاں ہوا تھا اس روبوٹک انسان کے چہرے

پر۔

وہ میز پر رکھے ٹشو باکس سے آنسو پونچھ رہی تھی۔

"آپ کے آتے سب الٹ پلٹ ہو جاتا۔۔"

وہ ٹشو سے آنکھیں صاف کر رہی تھی۔

Yes and it's strange and weird at the same "

"..time

ذوہان نے ایک ابرو اٹھا کر کہا۔

"روبوٹک انسان اونہہ...."وہ صرف سوچ پائی تھی۔

ذوہان نے اس کے گرد موجود دیوار کو ایک ہی بار میں ریزہ ریزہ کر دیا تھا۔ہانیہ بات کرتے اس کی گردن کی ہڈی کو دیکھ رہی تھی۔

گول آنکھوں کو چھوٹا کر کے اس نے ذوہان کو گھورا۔۔

"پراسرارا جنبی۔۔"ایک آواز اس کے اندر سے آئی۔

ذہان نے اس کے گھورنے پر ابرو اٹھا کر دیکھا۔وہ نفی میں سر ہلاتے واپس ناشتہ کرنے لگی۔

وہ انسان اسے پہلی نظر میں ہی پراسرار ہونے کے ساتھ عجیب لگا تھا۔

www.novelsclubb.com

ناشتہ کے بعد رابیل اسے گیٹ تک چھوڑنے آئی تھی۔

"میں تم سے نہیں پوچھو گئی۔۔ڈیوارس کی وجہ کیا تھی۔کیونکہ تم نہیں بتاؤ گئے۔"

وہ اسکی طلاق کی وجہ جاننا چاہتی تھی۔یہ جانتے ہوئے بھی کہ سامنے موجود شخص کچھ نہیں بتائے گا۔نظریں جھکائے وہ انھیں سن رہا تھا۔

"کچھ کہنا چاہتے ہو ذوہان...؟کچھ بھی۔"انھیں وہ خاموشی پریشان کر رہی تھی۔

"ہر چیز وقت لیتی ہے آپی..." وہ نظر اٹھا بولا۔

"ایک لڑکی دیکھی ہے میں نے.. اگر کل تم فری ہو تو، کسی ریسٹورنٹ میں لنچ کریں۔؟"

انھیں یہ خاموشی ختم کرنی تھی۔

"ٹھیک ہے میں ٹائم نکال لو گا۔" گیٹ کی طرف جاتے وہ روک گیا۔

"آپ کیلئے ایک اچھی نیوز ہے۔ آپکے ساتھ والا گھر رینٹ پر لیے لیا ہے۔"

کیا واقعی۔۔۔؟" انھوں نے خوشی سے لان کے پار دیوار کو دیکھا۔

رابیل نے اس کی پھیکی مسکراہٹ میں الفاظ ڈھونڈ لیے تھے۔ بظاہر وہ بہت مضبوط انسان تھا۔ لیکن طلاق کے بعد اس وقت وہ تنہا نہیں رہنا چاہتا تھا۔ انھیں سوچوں میں گم چھوڑ کر وہ گیٹ سے باہر نکال گیا۔

****

"پھر سے وہی ہو رہا۔۔اور کیوں ہو رہا ہے۔۔؟"

خود کلامی کرتی وہ کمرے میں داخل ہوئی۔ ٹھاہ کی آواز سے دروازہ بند ہوا۔غصے سے ہوا میں نادیدا چیز کو نوچتے اس نے سامنے پڑے فٹ بال کو پوری قوت سے پاؤں مارا۔

فٹ بال سامنے کھڑکی سے ٹکرا کر اگلے لمحے اس کے ہاتھ میں تھا۔بے زری سے فٹ بال کو زمین پر مار کر وہ آدم قد شیشے کے سامنے آگئی۔ بال زمین پر اچھلتا کمرے کے کونے میں چلا گیا۔

شیشے کے سامنے کھڑی وہ اپنے عکس کو غصے سے آنکھیں چھوٹی کر کے دیکھ رہی

تھی۔

"تم پھر سے وہی غلطی کر رہی ہو۔۔اور تم جانتی ہو وہ غلطی کیا ہے۔" اپنے عکس سے بات کرتے اس نے گہرا سانس لیے کر خود کو پر سکون کی۔

الٹے پاؤں چلتے وہ بیڈ پر دھڑام کر کے گر گئی۔دونوں بازوؤں بیڈ پر دائیں بائیں پھیلائے وہ چھت کو گھورتے صبح ہوئے واقعے کو دماغ سے نکال رہی تھی۔خود کو پر سکون کرنے کے لئے پورے کمرے کی شامت آئی ہوئی تھی کمرے کی ہر چیز اسے خوف سے دیکھ رہی تھی۔کہ جانے کب کس کا نمبر آجائیں اور وہ اس کے غصے کا نشانہ بنے۔۔۔

www.novelsclubb.com

"ہانیہ رات کو دانیال کی برتھڈے پارٹی ہے۔اور وہ تمہیں پرپوز کرنے والا ہے.."

بیڈ پر دونوں بازوؤں پھیلائے وہ اپنی کلاس فلیو شیزا کی باتیں یاد کر رہی تھی۔جس نے دو دن پہلے اسے کال کر کے کہا کو وہ دانیال کی برتھڈے پارٹی پر مت آئے۔

کیونکہ وہ اسے پسند کرتا ہے۔اور پرپوز کرنے وال ہے۔اور یہ بات اس کے علاؤہ پوری کلاس جانتی ہے۔

"یہ کب ہوا۔آئی مین...دانیال سے مجھے کبھی ایسا محسوس نہیں ہوا۔"

"تمہیں محسوس ہوا یا نہیں۔۔۔فلحال تم دیکھ لو کیا کرنا ہے اگر تم گئی تو سب کے سامنے اسے ریجکٹ کرنا پڑے گا۔اس کے بر تھڈے خراب ہو جائے گئی۔"

دروازے پر دستک کی آواز سے اس نے سر اٹھا کر سامنے کھڑکی میں سفید پھول کو دیکھا۔۔وہ کل تک تو وہاں نہیں تھا۔۔

"آجائیں۔۔۔"بیڈ سے اٹھ کر وہ کھڑکی کی طرف گئی۔اب وہ نارمل ہو چکی تھی۔

گلدان میں پھول دیکھتے اسے ساتھ والے گھر کے لان میں ایک وجود نظر آیا۔

پی کیپ پہنے وہ سر جھکائے لان میں ادھر سے ادھر جا رہا تھا۔یہ گھر تو سالوں سے بند

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

پڑا تھا۔اب اس میں کون آگیا۔

"حاشر سر آپکو نیچے بولا رہے ہیں۔" ملازمہ نے دروازے سے جھانگ کر کہا۔جو عمر میں اس سے پانچ سال بڑی تھی۔لیکن عقل مندی میں پچاس سال بڑی لگتی تھی یا شاید وہ ہی بڑی نہیں ہوئی تھی۔

پھول کو اپنی انگلیوں سے چھو اکر وہ دروازے کی طرف پلٹی۔ملازمہ کو وہی کھڑا چھوڑ کر وہ تیزی سے سیڑھیاں اتر کر حاشر بھائی کے پاس پہنچ گئی۔

حاشر بھائی کو فون پر بات کرتا دیکھ کر وہ بے زاری سے دونوں ہاتھ سینے پر بندھے ہونٹ کاٹتے انتظار کرنے لگی۔

فون بند کر کے حاشر نے اسے سر سے پاؤں تک دیکھا۔

"یہ کیا حوالیہ بنا ہوا ہانیہ....؟"

اور یال کے نیچے سنیکرز پہنے۔۔وہ اپنے ازلی ٹوم بوائے لک میں تھی۔

ہانیہ نے ایک نظر خود کو دیکھ کر واپس حاشر بھائی کو دیکھا۔

"کیوں کیا ہے اس حوالیہ کو۔۔؟"

"بڑی کب ہو گی تم۔۔۔؟انیس سال کی ہو گئی ہو۔۔"

حاشر نے نفی میں سر ہلاتے اس کے حولیہ پر نا گواری کا اظہار کیا۔

"انیس سال کے لوگ ایسی ڈریسنگ نہیں کرتے۔؟"

ہانیہ کو اپنے بھائی کی بات سے حیرت کا شدید جھٹکا لگا۔ناجانے سب کو اس کی ڈریسنگ سے اتنے مسئلے کیوں تھے؟

"بچے پہنتے ہیں ایسے کپڑے۔۔اور پاکستانی گرلز کو دیکھا کبھی ایسے ڈریسنگ میں۔؟

کونسا کلچر پیک کر لیا ہے تم نے۔۔؟"

حاشر بھائی آج پورا اماں کے روپ میں آئے ہوئے تھے۔وہ گھر سے صرف پارک تک جاتی تھی۔پھر بھی سب اسے اتنی باتیں سناتے تھے لیکن مجال ہے اتنی باتوں کے بعد بھی اس میں کوئی تبدیلی آئی ہوئی۔۔۔

حاشر بھائی ڈائنگ ٹیبل پر بیٹھ گئے۔

رابیل کہاں ہے...؟"

"پتا نہیں۔۔۔۔"

بات کرتے آخر میں اس نے ملازمہ کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا جواب کچن سے ناشتہ ٹیبل پر لگا رہی تھی۔

"وہ ذوہان بھائی کے گھر گئی ہے۔ساتھ والا گھر میں آ گئے ہے وہ۔۔"

ہانیہ کی خیالی دنیا میں ایک جھٹکا ہوا تھا۔تو وہ وجود ذوہان سراج کا تھا۔

"صبح صبح ٹیرس پر کیا کر رہی تھی۔۔۔"؟؟"

حاشر بھائی نے چائے کا گھونٹ لیا۔

"پیریڈ کر رہی تھی۔"

اس نے بلکل سنجیدگی سے جواب دیا۔ کانٹا ہاتھ میں اٹھائے حاشر نے اسے آنکھ اٹھا کر دیکھا۔

وہ ان کے لاڈ دپیار میں بد تمیز نہیں ہوئی تھی۔ تو بڑی بھی نہیں ہوئی تھی۔

"کیا کچھ ہوا ہے۔؟" سر جھٹک کر وہ ناشتہ کرنے لگے۔

"ہاں ہوا ہے لیکن میں سنبھال لوں گی۔۔۔"

ازلی بے نیازی سے جواب آیا تھا۔ جیسے یہ اس کے لئے روز کا کام ہو۔۔

'تم مجھ سے چھپا رہی ہو۔۔۔؟"

حاشر نے تفتیش والے انداز میں پوچھا۔

"نہیں میں چھپا نہیں رہی۔۔ بس بتانا نہیں چاہتی۔۔۔ اینڈ ٹرسٹ می۔۔۔ میں ہنڈل کر لوں گی۔"

"تمہیں پتا ہے ناں۔۔؟ جب تم کوئی بات چھپا رہی ہوتی ہو تمہارے بات کرنے کا

انداز بدل جاتا ہے۔"

حاشر نے کانٹے سے انڈے کے ٹکڑے کو منہ میں ڈالا۔

"ہاں میرا سانس بھول جاتا ہے۔ جیسے میں کوئی ریس کر کے آئی ہو۔۔ یا بہت جلدی میں ہوتی ہے جیسے کہیں جانا ہو۔۔ یا پھر چیزیں توڑتی ہو۔"

اس نے اعلان کرنے والے انداز میں کہا۔

ایکسپلین کرنے کو نہیں کہا میں نے۔" حاشر نے سے اسے سنجیدگی سے دیکھا کبھی کبھی وہ بلکل عجیب حرکتیں کرتی تھی اور آج وہ دن تھا۔

"بھائی جان میں آپ کو نہیں بتا رہی۔۔" کندھوں تک آتے بال موڑ کر گردن کو چھو رہے تھے۔

"او کے کس نوعیت کا معاملہ ہے۔۔ جو تمہیں پریشان کر رہا ہے۔"

حاشر اس کی بچکانہ حرکتوں کو کسی خاطر میں نہیں لاتا تھا۔ بس وہ اپنے خدشہ کو دور کر رہے تھے جو انھیں پچھلے کہیں دنوں سے پریشان کر رہا تھا۔ اور وہ نہیں چاہتے

تھے ہانیہ کا اس خدشے سے سامنا ہو۔

"میں پریشان نہیں ہو۔۔۔غصے میں ہو۔۔اور آپ جانتے ہیں جب غصہ ختم ہوتا ہے سب صاف نظر آنے لگتا ہے اور میں سب ٹھیک کر لیتی ہو۔۔"

حاشر کی طرف موڑ کر وہ انھیں قائل کر رہی تھی۔

"تم سب ٹھیک کر لیتی ہو۔۔۔"؟ان کا انداز تنظزیہ تھا۔

ہاں تقریباً۔۔۔!اس نے کندھے آچکایے۔

اوکے شام کو ملتے ہیں تب تک سب ٹھیک کر لو گی تم۔۔۔"ہانیہ کے سر کا بوسہ لیتے وہ باہر نکل گئے۔

www.novelsclubb.com

****

ذوہان لنچ کیلیئے رابیل کو لینے آیا تھا۔جب اسے ہانیہ کی آواز سنائی دی۔۔۔اس کا صبح والا غصہ ابھی تک کم نہیں ہو رہا تھا۔

ہال میں تیز تیز چلتے وہ خود سے بڑ بڑا رہی تھی۔

اس لڑکی کی زندگی میں سکون نہیں ہے۔ذوہان کو اس کی حرکتیں دس سال کے بچوں جیسی لگتی تھی۔

بالوں کو اس نے بلی کے کانوں والے ہیر بنڈ میں بند کیا ہوا تھا۔جو غصے میں ادھر ادھر چلنے سے چہرے پر آکر اسے مزید غصہ دلا رہے تھے۔لیکن اس بلی کے کانوں والے ہئیر بینڈ میں وہ کارٹون لگ رہی تھی۔

اپنی سائز سے بڑی شرٹ کے آستین کو بار بار کہنوں تک چڑھتے وہ کسی شیرانی کے طرح غرا رہی تھی۔اس کے سنیکرز کا ایک تسمہ ہنوز کھولا ہوا تھا۔

"کیا ہوا.....؟" ہانیہ نے آواز کے رخ دیکھا وہ سامنے صوفے پر آرام سے بیٹھا اسے دیکھ رہا تھا۔

اس نے ہال کے دروازے کو دیکھ کر واپس اسے دیکھا۔

"دبے پاؤں آنا غیر اخلاقی حرکت ہوتی ہے۔"

"میں دبے پاؤں نہیں آیا۔آپ اپنے حواسوں میں نہیں تھی۔اب آپ کے کھورفاتی دماغ نے کونسا کارنامہ سرانجام دے دیا۔؟"

"لوگوں کے گھر میں ڈاکے نہیں ڈالتی پھرتی میں..."

"بس یہی کام رہ گیا۔یہ بھی کر کے دیکھ لیں۔" وہ لاپرواہی سے بولا۔

ہانیہ نے سامنے پڑا واس اٹھا کر ہوا میں بلند کیا اس کا نشانہ سامنے ہال کا شیشے کا دروازہ تھا۔

"آپ روکے گئے نہیں۔۔؟" وہ روک کر پوچھنے لگی۔

"نہیں۔" یک لفظی جواب۔

"آپ کو روکنا چاہیے۔"

"آپ کا گھر ہے توڑ دیں۔"

ہوا میں بلند ہاتھ کو آہستہ سے نیچے کر کے اس نے واس واپس رکھ دیا۔اور اس کے صوفے کے سامنے رکھے شیشے کے میز پر بیٹھ گئی۔

وہ آگے ہو کر اسے دیکھنے لگا۔وہ اب اپنی بھڑاس نکالنے والی تھی۔

"کچھ لوگ اتنے irritating ہوتے ہیں۔ان سے بحث کرنا کافی نہیں ہوتا۔۔ کیونکہ انھیں سمجھ تو آنی نہیں ہوتی۔الٹا آپ کا غصے سے پارا ہائی ہو جاتا ہے۔سیدھا ان کے گن پیٹھی پر گن رکھو۔۔اینڈ شوٹ۔۔صفحہ ہستی سے مٹا دو انھیں۔۔۔"

اس نے خفگی سے اپنے ہونٹ کا کونا کاٹا۔

ذوہان اسے بنا تاثر کے سن رہا تھا۔

"میری کلاس فلیو شزا نے مجھ سے کہا.....کہ میں اپنے کلاس کے لڑکے دانیال کی برتھڈے پارٹی پر نا جاؤ کیونکہ وہ مجھے پرپوز کرنے والا ہے اور یہ بات پوری کلاس

جانتی ہے۔اور میں نہیں گئی۔ لیکن یہ جھوٹ تھا۔اصل میں وہ خود اسے پسند کرتی تھی۔اور وہ نہیں چاہتی تھی میں وہاں جاؤ۔۔تو مجھے ویسے بھی کہہ سکتی تھی۔ جھوٹ کیوں بولا....؟"

وہ جھنجھلا کر بولی۔

کیا یہ آپ کیلئے اہم ہے ہانیہ۔۔۔؟"زوہان نے اسے ٹوکا۔

"نہیں۔۔"اس نے بولنے کے ساتھ نفی میں بھی سر ہلایا۔

"تو آپ کو غصہ کیوں آرہا ہے۔؟آپ برتھڈے پارٹی میں جانا چاہتی تھی۔؟"

"نہیں...مجھے مسئلہ اس کے جھوٹ سے ہے۔اینڈ آئی نو۔یہ سب بہت disgusting ہے۔پر میں اوور ریکٹ نہیں کر رہی۔"

وہ بچوں کی طرح تفصیل دینا چاہ رہی تھی۔جو اس سے نہیں ہو رہا تھا۔

"آپ کو برا لگ رہا ہے۔؟"

ہمم۔۔"اس نے ہلکا سا سر ہلایا۔

"دیکھے ہانیہ... کسی چیز کا برا لگنا یا غصہ آنا۔ ہمارے جذبات ہوتے ہیں جو کہ ایک نارمل بات ہے۔ اور یہ جذبات ہمیں دوسرے انسان کو بھی بتانے چاہے۔۔ مگر تب جب اگلے انسان کو اس کی قدر ہو۔ یا وہ سمجھے۔۔"

ذوہان بلکل سنجیدہ انداز میں اسے سمجھا رہا تھا وہ نظریں اٹھائے اسے دیکھ رہی تھی۔

لیکن ہمیں ہمیشہ اپنے جذبات کا اظہار نہیں کرنا چاہیے۔ خاص طور پر جب دوسرا شخص اس کے بارے میں جانتا ہو اور انتظار کر رہا ہو... ہمارے جذبات بھڑکنے کا۔۔ جس طرح آپکی کلاس فلیو.... آپ اسے جا کر غصے بھی کریں گئ تو اسے فرق نہیں پڑے گا۔ کیونکہ وہ پہلے سے یہ توقع کر رہی ہو گی۔

"ہمم......."۔ شیشے کے میز پر بیٹھے سکون سے اس نے ساری بات سنی تھی۔ اور اب آنکھیں اٹھائے اسے دیکھ رہی تھی۔ کہ اس کی گول آنکھیں بھویں کو چھونے لگی۔

"مجھے اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ میں پارٹی میں کیوں نہیں گئ۔" کہتے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہوئے وہ اس کے سامنے کھڑی ہو گی۔

"لیکن مجھ سے جھوٹ بولا گیا۔اور ہوشیاری اور چلاکی دیکھائی گئی۔" ذوہان نے واپس سیدھا ہو کر صوفے سے کمر ٹیکالی۔اب وہ پوری تقریر کرنے والی تھی۔

"لوگوں کو لگتا ہے وہ بہت سمجھدار ہیں۔اور کافی ٹائم تک میں بھی یہی سمجھتی رہی۔ بٹ یو نو وائٹ۔۔۔؟" وہ بولتے ہوئے روک کر اسے دیکھنے لگی۔جواب میں ذوہان بھونیں سے اشارہ کیا۔کہ میں سن رہا ہوں۔

"انسان کھوکھلے ہوتے ہیں۔" اس کی آواز سرگوشی سے زرا بلند تھی۔اور پر اعتماد۔ جیسے کوئی ادھیڑ عمر کا پروفیسر پوری کلاس کے سامنے کھڑا کسی حساس موضوع پر بول رہا ہوں۔اور بات کی سنگینی پر آواز اونچی نیچی کر لیے۔۔

"شوآف..... کرنے والے لوگ.... یا خود کو طرم خان سمجھنے والے لوگوں سے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

مجھے صرف اتنا مسئلہ ہے کہ وہ باتوں کے تیر مارتے ہیں۔۔ عمل کرکے دیکھاؤ

ناں۔۔

یہی میری کلاس فلیو میرے پاس آکر اس لڑکے کی تعریف کرتی تھی۔اس نے یہ

کر دیا وہ کر دیا۔۔"

وہ دونوں ہاتھ میں پھیلا کا بھاری آواز میں بولی۔

"جبکہ میں نے آج تک کوئی ایسی سچویشن نہیں دیکھی۔جس میں اس نے کوئی کمال

کارنامہ سرانجام دیا ہو۔انسان کو ایک سچویشن دو۔اور پھر اسے کہوں۔۔ہاتھوں یا

ہاتھیاروں سے سب انسان کو مار سکتے ہیں۔تم باتوں سے مار کہ دیکھاؤ۔"

بولتے ہوئے وہ پھر سے روک کر اسے دیکھنے لگی۔ذوہان نے سمجھنے والے انداز میں

سر ہلایا۔

"لیکن ایسے انسان آج کل ناپید ہو گے ہیں۔یا میری کمپنی میں نہیں ہے۔میں

لوگوں سے امپریس نہیں ہوتی۔میری کوئی کمپنی ہی نہیں ہے۔۔"دونوں

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

آنکھوں کو گول گھما کر اس نے "ہی" پر زور دے کر بے زاری سے کہا۔

اس کے خاموش ہونے کے بعد وہاں ایک لمحے خاموش رہا اور پھر بولا۔

"لوگوں اور رشتوں کو سمجھنے کیلئے وقت دینا پڑتا ہے۔ نظریات کا ملنا بھی بہت ضروری ہے۔ ورنہ صبر کرنا پڑتا۔ جو کہ آپ کے اندر ہے نہیں۔۔۔"

اس کی تقریر کے آخر میں وہ عام سے انداز میں بولا ہانیہ نے اسے نظروں سے گھورا۔ وہ عام باتوں کو پیچیدہ کر کے بیان کرتا ہے۔ خود تو روبوٹ تھا۔ باقی سب کو بھی سیدھی لائن پر چلانا چاہتا تھا۔

کبھی وہ اس کی باتوں سے اتفاق کرتی تھی۔ مگر کبھی کبھی وہ اسے بلکل عجیب مخلوق لگتا تھا۔

"یس میرے نظریات کسی سے نہیں ملتے۔ میں مستقل مزاج نہیں۔۔۔اور بقول

آپ کے رشتوں کو وقت دیناپڑتا ہے اس لئے لوگوں سے دور رہتی ہوں۔"

"توآپ کو رشتے نبھانے مشکل لگتے ہیں...؟"

وہ عام سے انداز میں بولا تھا لیکن ہانیہ کو اس کی بات ناگوار لگی تھی۔

"آپ کی طرح ہجوم کی عادی نہیں۔۔۔اور نہ ہی لوگوں کو امپریس کرنے کا شوق ہے۔"

امپریس کرنے والی بات ایک طعنہ تھا۔جب اس نے بھابی کے ساتھ ڈنر پر اسے پہلی دفعہ دیکھا تھا۔جہاں مہمان خصوصی ذوہان سراج تھا۔وہ اسے تب پہلی دفعہ دیکھ رہی تھی۔سب کی آنکھوں کا تارہ مسٹر ذوہان سراج۔جو اپنی بیوی کے ساتھ کھڑا مسکرا رہا تھا۔اس وقت اسے وہ اور اس کی بیوی سخت ناپسند آئے تھے۔اور اس سے بھی بڑھ کر یہ بات۔۔

کہ وہاں موجود ہر شخص ذوہان سراج کا گن کھا رہا تھا۔اور اسے ڈھونڈنے سے بھی اس میں کوئی خوبی نہیں ملی تھی۔

کیونکہ وہ انسان کو سچویشن دے کر آزماتی تھی۔ برارست اس کے سامنے موجود

ہو کر جب تک کوئی کمال نہیں کرتا تھا۔

تب تک وہ کسی سے امپریس نہیں ہوتی تھی۔

میں کسی کو امپریس نہیں کرتا۔۔غالب رہنا پسند ہے۔"

ذوہان نے وضاحت دی۔وہ خیالات کی دنیا سے باہر آئی۔

"ہاں لوگ خود ہی آپ سے امپریس ہو جاتے ہیں۔اور بالخصوص لڑکیاں آپ سے

انتہا کی حد تک امپریس ہے۔

ہانیہ نے عدم دلچسپی سے کہا۔

"ہانیہ آپ جلیس ہو رہی ہیں۔۔۔۔۔؟"

زوہان اس کے چہرے کے تاثرات سے محظوظ ہو رہا تھا۔

آنکھوں کو چھوٹا کر کے زوہان کو دیکھتی وہ غیر سنجیدہ تھی۔

www.novelsclubb.com

"آپ لوگوں پر یقین نہیں کرتی۔۔ٹارسٹ ایشوز ہے آپ کو۔۔"؟

کوئی جواب نہ آنے پر اس نے پھر سے چھیڑا۔رابیل آپی کے آنے تک اس کا سر کھانے کے علاؤہ اور کوئی راستہ نہیں تھا۔

"آپ مجھے کرید نا بند کریں۔۔مجھے تنہائی پسند ہے۔اپنا کمرہ۔میرا فیورٹ میوزیگ ۔۔اور میری فیملی۔۔اینڈ داٹس اٹ۔۔"اس نے گویا بات ختم کی۔

ذوہان سے بات کرتے اسے محتاط نہیں ہونا پڑتا تھا۔چاہے اس کی تعریفوں پر وہ اب تک رضامند نہیں تھی۔لیکن اسے اتنا ضرور معلوم تھا۔ذوہان جیسے اس سے بات کرتا تھا۔ویسے سب سے نہیں کرتا تھا۔لیکن پھر وہ اس کی یہ اچھائی بھی یہ سوچ کر فراموش کردیتی تھی کہ وہ یہ رابیل بھابھی کی وجہ سے کرتا ہے۔اور کوئی احسان نہیں کرتا۔اگر وہ اس سے نہ بھی بات کریں تو اسے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔مگر یہ بات وہ صرف سوچتی ہی تھی۔

حقیقت یہ تھی کہ وہ جب بھی گھر آیا تھا۔اس کی لمبی چوڑی بے تکی باتوں کی تقریر

سن کر گیا تھا۔اور ساتھ اس کے مسئلوں کا حل بھی منٹوں میں کر جاتا تھا۔

ذوہان اس کے چہرے پر آنے والے رنگ دیکھ کر اس کی کہی باتوں پر یقین نہیں کر پا رہا تھا۔

"تو اصل مسئلہ کیا ہے۔آپ کو لوگوں سے اختلاف ہے یا وہ آپ کو بلکل ہی غلط لگتے ہیں۔؟"

اس نے ایک اور سوال کیا۔اسے ہانیہ کے جواب اچھے لگتے تھے۔اور یہ بات اسے خود بھی معلوم نہیں تھی۔کیوں اچھے لگتے تھے۔

"بات یہاں صحیح یا غلط کی نہیں ترجیحات کی ہو رہی ہے۔۔جو چیز مجھے نہیں پسند۔۔ وہ میں صرف اس لئے کرو۔کیونکہ لوگ چاہتے ہیں۔۔؟"

وہ اس کی بات پر ہلکا سا مسکرایا۔وہ بات کرتے خود کو بہت مہان تصور کر کے بات

کرتی تھی۔ جیسے کہہ رہی ہوں۔ میں مشرقی ہوں۔ لوگ مغرب بس بات ختم۔۔

"آپ کو لوگ پسند نہیں....؟" زوہان نے پھر سے سوال کیا۔

"عورت شاعری کی طرح ہوتی ہے جیسے بے ذوق مرد سمجھ نہیں سمجھ سکتا۔۔اور مجھے تو کوئی بھی نہیں سمجھ سکتا۔۔۔" ہانیہ نے بے نیازی سے کہا۔اب اسے زوہان کے سوال زچ کر رہے تھے۔

"آپ مجھے بے ذوق کہہ رہی ہیں ایک تو مجھے یہ بات سمجھ نہیں آتی۔۔۔یہ شکایت کیوں ہوتی ہے لوگوں کو۔۔۔کہ انھیں کوئی سمجھ نہیں سکتا۔۔!"

زوہان نے بھی بے زاری سے جواب دیا۔

"کتنے اکتائے ہوئے ہیں لوگوں سے۔۔۔"؟آپ دنیا میں کرنے کیا آئے تھے....؟ وہ مسکرائی۔ زوہان کو تنگ کرنے کا موقع ہاتھ لگ گیا تھا۔

"کوئی بہت بڑا مقصد ہو گا۔۔ایسے ہی تو نہیں وجود میں آیا۔۔"

وہ عام سے انداز میں بولا۔

"ملاوہ بڑا مقصد۔۔۔"اس نے آنکھیں گھوما کر دیکھا۔۔

الفاظ سے زیادہ وہ آنکھوں سے باتیں کرتی تھی۔

"آپ کو ملا.....؟آپ کا مقصد....؟"

اس نے الٹا سوال کیا۔

"جواب نہیں دینا ہوتا تو سوال کے بدلے سوال نہ کیا کریں۔۔بہت مشکوک لگتے ہیں آپ مجھے۔۔جیسے کوئی بہت بڑی پہلی ہو......"

ہانیہ زچ ہو کر بولی وہ انسان اسے بہت عجیب لگتا تھا۔جو باقی سب کو کرید کر راز اگلوانا چاہت تھا۔اور خود کو تہوں میں بند کیا ہوا تھا۔

"اتی بڑی بلا بھی نہیں ہو۔۔جتنا آپ سمجھتی ہیں۔"

وہ ہلکا سا مسکرایا۔

"آپکی شخصیت مجھے بہت زیادہ پراسرا لگتی ہے جیسے کہیں راز دفن ہو آپ میں۔۔

آپ اپنے بارے میں بات کیوں نہیں کرتے۔ مطلب اپنی فیملی کے بارے میں۔۔"

وہ سنجیدہ ہوئی۔اسے ذوہان سراج کے بارے میں جاننے کا تجسس تھا۔وہ انسان اسے کبھی کبھی ایک پراسرار معمہ یا کوئی گہرا راز لگتا تھا۔کوئی بے وجہ ہی مشکوک نظر نہیں آتا۔

زوہان کوئی جواب دیئے بنا سامنے دیکھتا رہا۔

خاموشی کا ایک وقفہ آیا۔۔۔

کیا آپ کو ٹارسٹ ایشوز ہیں....؟اس کے خاموشی پر ہانیہ نے سوال کیا۔کچھ زیادہ ہی خاموشی چھا گئی تھی۔جو اسے اچھی نہیں لگی۔

"ہاں کسی حد تک۔۔"وہ سوچتے ہوئے بولا۔

"میں کسی پہ جلدی یقین نہیں کرتا۔۔مجھے لگتا ہے مجھ سے جھوٹ کہا جارہا ہے..میں شک کرتا ہوں۔۔"

آخری الفاظ اس نے ہانیہ کو دیکھ کر کہا۔

"یہ جھوٹا مجھے کہا ہے آپ نے......؟"

ساری بات سن کر اس نے ایک لفظ نکال کر خفگی سے کہا۔

"جس طرح آپ نے مجھے بے دوق مرد نہیں کہا۔۔۔میں نے بھی جھوٹا آپ کو نہیں کہا۔۔۔"

بے نیازی سے جواب آیا تھا۔

وہ مسکراتے ہوئے دوسری طرف دیکھنے لگی۔کیا وہ انسان باتوں کا کمال کر رہا تھا۔؟

مسکراتے ہوئے وہ یک دم روک گئی۔اور چہرے پر سنجید گی سجائی۔اس کا یہ عمل ذوہان نے غور سے دیکھا۔

"آپ شک کرتے ہیں اور میں کسی کے اختلاف ہنڈل نہیں کر سکتی۔۔۔"کندھے اچکاتے اس نے دونوں ہاتھ جینز کی جیبوں میں ڈالے۔

"لوگوں کی باتوں کو پکڑ کر بیٹھی رہیں گی تو آگئے کیسے بڑھے گی۔"انداز سمجھانے

والا تھا۔رابیل آپی دوسری منزل سے کمرے سے باہر آئی۔ذوہان کوٹ کا بٹن بند کرتا صوفے سے کھڑا ہو گیا۔

"تو مجھے کیا پکڑنا چاہے.....؟"انداز غیر سنجیدہ تھا۔

"پروفیشنلی پوچھ رہی ہیں......؟ یا پرسنلی...؟"

ہانیہ نے اکتاہٹ سے آنکھیں گول گھومائی۔یہ انسان سچ میں عجیب تھا۔

"اففف۔۔آگر کوئی آپ سے سوال کرنے کی غلطی کر لیے آ گئے سے آپ سوال کے بدلے سوال کیوں پوچھتے ہیں۔؟پروفیشنلی بتاو یا پرسنلی۔۔۔پانی پینا ہے.....؟ کونسے کلاس میں۔۔۔۔پلاسٹک کے کانچ کے۔۔؟ گرم پانی ٹھنڈا پانی۔۔۔آپ کو پانی پینا ہی کیوں ہے...؟آخری دفعہ کب پیا یا تھا۔؟ اور کیسا فیل ہوا تھا۔۔؟"

زچ ہوتے اس نے سیڑھیوں سے نیچے آتے رابیل آپی کو دیکھا۔جو اتنی دور سے ان دونوں کی باتیں نہیں سن سکتج تھی۔

In my Opinion there is always room for "

"options

زوہان نے مسکرا کر کہا۔

"زہر ہے آپ کے پاس......؟" دونوں ہاتھ ہنوز جیبوں میں ڈالے وہ لاپرواہی سے بولی۔

"کونسا سلو پویزن یا۔۔"

"اوگاڈ۔۔بس پلیز چپ کر جائے۔۔۔"

"میری دادہ کہتی تھی لڑکیوں کے شر سے بچنا انھیں خفامت کرنا۔۔۔"

"آپ نے عمل کیا۔۔۔؟"

"دادہ نے عمل کا نہیں کہا تھا" ہانیہ کی آنکھوں نے بے اختیار بھویں کو چھوا۔رابیل بھابھی دونوں کے پاس آکر رو کی۔

سوری فار لیٹ..."رابیل بھابھی نے دونوں کو دیکھا۔دونوں ایک ہی سٹائل میں ہاتھ جیبوں میں ڈالے کھڑے اسے دیکھ رہے تھے۔رابیل کے یوں دیکھنے پر دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھااور بیک وقت دونوں نے ہاتھ جیبوں سے باہر نکالے۔۔۔

ہانیہ ڈگمگائی۔جبکہ بھابی نے قہقہہ لگایا۔۔

"چلیں۔۔۔؟"ذوہان نے صورتحال کو سنبھالنے کیلیئے ان کیلیئے راستہ چھوڑا۔وہ مسکرا کر آگے بڑھ گئی۔

www.novelsclubb.com

زوہان ڈرائیونگ کر رہا تھا۔اور رابیل اس کے ساتھ فرنٹ سیٹ پر بیٹھی اس لڑکی کے بارے میں بتا رہی تھی۔جن سے ان کی کچھ دن پہلے ہی کسی ڈنر پر دوستی ہوئی تھی۔

ہانیہ دونوں سے بے نیاز پچھلی سیٹ پر ایک پاؤں ذوہان کے سیٹ سے لگائے فون میں گھسی ہوئی تھی۔

سیل فون میں مصروف اس نے دو تین دفعہ ذوہان کے سیٹ پر ہلکا سا پاؤں مارا۔

جس پر اس نے ڈرائیو کرتے شیشے سے پیچھے بیٹھی اس مدہوش لڑکی کو دیکھا۔

اور پھر یہ دیکھ کر وہ پھر سے رابیل آپی سے بات کرنے میں مصروف ہو جاتا۔ کہ اسے خود بھی نہیں پتا وہ پاؤں مار رہی ہے۔ دونوں کانوں میں ہیڈ فون لگائے وہ اپنی دنیا میں مگن تھی۔

www.novelsclubb.com

ریسٹورنٹ آنے پر رابیل اتر کر اندر چلی گئی۔ لیکن وہ مدہوش روح ہنوز ویسے بیٹھی تھی۔

"ہانیہ۔۔۔۔؟"

ذوہان نے تھوڑی دیر اسے شیشے میں دیکھا کہ گاڑی روکنے پر وہ خود ہی متوجہ

ہو جائے گئی۔ لیکن جب اسے کوئی فرق نہیں پڑا تو اس نے نام سے پکارا۔

لیکن ہیڈ فون کی وجہ سے وہ اس کی آواز بھی نہیں سن پائی۔ سیل فون پر جھکی وہ اپنے ہونٹوں کے زاویے تبدیل کر کے نا جانے کہاں کھوئے ہوئی تھی۔

ذوہان نے اپنی سیٹ کے پیچھے اس کے رکھے پاؤں کو دیکھا اور فرنٹ سیٹ کو پیچھے کی طرف کرنا شروع کیا۔

وہ سامنے شیشے میں اس کا چہرہ دیکھ رہا تھا۔ فون پر جھکی نظروں نے حیرت سے پہلے اوپر دیکھا۔ پلکوں نے اپنی انتہا کو چھوا۔ اور پھر اس کی گردن اوپر اٹھی۔

سامنے شیشے میں اس نے ذوہان کو دیکھا۔ جو اسے دیکھ رہا تھا۔ اور رابیل بھابھی گاڑی میں نہیں تھی۔

اس نے ہیڈ فون کانوں سے گردن میں گرائے۔

"اندر جائے.... میں گاڑی پارک کر کے آتا ہوں۔"

اس کے دیکھتے ذوہان نے فرنٹ سیٹ کو واپس پہلی والی پوزشن میں کیا۔

"اندر بھی جانا پڑے گا...؟ آپ گاڑی پارک کر کے لوک کر دیں۔ میں یہی ہوں۔۔" دونوں ہاتھوں میں فون تھمائے وہ لاپرواہی سے بولی۔

"تو پھر آپ آئی کیوں ہے جب اندر نہیں جانا تھا۔؟"

وہ حیران ہوا۔ جتنا وہ اسے عجیب لگتا تھا۔ اس سے زیادہ وہ اسے عجیب لگتی تھی۔

"میں آئی نہیں۔۔ مجھے لایا گیا ہے۔ بھابی سے پورا ایک گھنٹہ بحث کی تھی میں نے۔۔ وہ بھی خراب موڈ میں۔۔ کہ مجھے گھر رہنے دیں۔۔" فون ایک طرف کرتے وہ خفگی سے فر فر بولنے لگی۔

"ابھی آپ کا رشتہ دیکھنے آئی ہوں۔ بعد آپ کی شادی کی شوپینک، پھر سارے شادی کے فنگشن پر زبردستی مجھے لیے جایا جائے گا۔ میری یہ ٹائپ نہیں ہے۔ مگر یہ بات میں سب کو سمجھا سمجھا کر تنگ گئی ہوں۔"

آخر میں اس نے گہرا سانس لیا۔

www.novelsclubb.com

ذوہان پیچھے کی طرف مڑا اسے بے یقینی سے دیکھ رہا تھا۔ کتنی تنگ تھی وہ دنیا سے۔۔
اس سے بڑا ظلم یہ تھا۔ کوئی اس کی سنتا بھی نہیں تھا۔
"اندر جا کر چپ کر کے بیٹھ جایئے گا۔ کسی سے بات مت کرنا۔۔۔ لکین یہاں لوک نہیں کر سکتا میں آپ کو۔"
اس کی پلکوں نے پھر سے بھونیں کو چھوا۔۔ سیٹ کے ساتھ کمر لگا کر اس نے بے زاری سے گہرا سانس خارج کیا۔ اور دروازے کھول کر باہر نکل گئ۔

www.novelsclubb.com

رابیل بھابھی کی دوست نیلے رنگ کی جینز اور سفید ٹوپ کے اوپر سفید ہی کوٹ کندھوں پر ٹیکائے ٹانگ پر ٹانگ رکھے بیٹھی تھی۔ چاکلیٹ براؤن بالوں اور میک

اپ میں وہ بلا کی خوبصورت لگ رہی تھی۔

"ذوہان سراج کو ڈھیر کرنے کیلیئے ہتھیاروں سے لیز ہو کر آئی ہے۔"۔وہ بڑاڑتے ہوئے خالی کرسی پر بیٹھ گئی۔یہ بات وہ بڑبڑا ہی سکتی تھی۔

ہر بات پر ہلکا سا مسکراتے وہ کمال سلیقے سے ہر لفظ ادا کر رہی تھی۔

تھوڑی دیر بعد ذوہان سراج بھی اندآیا۔۔رابیل آپی کو اپنے دوست کے ساتھ بیٹھا دیکھ کر وہ ہانیہ کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گیا۔

ذوہان نے اس کے پاؤں کو دیکھا جو ٹیبل کے نیچے جارہے تھے دونوں پاؤں ٹیبل کے نیچے پھیلائے اس کا بس نہیں چل رہا تھا وہ کرسی پر چوکڑی مار کر بیٹھ جائے۔

رسمی سلام دعا کے بعد اسے پتا چلا کہ رابیل بھابھی کی دوست کا نام امبر تھا۔

"اس کے نام کا مطلب ہی جو لیرلی ہے۔نام کا شخصیت پر اثر ہوتا ہے۔سنا تھا آج دیکھ بھی لیا۔؟"

فون کے سامنے چہرہ چھاپے وہ بڑبڑائی۔جو ذوہان نے بنا کسی مشقت کے آسانی سے

سن لیا تھا۔ لیکن بولا کچھ نہیں۔ تھوڑی دیر باتوں کے بعد ذوہان نے سب کیلیئے کھانا آرڈر کیا۔ امبر نے اپنا اوڑر خود دیا تھا۔

Compromise level zero... Attitude 99 "

".present

یہ ہر بات پہ ہمشیہ اپنی منوائے گئ۔ پھر چاہے اگلا بندہ اپنے بال نوچ کر گنجا ہی کیوں نہ ہو جائے۔

اس کی اوڑر کرنے والی حرکت پر وہ پھر سے بڑبڑائی۔ باظاہر وہ فون میں مصروف تھی۔ لیکن ذوہان سراج جانتا تھا فون سکرین پر چلتی انگلیاں گیم کھیل رہی تھی۔

اس کا دماغ ان کی باتوں کی طرف پوری طرح متوجہ تھا۔

رابیل بھابھی سے بات کرتے وہ ایک خاص ادا سے بول رہی تھی۔

"کوئی بولنے کیلیئے اتنی محنت کیسے کر سکتا ہے۔؟"

اس دفعہ بڑبڑانے پر ذوہان نے اسے ہلکا سا گردن گھما کر دیکھا۔ سکرین پر چلتی انگلیاں سے اس نے ایک لمحہ کیلیئے نظر اٹھا کر اسے دیکھا۔اور کچھ بولنے کیلیئے ہلکے سے ہونٹ کھولے۔اور پھر بنا بولے واپس گیم کھیلنے لگی۔

اس کی اس حرکت پر ذوہان نے گلا صاف کرتے اپنی ہنسی چھپائی۔

جبکہ گیم کھیلتے اس نے مسکرا کر اپنا ہونٹ دانتوں میں دبایا۔۔ذوہان واپس سنجیدہ ہو کر رابیل اور امبر سے بات سے کرنے لگا گیا۔

"Fake accent"

کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد وہ پھر سے بڑبڑائی۔

دو کلو میک اپ۔۔۔"وہ پھر سے بولی۔

"آپ کی زندگی میں سکون نہیں ہے ہانیہ...؟"ذوہان نے اس کے کرسی کی ہتھیلی پر کہنی رکھ کر ہونٹوں پر ہاتھ رکھا۔تاکہ اس کے ہلتے ہونٹ کوئی نہ دیکھ سکے۔

"میری زندگی میں سکون ہی سکون ہے الحمدللہ۔۔میرے اندر بہت صبر ہے۔"وہ

جو کب سے اکیلے بڑبڑا رہی تھی۔ جلدی سے بولی۔

"صبر والی بات آپ مجھ سے تو نہ ہی کریں۔"

"آپ تنظر کر رہے ہیں۔" وہ دونوں سرگوشی میں بڑبڑاتے بحث کر رہے تھے۔

"حقیقت بتا رہا ہوں۔"

"تنظر حقیقت ہی ہوتا ہے۔ ورنہ جھوٹ اور بہتان ہوتا۔"

اللہ اللہ لڑکی اتنی سے بات کو کہاں لیے جاتی ہو۔؟ ابھی آپ میں بہت صبر ہے ورنہ پتا نہیں کیا ہوتا..؟"

وہ بس گھور کر رہ گئی۔

"ہانیہ اب اسے چھوڑ دو اور کھانا کھاؤ۔" ویٹر کھانا لیے کر آیا تو بھابی اس کی طرف متوجہ ہوئی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

باقی کا آدھا گھنٹہ وہ خاموشی سے کھانا کھاتے ان کی باتیں سن رہی تھی۔

ہانیہ تم ان دنوں کیا کر رہی ہو...؟"امبر نے اس کا نام ہانیہ بہت ہی خراب ایکسنٹ میں لیا تھا۔

ذوہان اور رابیل نے ایک ساتھ اسے دیکھا۔

پاستا مزے سے چباتے وہ سوچتے ہوئے انھیں دیکھ رہی تھی۔سامنے تین لوگوں اس کے بولنے کا انتظار کر رہے تھے۔ذوہان اس کے کونفڈنس کو داد دیے بنا نہ رہ سکا۔اس نے اپنی زندگی میں ہانیہ جیسی لڑکی نہیں دیکھی تھی۔

پاستا حلق سے نیچے اترا۔ذوہان نے میز سے گلاس اٹھا کر پانی کا گھونٹ بھرا۔

"..I hate questions"

بالآخر وہ بولی بھی تھی تو بلکل ویسے۔جس کی وہ امید کر رہا تھا۔پانی کا گلاس واپس رکھ کر اس کی نظریں کھانے پر تھی۔امبر نے ناسمجھی سے رابیل کو دیکھا۔

"چھپا رستم ہے ہماری ہانیہ۔۔رنگوں سے کھیلنے والی آرٹسٹ۔"

"رابیل نے جلدی سے صورتحال کو سنبھالا۔امبر کے ہونٹ او شیپ میں بدلے۔

"تم سکیچ بھی بناتی ہو...؟ایکچولی میری ایک دوست کو ایک اچھے آرٹسٹ کی تلاش ہے جو اس کا اسکیچ بنا سکے۔"

رابیل نے امبر کو محسوس ہوئے بنا باتوں میں موضوع بدل دیا۔ذوہان نے کچھ بولنے والے کیلئے ہانیہ کی طرف دیکھا۔

"وہ سچ بول رہی ہیں...."

ہانیہ نے اس کے یوں دیکھنے پر کہا۔

کیونکہ ذوہان اس کی پینٹنگ کے بارے میں نہیں جانتا تھا۔

"اسے بدتمیزی کہتے ہیں..."پاستا کھاتے اس نے سر اٹھا کر دیکھا۔وہ پینٹنگ کے بارے میں نہیں پوچھ رہا تھا۔

"بدتعمزی کی کئی اقسام ہیں۔آپ شاید ایک سے ہی واقف ہیں۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

پاستا ختم کر کے اس نے ٹشو سے ہونٹ صاف کیے۔

"اور آپ نے سب میں پی ایچ ڈی کر رکھی ہے..." ذوہان کی بات پر وہ زبردستی مسکراتے ہوئے ہلکی سے اس کی جانب جھکی۔

"اپنی ہونے والی بیوی کیلیئے برا لگ رہا تھا۔اومائی گاڈ۔۔۔"

"ہانیہ آپ کیا سوچ کر مجھ سے ایسے بات کرتی ہیں۔۔؟"

رابیل اور امبر کی باتوں سے لگ رہا تھا۔ملاقات کا وقت ختم ہونے کو تھا۔اور وہ دونوں سرگوشی میں جنگ لڑ رہے تھے۔

"میں بنا سوچے آپ سے بات کرتی ہوں۔۔" وہ ایک دم سے کھڑی ہوئی اور باہر نکل گئی۔جاتے وقت وہ ذوہان کے آگے سے گاڑی کی چابی بھی اٹھا کر لیے گئی تھی۔

کچھ دیر بعد وہ دونوں بھی گاڑی میں آ کر بیٹھ گئے۔

وہ سارے راستے خاموشی سے بیٹھی رہی تھی۔اب وہ اب گیم نہیں کھیل رہی تھی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اور ناں ہی سیل فون استعمال کر رہی تھی۔ شیشے کھولے وہ باہر بھاگتی سڑک کو دیکھنے میں مگن تھی۔

انھیں واپس آتے تک شام ہو گی تھی۔

غروب آفتاب کے بعد آسمان پر پھیلے رنگوں کو وہ کسی سحر کے سے عالم میں دیکھ کر کبھی آنکھیں بند کرتی اور کبھی کھڑی سے باہر اپنے ہاتھ سے تیز ہوا سے لہریں بناتی۔۔

ذوہان ڈرائیو کرتے سیڈ مر مر سے وقفے سے اسے ریکھ رہا تھا۔

اس لڑکی کے ان گنت رنگ تھے۔وہ شاید خود بھی اپنی رنگوں سے ناواقف تھی۔

گاڑی گیٹ پر روکی تو وہ دروازہ کھول کر اندر بھاگ گئی۔

"تم سوچ کر مجھے جواب دے دینا۔ویسے مجھے جواب کا اندازہ ہے۔"

رابیل نے گاڑی سے اترنے کیلیئے ہنڈل پر ہاتھ رکھا۔

ہانیہ کو تو وہ زرا بھی پسند نہیں آئی۔" وہ ہلکا سا مسکرایا۔

"وہ تو بچی ہے ابھی۔۔شادی تم نے کرنی ہے تو راے بھی تمہاری لی جائے گئ۔"

رابیل دروازہ کھول کر باہر نکل گئ۔

"بچی ہے لیکن تھوڑی عجیب ہے پر سمجھدار ہے۔" ذوہان نے ان کی بات کا جواب ہانیہ کی بات کر کے گول کر دیا۔

مطلب میں اسے ناں کر دو۔۔" وہ اس کے گول جواب کو بھی سمجھ گئ تھی۔

ذوہان نے اثبات میں سر ہلایا۔

www.novelsclubb.com

"ہانیہ کہاں ہے...؟"اشعر نے کھانے کے میز پر بیٹھتے ہی اس کا پوچھا۔

"وہ سوگئی ہے شاید.... آج ہم ذوہان کیلیئے امبر سے ملنے گئے تھے۔تو تھک گئی ہو گی۔نارملی باہر کب جاتی ہے وہ۔۔"

رابیل نے اس کے سامنے کھانا پلیٹ میں نکالتے کہا۔

"پھر ذوہان کو پسند آگئی امبر..؟"اشعر نے لقمہ منہ میں ڈالا۔

"نہیں.... خیر مجھے اس بات کا اندازہ ہونا چاہیے تھا۔وہ ذوہان کے ٹائپ کی نہیں ہے۔۔"۔ایک ہاتھ تھوڑی تلے رکھے وہ اداس ہوئی۔

"اس کی ایکس وائف نے دوسری شادی کرلی ہے۔"اشعر نے اس کی بات کا سن کر اسے ہلا دینے والی خبر سنائی۔

"واقعی۔۔کب..؟مجھے ذوہان نے تو نہیں بتایا۔"

"تمہیں لگتا ہے وہ تمہیں بتائیں گا۔؟تمہارا یہ کزن مجھے کبھی سمجھ نہیں آیا۔کہ آخر چاہتا کیا ہے اور کس قسم کا انسان ہے۔"

اشعر کی بات پر رابیل کا منہ بن گیا۔

"ایسا کیا کر دیا ہے ذوہان نے۔۔۔ جو آپ ایسے بات کر رہے ہیں۔؟

"میں اسے غلط نہیں کہہ رہے۔ تم اس سے نکسٹ ٹائم بات کرتے وقت نوٹ کرنا۔ وہ کبھی بھی اپنے بارے میں بات نہیں کرتا۔اس کی کوئی بات اپنے بارے ہوتی ہی نہیں۔ اگر خود سے اس سے کچھ پوچھو تو بھی جواب گھما دیتا ہے۔اپنے ماضی کے بارے بات نہیں کرتا۔اور حال میں جو سانحہ ہو۔اسے اتنی آسانی سے پی جاتا ہے۔ کسی کو خبر کی نہیں ہوتی۔۔ کہ کچھ ہوا بھی ہے۔"

www.novelsclubb.com

اشعر بات کرتے تقریباً کھانا ختم کر چکا تھا۔

رابیل گم سم سی اس کی بات سنتے سوچ میں پڑ گئی۔ کیونکہ وہ جو کہہ رہا تھا۔ایک دم سچ تھا۔

"بابا پاکستان آ گئے ہیں۔اور ہانیہ سے ملنا چاہتے ہیں۔"

اسے چپ بیٹھا دیکھ کر اشعر نے بات بدل دی۔

"تو آپ ملوادیں اسے۔ویسے بھی اب وہ بچی نہیں ہے۔"

رابیل کی سوچ ابھی تک ذوہان کی طرف اٹکی ہوئی تھی۔

"میں بھی یہی سوچ رہا ہوں۔لیکن ہانیہ کی وجہ سے تھوڑا محتاط ہو رہا ہو۔۔کیونکہ ماں نے کہا تھا۔ہانیہ کو کبھی بابا سے ملنے نہ دینا۔اور وہ ماں کی جنازے پر بھی نہیں آئے تھے۔"

اشعر سنجیدگی سے کہتا کھڑا ہو گیا۔

"جیسے آپ کو ٹھیک لگے۔وہ کر لیے۔"

"ذوہان کے بارے زیادہ نہ سوچو۔وہ ایک اچھا انسان ہے۔"

وہ اسے سوچوں میں گم دیکھ کر بولا۔

"یقیناً وہ ایک اچھا انسان ہے۔" وہ جلدی سے بولی۔

"چلو اب کھڑی ہو جاؤ وائفی۔۔۔آج موویٰ نائٹ ہے یاد ہے ناں۔۔؟"۔اشعر

نے اسے یاد کروایا۔اور کیچن کی طرف بڑھ گئی۔رابیل کو اس کے ہاتھ کی بنی چاہے پسند تھی۔اکثر رات کی چاہے وہ خود بناتا تھا۔

"اوہاں۔۔"وہ جلدی سے کھڑی ہوئی اور برتن سمیٹنے لگی۔

NC
www.novelsclubb.com

کھڑکی میں چاند کو گول آنکھوں سے دیکھتے وہ بیڈ کی جانب آئی کمرے کے بائیں جانب والی کھڑکی میں ایک گلدان رکھا ہوا تھا۔اور آج اس میں ایک پھول بھی تھا۔

کھڑکی کے سامنے سوئنگ چیر (جھولا) لگا ہوا تھا۔

جھولے کی پشت کی طرف پاؤں کرکے اس نے سر نیچے جھکا دیا۔جھولا ہلکا ہلکا گھومنے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

لگا۔اور ساتھ میں پورا کمرا الٹا نظر آتے گول گول گھوم رہا تھا۔

اپنی بالوں کی لیٹ کو ہوا میں پکڑے وہ آنکھوں سے گھور رہی تھی۔

ناں اسے نیند آرہی تھی۔اور ناں ہی کچھ کرنے کا دل کر رہا تھا۔اور جب بھی اسے یہ بے ڈھنگی کیفیت ہوتی تھی۔وہ گھنٹوں جھولے پر بیٹھی رہتی تھی۔

بالوں کو گھورتے اسے ایک دم سے ماما کی یاد آئی تھی۔۔

"ہانیہ۔۔۔"اس کی سمت میں ماما کی آواز آئی تو وہ مسکرا دی۔

جھولا آہستہ سے ہل رہا تھا۔کھڑکی کے اس پار ذوہان کے گھر کا لان یہاں سے صاف نظر آتا تھا۔ذوہان کے لان میں رکھی کرسیوں کا رخ بھی اسی طرف تھا۔

وہ ابھی اسی طرف دیکھ رہی تھی۔جب وہ ہاتھ میں لیپ ٹاپ پکڑے سامنے کرسی پر آکر بیٹھ گیا۔۔

"روبوٹ کا کام کرنے کا وقت ہوا چاہتا ہے۔۔؟"۔بالوں کو پھونک سے اٹھاتے وہ

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

خود سے بڑبڑائی۔

"بدتمیزی میں پی ایچ ڈی....اونہہ۔"

اس کی ریسٹورنٹ والی بات کر کے اس نے ہوا میں اڑا دی۔

سر نیچھے کیے اسے چکر آنے لگے تو وہ جھولے پر اٹھ کر بیٹھ گئی۔اور اچانک اٹھ کر بیٹھنے پر چکر آیا۔اور وہ دھڑام کر کے نیچے جا گری۔

اس کے ہونٹوں سے دبی سے آواز نکلی تھی۔جو لان میں بیٹھے ذوہان تک گئی۔اس نے سر اٹھا کر ادھر ادھر دیکھا۔اور پھر اوپر ہانیہ کی کھڑکی کی طرف دیکھا۔لیکن اسے کچھ بھی نظر نہیں آیا۔وہ واپس اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔

اففف۔۔" قالین سے اٹھ کر وہ بیڈ پر آئی۔۔اور جمائی روکتے نرم کمبل میں گھس گئی۔نیند نے اچانک دھاوا بولا تھا۔

دو تکیوں کو جوڑ کر سر کے نیچے رکھا۔اور نرم کوشن کو مضبوطی سے گلے لگا کر وہ پوری کمبل میں گھس گئی۔

کچھ دیر میں نینداس پر حاوی ہو گی اور وہ پر سکون سانس لینے لگی۔ گہری نیند میں اپنے چہرے پر آئے بال کو بے چینی سے ہٹاتے وہ خواب دیکھ رہی تھی۔ جو دیکھنا نہیں چاہتی تھی۔ جس سے وہ بچپن سے بھاگ رہی تھی۔ نیند بھری آنکھوں میں اس کے ماتھے پر بل پڑ رہے تھے۔ وہ بے چین ہو رہی تھی۔

"سات سالہ چھوٹی سی بچی گاڑی سے نکل کر بھاگ رہی تھی۔

"ہانیہ........رو کو آہستہ، گر جاؤ گی۔۔۔۔"

ماما اس کے پیچھے تیزی سے آرہی تھی۔ فارم ہاؤس کے لان میں بھاگتے وہ بابا سے

سب سے پہلے ملنا چاہتی تھی۔ وہ ہنستے ہوئے بار بار ماما کو دیکھتی اور پھر سے بھاگنے لگتی۔ سیڑھوں چڑھتی وہ شرارت سے ہنستے مڑ کر ماما کو دیکھ رہی تھی۔ آخری سیڑھی پر پہنچ کر ایک بار پھر اس نے مڑ کر دیکھا۔

ماں آدھی سیڑھوں پر اس کے پیچھے آرہی تھی۔ تیزی سے آگے بھاگتے ہانیہ کے پاؤں ایک گولی سے سہم کر رو کے۔ سامنے خون کی ندی بہتے اس کے پاؤں کے نیچے سے گزر رہا تھا۔۔اس کے چھوٹے چھوٹے پاؤں کی ایڑیاں خون سے نہا گئی۔۔

سامنے کھڑا اس کا مان، اس کا ہیرو، اس کا بابا، ہاتھ میں ہینڈ بین لیے ایک شخص کی جان لیے چکا تھا۔ تین گولیاں ہانیہ کے سامنے چلی تھی۔۔ماں بھاگتے ہوئے آخری سیڑھی تک آئی اور اسے اٹھا کر اپنے گلے لگا لیا۔

ہانیہ۔۔ہانیہ۔۔۔وہ بار بار اس کا نام پکارتے چہرہ ہلا رہی تھی۔ بابا اس ننھی جان کو دیکھتے جلدی سے اس کے پاس آئے۔۔ہانیہ نے اپنے باپ کو دیکھ کر چیخ ماری۔ اور اپنی ماں سے لپٹ گئی۔۔

"ہانیہ کو یہاں کیوں لائی ہو۔۔؟" باباماں پر تقریباً چیلا رہے تھے"

خون سیڑھیوں سے نیچے بہہ رہا تھا۔خون سے لت پت ایک انسان اب مردہ حالت میں پڑا تھا۔ جس کے پاس ایک ٹین ایج لڑکا حلق کے بل چیخ کر رو رہا تھا۔

ایک چیخ کے ساتھ وہ خواب سے جاگی۔۔کمرے میں مدھم روشنی تھی۔

"بھائی جان۔۔۔بھائی جان۔۔۔۔"

اس نے جلدی سے کمبل ایک طرف پھینکا۔آدھی رات کو پورا کمرا سناٹے میں ڈوبا وا تھا۔

"بھائی جان......"

وہ بار بار اشعر کو پکار رہی تھی۔۔اور اگلے لمحے زور سے دروازہ کھولا۔اشعر تیزی سے اس کی جانب لپکا۔بیڈ پر ایک پاؤں رکھ کر ہانیہ کو اپنے گلے لگایا۔

www.novelsclubb.com

"ہانیہ خواب تھا ختم ہوگیا۔۔۔"اشعر نے سختی سے اسے اپنے سینے سے لگایا۔اسے کسی سوال جواب کی ضرورت نہیں تھی۔یہ خواب وہ بچپن سے دیکھ رہی تھی۔

ہونٹ اس کے بالوں پر رکھے وہ اسے چپ کروارہا تھا۔اشعر سے لپٹی وہ ہچکیوں سے رونے لگی۔اس نے دونوں ہاتھ سے اشعر کے گرد مضبوطی سے حصار بنایا۔۔بیڈ پر گھٹنوں پر کھڑے وہ زور زور سے رو رہی تھی۔

"بھائی خون۔۔۔بابا نے اسے مار دیا۔۔۔اس بچے کے سامنے اس کے باپ کو مار دیا بابا نے۔۔۔"

روتے ہوئے اس کا گلا آنسو سے تر ہو کر کھانسی میں بدل گیا۔

"ششش......ہانیہ۔۔۔"اشعر نے اسے خود سے الگ کر کے اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں تھاما۔۔۔

"راز۔۔۔کب راز رہتے ہیں...؟"وہ اسے کسی سبق کی طرح یاد کروا رہے تھے۔

"جب انھیں چھپا کر رکھا جائے۔۔"روتے ہوئے اس نے بات کا جواب دیا۔

"خواب تھا۔ ختم ہو گیا...؟"اشعر نے اس کے سر کو چوما۔۔ہانیہ نے ہاں میں سر

ہلایا۔۔

اور پھر سے اس کے گلے لگ گئی۔

بھابی آہستہ سے چلتے ہوئے کمرے میں داخل ہوئی۔وہ نیند میں تھی۔اشعر اس کی

آواز سن کر ایک سکینڈ میں ننگے پاؤں اپنے کمرے سے اس کے کمرے میں آیا تھا۔

اس کا بال سہلاتے اس کا رابیل سے نظروں کا تبادلہ ہوا۔

جو ہانیہ کے سر پر ہاتھ پھراتے اشعر کو دیکھی رہی تھی وہ اسے ہمیشہ سنبھال لیتا تھا۔

www.novelsclubb.com

ہانیہ کے خواب کے بعد اشعر نے اسے بابا سے ملوانے کا فیصلہ بدل دیا تھا۔دوسری

طرف "ابرہیم پاشا"اشعر ابرہیم پاشا اور ہانیہ ابرہیم پاشا کے باپ ہانیہ سے ملنے کی

ضد کر رہا تھا۔

"میں نے بابا کو ہانیہ کی رپورٹس سینڈ کر دی ہے۔اور جلد ہی ہانیہ کے سائکیٹرسٹ سے بھی ملوں گا۔تم ہانیہ پر نظر رکھنا وہ کہیں بھی جائے تو اس کے ساتھ جانا۔"

اشعر گھر سے نکلتے وقت رابیل کو بار بار تقید کر رہا تھا۔

وجہ تھی ابر ہیم پاشا۔۔اشعر اپنے باپ کو جانتا تھا۔وہ ہانیہ سے ملنے کی پوری کوشش کرے گئے۔

---

www.novelsclubb.com

ذوہان آفس کیلئے دیر سے جا رہا تھا۔جب اس نے گھر کے بلکل سامنے بنے پارک میں ہانیہ کو بچوں کے ہجوم میں کھڑے دیکھا۔

اس کے بوب کٹ بال کندھوں پر تیز ہوا سے لہرا رہے تھے۔وہ ایک ہاتھ میں بٹ

پکڑے ہونٹوں کو گول کیے چیونگم سے ببل بن مارہی تھی۔ایک بچہ باقی بچوں کی پوزیشن صحیح کر رہا تھا۔

گاڑی کے اندر بیٹھ کر وہ بچہ پارٹی کا میچ دیکھنے لگا۔ہانیہ ہنوز ویسے کھڑے ایک اور ببل بنایا۔ذوہان نے اپنے فون کا کمیرے سے اس کی کیوٹ حرکت کو قید کیا۔

ایک لڑکا گیند پکڑ کر اب چاروں طرف پھیلے باقی بچوں کو دیکھ رہا تھا۔تھوڑی دیر بعد میچ شروع ہو گیا۔ایک لڑکا بھاگتا ہوا آیا اور گیند کروائی۔

گیند بلے کو چھو کر تھوڑی سے آگے گئی اور روک گئی۔دوسری گیند پر بھی کوئی خاص سکور نہیں بن سکا۔

تسری گیند بلے کو چھوتے ہی ہوا میں بلند ہوئی۔اور گروانڈ سے باہر۔

ہانیہ خوشی سے اگے بڑھی اور دوسری وکٹ پر کھڑے بچے سے ہائے فائے کیا۔

ایک لڑکا بھاگ کر گیند لینے گیا تھا۔اور بولر کھڑا اس کا انتظار کر رہا تھا۔

ذوہان نے اسے خوش ہوتا دیکھ کر گاڑی آگے بڑھادی۔

اس کا سارہ دن افس میں گزرا۔میٹنگ روم سے باہر آ کر وہ اپنے کیبن کا گلاس ڈور دھکیل کر اندر داخل ہوا۔ٹھیک اس کے پیچھے ہیل کی ٹک ٹک کرتے سیکریٹری بھی ساتھ اندر آئی تھی۔

ذوہان کے ریوولونگ چیر پر بیٹھتے سیکریٹری نے ہاتھ میں پکڑا میگزین ٹیبل پر رکھا۔

کوٹ کا بٹن کھول کر اس نے میگزین پر سر سری سے نظر ڈالی۔اور لیپ ٹاپ ان کیا۔

"سر آپ کی وائف نے آپ کے بارے انٹر ویو دیا۔اور کافی کچھ بولا ہے۔"

وہ اس کے سامنے کھڑی ساری بات کو تفصیل سے بتا رہی تھی۔ کہ کیسے اس کے بوس کی ایکس وائف نے اس کے خلاف انٹرویو میں باتیں کی تھی۔

اور اب وہ ذوہان کے بولنے کا انتظار کر رہی تھی۔

"میگزین والوں کو کوئی بھی جواب دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ان کی نمبر اگنور موڈ پر ڈال دو۔"

لیپ ٹاپ پر دیکھتے وہ دو ٹوک بولا تھا۔

"سر وہ کل سے کالز کر رہے ہیں۔انھیں جاننے ہے کہ۔جو الزامات آپکی ایکس وائف نے لگائے ہیں۔ان کے بارے میں آپ کیا کہنا چاہتے ہیں۔ایسا کرنے سے وہ آپ کے بارے غلط بھی لکھ سکتے ہیں۔

سیکرٹری نے خدشہ ظاہر کیا۔

"غلط تب لگتا ہے۔جب آپ اسے فیل کریں۔"

ذوہان کے جواب پر سر ہلاتے وہ باہر نکل گئی۔اس کے باہر جاتے ہی ذوہان نے چیر

کو گھوما کر شیشے کی دیوار سے سامنے کی بلڈنگ کو دیکھا۔

شام کو سورج غروب ہونے والا تھا۔جب وہ واپس گھر آیا اور ہانیہ کو اسی پارک میں دیکھ کر اسے حیرت کا جھٹکا لگا۔اس لڑکی کی زندگی کھیل کود سے آگے نہیں جاتی تھی۔

www.novelsclubb.com

پارک میں کھڑی وہ کسی لڑکے سے بحث کر رہی تھی۔ذوہان چلتا ہوا پارک کے باہر تک آیا۔ہانیہ کی آواز وہاں تک آ رہی تھی۔

"کہاں جا رہی ہو۔۔۔؟" وہ غصے سے آگے بڑھی جب پیچھے سے لڑکے نے اسے

آواز دے کر روکا۔

"پہاڑ سے کودنے جا رہی ہوں۔۔ جانا ہے۔؟" دونوں ہاتھ کمر پر رکھے وہ غصے سے غرائی۔

"کیوں اب کیا ہو گیا۔۔۔؟" لڑکے نے ادھر ادھر پارک میں نظر دوڑائی۔

"مجھے بد تمیزی سے اتنی نفرت نہیں ہے جتنی کم ظرفی سے ہے۔" انگلی دیکھاتی وہ اس پر پھٹ پڑی تھی۔ لڑکا ایک قدم پیچھے ہوا۔

"کسی کے جذبات کو اپنے مطلب کیلیۓ استعمال کرنے کو ہوشیاری نہیں کم ظرفی کہتے ہیں۔"

لڑکے کی دونوں آنکھیں سوالیہ انداز میں بڑی ہوئی۔ اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا۔

الٹا وہ اسے روکنے پر پچھتا رہا تھا۔

"خود کو ڈیفنڈ کرنے کیلیۓ اگلے انسان پر اٹیک کر دینا۔۔اس کے ایموشن کو اپنے

مطلب کیلئے یوز کرنا۔اسے غیرت میں کمی ہونا کہتے ہیں۔انسان میں عقل نام کی چیز نہیں ہے۔کہ ایک منٹ سوچ لیے۔جو میں کر رہا ہوں۔کیا وہ اخلاقی لحاظ سے صحیح بھی ہے۔لیکن لوگ خود کو ڈیفنڈ کر کے اپنی کم ظرفی اور گھٹیا پن دیکھاتے ہیں۔"

وہ لڑکا بت بنا اسے دیکھ رہا تھا۔اور ہانیہ فر فر بولی رہی تھی۔ذوہان نے ایک بات نوٹ کی تھی۔غصے میں اس کی زبان بریک فیل گاڑی جیسے بے لگام ہو جاتی تھی۔اسے خود اندازہ نہیں ہوتا تھا۔وہ بول کیا رہی ہوتی ہے۔اور وہ ایسے ایسے الفاظ ڈھونڈ کر بولتی تھی۔جن کو سن کر سامنے والے پر کچھ دیر کیلئے سکتا طاری ہو جاتا۔۔اسے سمجھ نہیں آتا تھا۔وہ اس کے اتنے بھاری بھر کم الفاظ کے بدلے میں بولے کیا۔۔اور اگر وہ ہمت کر کے کچھ بول بھی دیں۔۔تو کیا وہ ان الفاظ کے ہم پلا ہو گے۔؟

زوہان نے لڑکے کی مشکل کو آسان کیا اور ہانیہ کو پکارا۔

"ہانیہ.........؟"۔ذوہان کی آواز پر اس نے پلٹ کر پارک سے باہر کی طرف دیکھا۔جہاں وہ تیری پیس سوٹ پہنے ابھی افس سے آیا تھا۔اور گھر جانے کے بجائے پارک کے سامنے کھڑا تھا۔
وہ دونوں ہاتھ پہلو میں گرائے غصے سے چلتے ہوئے اس کی طرف آرہی تھی۔اس نے آنکھیں غصے سے سرخ انگارا ہو رہی تھی۔اور سانس تیز۔۔۔وہ لڑکوں کی طرح چلتی تھی۔خوبصورتی کی مورت ہوتے ہوئے وہ لڑکوں کے جیسا ہی بن کر رہتی تھی۔

"اب کیا ہوا.....؟"ہانیہ کے پاس آنے پر اس نے سوال کیا۔

"یہ ایک لمبی سٹوری ہے۔۔"شرٹ کے آستین کو کہنوں تک چڑھا کر ہاتھ سینے پر

باندھے وہ بائیں جانب دیکھنے لگی۔اور پھر کچھ یاد آنے پر ذوہان کی طرف دیکھا۔

"بٹ یونو واٹ.....؟"۔بولتے ہی اس نے دونوں ہاتھ کھولے اور آستین واپس کلائیوں کو چھپا گئے۔ذوہان اس کی بات سنتے اس کی بوڈی لینگوتیج بھی غور سے دیکھتا تھا۔اس لڑکی کی انرجی اسے پسند تھی۔

"کم ظرف لوگوں سے کبھی آپ کا واسطہ پڑا ہے...؟"وہ سوال کر رہی تھی۔اور پھر اس کے بولنے کا انتظار کیے بنا خود ہی بولنا شروع کر دیا۔

"کم ظرف لوگ.....وہ لوگ ہوتے ہیں۔جو کبھی آپ کی زندگی کا حصہ ہوتے ہیں۔آپ ان سے اپنے جذبات اور خیالات شیئر کرتے ہیں۔"

وہ ہر لفظ کی ادائیگی ٹھہر ٹھہر کر کر رہی تھی۔جس سے اندازہ ہو رہا تھا۔وہ کس قدر آگ بگولہ ہے۔

"یہ لوگ آپ کی کمزوری سے اچھے طرح واقف ہوتے ہیں۔اور جیسے ہی یہ آپ کی زندگی کا حصہ نہیں رہتے۔یہی گھٹیا لوگ آپ کے ایموشن کو اپنے مطلب کیلیے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کیش کرتے ہیں۔اسے کم ظرفی کہتے ہیں۔"

غصے سے چلتی تیز سانسوں میں بلآخراس نے بات مکمل کی۔اس کی بات سنتے ذوہان کے سامنے اپنی ایکس وائف کا چہرہ چھا گیا۔ہانیہ انجانے میں درست بات صحیح انسان سے کر گئی تھی۔یا پھر ذوہان کو ایسا ہی لگا تھا۔

"انسان ہماری مرضی کے مطابق نہیں چل سکتے۔اپنا بچاؤ ہمیں خود کرنا ہوتا ہے ہانیہ۔۔"

ذوہان کی بات سن کر ہانیہ نے اونہہ والے انداز میں گردن بائیں جانب کی۔

"پر انسان اتنا تو کر سکتا ہے۔کہ اخلاقیات سے نہ گرے۔کسی سے رشتہ ختم کرے۔تو اچھے سے کرے۔تاکہ اگر کل کو وہی شخص سامنے آجائے۔۔تو نظریں جھکانی نہ پڑے۔بلکہ آپ میں اتنے گاٹس ہونے چاہیے۔کہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر ہاتھ ملائے۔۔اور وہ شخص چیخ کہ رہ جائے۔کیا کھو دیا اس نے۔"

بنا پلک جھپکے وہ ذوہان کی آنکھوں کو اپنی آنکھوں سے چھوتے ہوئے بولی۔ایک لمحے کے لیے وہ ایک دوسرے کو گھورتے رہے۔کچھ دیر بنا کچھ بولے یوہی دنوں ایک دوسرے کو دیکھتے گزر گئے۔ہانیہ کی سانس ہنوز بے ترتیب تھی۔ماحول میں تناہ کم کرنے کیلیئے ذوہان نے بات بدلی۔

"آپ کو ہر بات پر اتنا غصہ کیوں آتا۔۔؟"

"مجھے ہر تسری بات پر غصہ آتا۔کیونکہ یہ کوئی کورس نہیں کہ جس نے کیا۔صرف اسے غصے آسکتا ہے۔آپ کو نہیں آتا ہو گا۔کیونکہ یہ فیرچر صرف انسانوں میں پایا جاتا ہے۔"

بات کی آخر میں وہ ذوہان کو بیچ میں گھسیٹنا نہیں بھولی تھی۔

"لوگوں کو ہر دوسری بات پر غصہ آتا ہے۔اور آپ کو تسری بات پر آتا ہے۔شکر ہے آپ ایک موقع زیادہ دیتی ہے لوگوں کو۔۔انسانوں میں جذبات ہوتے ہیں لڑکی۔۔فیرچر نہیں۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اس نے عام سے انداز میں کہا۔

"اس لیے آپ کیلئے فیر چر کا لفظ بولا۔"

پلکوں نے بھنویں کو چھوا۔

"میں آپ کو انسان نہیں لگتا۔لڑکی میں سانس لیتا ہوں۔"

"تو سانس روک کر دیکھائے۔کہ آپ واقعی سانس لیتے ہیں۔"ہانیہ نے جلدی سے اس کی بات کاٹ دی۔

"جتنا دماغ آپ کا چلتا ہے۔ناسا کیلئے اپیل کر دیے۔"

"یہ میری بات کا جواب نہیں تھا۔"بے زاری سے کہتی وہ پارک سے اپنے گھر کو گھوم گئی۔

ذوہان اسے دور جاتا دیکھ رہا تھا۔وہ زندگی کے اس مرحلے سے گزر رہی تھی۔جہاں انسان تجربات کر کے سیکھتا ہے۔لیکن اسے اپنے جذبات پر قابو پانا ابھی نہیں آتا تھا۔وہ ہر شدید جذبات پر جوالا مکھی بن کر پھٹ جاتی تھی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

دوسرے دن اتوار تھا۔اور ذوہان نے آفس نہیں جانا تھا۔ ٹیرس پر بیٹھا وہ لاپ ٹوپ پر کام کر رہا تھا۔ موسم اچھا تھا اور ٹھنڈی ہوا اچھے موسم کو مزید خوشگوار بنا رہی تھی۔ ٹیرس پر بیٹھے ذوہان نے پہلی بار ہانیہ کو اتنی باریکی سے نوٹس کیا تھا۔

وہ سامنے پارک کے بینچ پر پچھلے ایک گھنٹے سے خاموش بیٹھی تھی۔اور یال پہنے وہ آلتی پالتی مار کر بیٹھی گود میں رکھے سکیچ بک پر پنسل سے کچھ بنا رہی تھی، ٹیرس پر بیٹھے ذوہان اس کی چھوٹی چھوٹی حرکتیں نوٹ کر رہا تھا سورج غروب ہونے کے بعد سکیچ بک ایک طرف رکھ کر کے وہ آسمان پر آئے رنگوں کو کتنی دیر ٹکٹکی بندھے

دیکھتی رہی۔۔۔ٹوم بوائے بن کر وہ دنیا سے سر عام بغاوت کرتی تھی۔ لیکن قدرت کے نظارے کو جس انداز سے وہ دیکھ رہی تھی کوئی باغی نہیں دیکھ سکتا۔۔۔ وہ پر اسرا لڑکی تھی۔ جو کوئی گہرا راز اپنے اندر چھائے ہوئے تھی۔۔لاپ ٹوپ پر چلتے اس کے ہاتھ روک کر کتنی دیر ہانیہ کو دیکھتے رہے۔ جو پوری دنیا سے بے خبر کہیں اور پہنچی ہوئی تھی۔

دوسرے دن سورج نکلنے سے پہلے ذوہان نماز پڑھ ٹیرس پر آیا۔اور سامنے پارک میں ہانیہ کو دیکھ کر وہ چونکا۔ وہ اتنی صبح پارک میں کیا کر رہی تھی۔؟

ریلنگ پر ہاتھ رکھے وہ اسے دیکھنے لگا۔۔۔وہ ننگے پاؤں گھاس پر چل رہی تھی۔ سورج نکلنے تک وہ پارک میں گھومتی رہی اور پھر اپنے گھر چلی گئی۔ وہ روز باقدگی سے طلوع آفتاب اور غروب آفتاب سے پہلے پارک میں پائی جاتی تھی۔ کبھی کالونی کے بچوں کے ساتھ کرکٹ کھلتے تو کبھی اپنی سکیچ بک کو گود میں رکھے گھٹنوں پسنل سے کچھ بناتی رہتی۔

www.novelsclubb.com

وہ سب سے الگ ہونے کے ساتھ پر اسرار تھی۔اور اس تجسس نے مقناطیسی قوت والے ذوہان سراج کو اپنے طرف کھینچا تھا۔اس کا رابیل کے گھر آنا جانا معمول بن گیا تھا۔اور بعض اوقات اسے گھر جانے کی نوبت پیش نہیں آتی۔ہانیہ اسے پارک میں ہی مل جاتی تھی۔آفیس جانے سے پہلے اور آنے کے بعد ہانیہ سے ملنا۔اور اس سے باتیں کرنا ذوہان سراج کی زندگی کا ایک حصہ بن گیا تھا۔

دوسری جانب ہانیہ نے پہلی دفعہ کسی کو اس انداز میں اپنی زندگی میں شامل کیا تھا۔ وہ اس سے اپنی ہر بے تکی بات شئر کرتی تھی۔جس کا اسے اکثر بہت اچھا اور کبھی بہت ہی غصے دلانے والا جواب ملتا تھا۔

ذوہان اسے سمجھداری کی باتیں بتانے کے ساتھ بچوں کی طرح ٹریٹ کرتا تھا۔ وہ کبھی بھی اس کے غصے کو سنجیدہ نہیں لیتا تھا۔وہ اس سے دنیا کے ہر موضوع پر سوال کرتی۔۔ایک سوال کے بدلے ذوہان اس سے تین سوال کرتا۔۔جس کے جواب دینا آسان نہیں ہوتے تھے۔اگر جواب دے بھی دیتی تو وہ ان جوابات کے

www.novelsclubb.com

ساتھ ایسے اختلاف کرتا کہ وہ زچ ہو کر ہار مان لیتی۔غصے یا بگڑے مزاج کو ہنسی میں بدلنا۔۔۔اور اچھے خاصے مزاج کو بگڑانے کا ہنر ذوہان سراج کو اچھے سے آتا تھا۔

"ذوہان کہاں ہے....؟"وہ اس کے گھر کے سامنے کھڑی چوکیدار سے پوچھ رہی تھی۔وہ کل صبح بھی پارک میں نہیں آیا تھا۔اس نے سوچا آفیس میں کام کی وجہ سے مصروف ہو گا۔روبوٹ کو کام بھی کرنے ہوتے تھے۔لیکن پھر وہ شام کو بھی جب پارک نہیں آیا تو وہ اس خود اس کے گھر پہنچ گئی۔اور یہ اتنے وقت میں پہلی دفعہ ہوا تھا۔

جب ہانیہ اس کے گھر گئی تھی۔

"ذوہان صاحب تو شہر سے باہر گئے ہوئے ہیں۔"چوکیدار کے جواب پر اسے حیرت کا شدید جھٹکا لگا۔وہ اسے بنا بتائے۔دوسرے شہر چلا گیا تھا۔

"واپس کب تک آئے گئے۔۔۔؟"

"کہہ رہے تھے دس پندرہ دن لگ جائے گئے۔"۔چوکیدار نے سوچتے ہوئے جواب دیا۔

"پندرہ دن۔۔؟"وہ بولی نہیں تھی۔صرف سوچ کر حیران ہوئی تھی۔

ذوہان کے گھر سے اپنے گھر تک آتے وہ مسلسل ایک بات سوچ رہی تھی۔اسے غصے آرہا تھا۔یا اس کے بنا بتائیں جانے ہر برا لگ رہا تھا۔

گھر آکر اس نے رابیل بھابھی سے بھی سرسری ساز کر کیا۔

"ذوہان دوسرے شہر گیا ہوا۔۔؟"وہ کچن میں کام کرتے تھوڑا سا حیراں ہوئی۔

"کیوں آپ کو نہیں بتایا انھوں نے۔۔؟"اسے یہ بات جان کر مزید حیرت ہوئی

www.novelsclubb.com

تھی۔کہ وہ رابیل بھابھی کو بھی بتا کر نہیں گیا تھا۔وہ واقع عجیب انسان تھا۔

"نہیں مجھے اس بارے میں نہیں معلوم۔اس کی عادت نہیں ہے کسی کو بتانے کی۔ ہمیشہ سے اکیلا رہا ہے شاید اس لیے۔" بھابی نے اپنے بھائی کی وضاحت پیش کی تھی۔بھائی تو سب کو پیارے ہی لگتے ہیں۔

"لیکن یہ کوئی اچھی عادت تو نہیں ہے۔اچھے خاصے ذمے دار انسان ہے۔ایسی حرکتیں انھیں سوٹ نہیں کرتی۔"

لاپرواہی سے کہتے وہ اپنے کمرے کو جانے لگی۔

"بھابی اس کی بات پر ہلکا سا مسکرائی۔

"وہ ایسا ہی ہے۔میں نے بتایا ناں۔وہ شروع سے اکیلا رہا ہے تو اس لیے عادت نہیں اسے۔"

بھابی کچن کی لائٹ آف کر کے باہر آگئی۔

"اکیلا کیوں.....ان کی فیلمی نہیں ہے اور بیوی بھی تو تھی۔۔؟"

www.novelsclubb.com

اب جب موضوع کھل گیا تھا۔تو مشکوک انسان کے بارے میں جاننے میں کیا حرج تھا۔وہ ذوہان سراج کے بارے میں بہت کم جانتی تھی۔جو رابیل بھابھی کی شادی میں بھی نہیں آیا تھا۔

شادی کے دو سال بعد وہ ایک ڈنر پر ملا تھا۔اور تب ہی رابیل بھابھی نے اشعر بھائی سے تعارف کرایا تھا۔کہ ذوہان سراج اس کا کزن اور دودھ شیر یک بھائی ہے۔جو ترکی میں رہتا تھا۔اور اب پاکستان میں آگیا۔اس کے پاکستان آنے کی اطلاع بھی فیلمی ڈنر سے ملی تھی۔ورنہ وہ شخص انسانوں سے اتناالگ تھلگ رہتا تھا۔اسے اپنے سے جوڑے رشتوں کی بھی ضرورت نہیں تھی۔

"ذوہان کے پرینٹس کی ڈیتھ ہوچکی ہے۔اور کوئی بہن بھائی نہیں ہے۔شادی تو اس نے ایک سال پہلے کی تھی۔۔؟"

بھابی نے ذوہان کا مختصر سا تعارف کروایا۔جو شروع ہوتے ہی ختم ہو گیا تھا۔

"آجائے گا وہ واپس۔کسی کام سے گیا ہو گا۔"بھابی اسے پیار سے کہتی اپنے کمرے

میں چلی گئی۔ وہ وہی کھڑی اس انسان کے بارے سوچ رہی تھی۔

وہ اسے بتا کر کیوں نہیں گیا تھا۔ بڑا آیا طرم خان اونہہ...!!

---

www.novelsclubb.com

اشعر سیکاٹرسٹ کے روم میں بیھٹے ان کا انتظار کر رہا تھا۔ بارہ سال گزر جانے کے بعد بھی ہانیہ مکمل طور پر صحت یاب نہیں ہو رہی تھی۔ ابر ہیم پاشا کا پاکستان واپس آنا۔ اور ہانیہ کا ایک دم سے وہی خواب دیکھنا اسے پرشان کر گیا تھا۔

"سوری آپ کو انتظار کرنا پڑا.....ہانیہ کیسی ہے؟"

سیکاٹرسٹ سے کرسی سنبھالتے اشعر سے پوچھا۔۔

"میں جانتا ہوں آپ بہت مصروف ہے۔صرف دس منٹ چاہیے تھے اس لئے اپوئنٹمنٹ نہیں لی۔"

اشعر نے کرسی پر آگے کو ہوتے سنجیدہ انداز میں بات شروع کی۔

"ہانیہ کو پھر سے وہی خواب آرہے ہیں۔جبکہ آتنے سال گزر گئے ہیں۔اور اتنی تھراپی کے بعد بھی وہ۔۔"

www.novelsclubb.com

بات ادھوری چھوڑ کر وہ سیکاٹرسٹ کو دیکھنے لگا۔

"میں آپکی پریشانی کو سمجھ سکتی ہوں۔صدمہ کا انسان کی نفسیات پر گہرا اثر ہوتا ہے اور بعض اوقات دیرپا بھی۔یہاں تک کہ کہیں سال بھی لگ سکتے ہیں۔"

بات کرتے ہوئے انھوں نے رسیور اٹھایا۔

کوفی یا چاہے۔۔"؟ سیکاٹرسٹ نے اشعر سے پوچھا۔

"نو تھینکس میں آپکا زیادہ وقت نہیں لو گا۔"

اشعر کے کہتے سیکاٹرسٹ نے رسیور نیچے رکھ دیا اور کرسی پر سیدھی کر کر بیٹھ گئی۔

اب ان کی ساری توجہ اشعر کی طرف تھی۔

"ہم ہانیہ کی وجہ سے بہت پریشان ہیں۔۔"

اشعر کے چہرے پر بے چینی واضح تھی۔سیکاٹرسٹ نے ہانیہ کی فائل کھول کر ایک نظر اس پر ڈالی۔۔

اشعر انھیں ہانیہ کے خواب کے بارے میں بتا رہا تھا۔جواب میں سیکاٹرسٹ نے ان سے ہانیہ کے بارے کچھ سوال کیے۔

وہ تقریباً پانچ سال تک ہانیہ کی تھراپی کرتی رہی تھیں۔

"ہانیہ بہت ہی مظبوط اعصاب کی لڑکی ہے۔وہ اپنے شعور پر مکمل کنڑول حاصل کر چکی ہے۔لیکن وہ ایک نارمل لڑکی کی طرح تو ہر گز نہیں ہو سکتی۔

فائل بند کر کے میز پر ہاتھ رکھتے حاشر کو دیکھا۔۔

"زخم والی سکن اور بغیر زخم کی سکن میں جیسے فرق ہوتا ہے۔ بلکل ویسے ہی ایک عام انسان اورtraumatizedانسان میں ہوتا ہے۔

وہ اپنے بارے میں چھوٹی سے معلومات بھی کسی کو آسانی سے نہیں دیتی۔۔وہ بہت ہوشیار لڑکی ہے۔"سیکاٹرسٹ نے ہلکا سا مسکرا کر ہانیہ کی تعریف کی۔وہ پچھلے پانچ سالوں سے اس کی علاج کرتے۔۔اسکی رگ رگ سے واقف تھی۔

"بعض اوقات صدمے کے اثرات لاشعوری ذہن میں گہرے ہوتے ہیں۔ہانیہ کا

اپنا "لاشعور" پر کنٹرول نہیں ہے۔اور وہ کسی کا بھی نہیں ہوتا۔۔آپ بھی کوئی

خوفناک خواب سے بیدار ہو گئے تو کافی دیر تک اسے خواب کی کیفیت میں ہی رہے

گیے۔۔۔وہ بھی ایسے ہی ڈر جاتی ہے لیکن خواب سے جاگنے کے چند منٹ بعد وہ

بلکل نارمل ہوتی ہے"

سیکاٹرسٹ نے اشعر کو سوالیہ نظروں سے دیکھا جواب میں اشعر نے اثبات میں سر

ہلایا۔

"عام انسان لاشعور میں ڈر جاتا ہے۔ہانیہ تو پھر ایک ٹروماٹیز واٹنس ہے۔اس کا

دماغ اس تکلیف دہ واقعے کو پروسیس کر کے بار بار احساس دلاتا ہے۔لیکن اس کے

پیچھے بھی ایک وجہ ہے۔۔"کہتے ہوئے وہ ایک لمحے رکی۔۔۔

"یہی قتل اگر ہانیہ نے کسی اور کے ہاتھوں ہوتا دیکھا ہوتا تو اب تک وہ مکمل ٹھیک ہو

چکی ہوتی۔مجھے اس بات کا یقین ہے۔میں نے خود دیکھا ہے پیشنٹ کو ٹھیک

ہوتے۔۔

لیکن ہانیہ کے نہ ٹھیک ہونے کے پیچھے۔۔۔اس کا وہ قریبی رشتہ ہے جو اس واقعے سے جوڑا ہوا ہے۔"

دونوں ہاتھ میز پر رکھتے سیکاٹرسٹ نے اشعر کو دیکھا۔

اشعر ان کی بات سمجھ رہا تھا۔ڈاکٹر اور وکیل سے جھوٹ نہیں بولا جاتا،ہانیہ کی سیکاٹرسٹ بھی جانتی تھی اسے اس حال میں پہنچانے والا اسکا خود کا باپ تھا۔

"لیکن یہ آپ کا ہی کہنا تھا۔۔۔کہ وہ بابا سے نہ ملے ورنہ اس کی حالت مزید خراب ہو سکتی ہے" اشعر نے انھیں ان کی بات یاد کروائی۔

"کیونکہ ہم رسک نہیں لیے سکتے تھے تب اس کی حالت بہت خراب تھی۔ جس انسان سے وہ ڈرتی ہے۔وہی اس کے سامنے لا کر کھڑا کر دیا جائے تو آپ پیشنٹ سے کیا امید کرتے ہیں۔؟" انھوں نے سوال کیا۔

اور اب......؟ اگر وہ تھراپی سے ٹھیک نہیں ہو رہی۔ تو اس کا حل یہی ہے۔ کہ

وہ اپنے خوف کا مقابلہ کرے۔۔اور اب وہ کر بھی سکتی ہے۔۔۔؟"اشعر نے پوچھا۔

"مجھے بھی یہی لگتا ہے کہ وہ اب ان کا سامنا کر سکتی ہے۔۔۔۔" سیکاٹرسٹ نے کہتے ہوئے ایک لمحے کا وقفہ کیا اور پھر کچھ سوچنے لگی۔

"ہانیہ اپنے بابا سے بہت پیار کرتی ہے۔اسی لیے وہ تکلیف میں ہے۔اتنی کوششوں کے باوجود بھی ماضی کے وہ نشانات اس کے جذبات کو کنڑول کر رہے ہیں۔اور جذبات انسانوں سے جوڑے ہوتے ہیں۔ہم صرف نفسیات کا علاج کر سکتے ہیں۔جذبات کا علاج انسان ہی کرتا ہے۔"

اشعر نے گہرا سانس لیا۔۔۔سیکاٹرسٹ نے بات جاری رکھی۔

"اگر آپ نہیں چاہتے کہ وہ اپنے فادر سے ملے تو کوئی اور ایسا انسان اس کی زندگی میں شامل کر دیں۔جو لاشعوری طور اسکی جذبات پر اس واقعے سے زیادہ حاوی ہو

جائے۔۔۔!اس کا دھیان بٹ جائے۔اور وہ اس واقعے سے باہر آجائے۔۔۔۔!!

اشعر سیکاٹر سٹ کے روم سے نکل سے راہدری میں چل رہا تھا۔اور دماغ میں انکی کہی باتیں گھوم رہی تھی۔وہ بلکل صحیح کہہ رہی تھیں۔ہانیہ کی فراخت اسے اس واقعے سے نکلنے کی نہیں دے رہی تھی۔جاگنے کے اوقات میں وہ بلکل ٹھیک رہتی تھی۔لیکن نیند میں وہی سب دیکھنے کا مطلب یہی تھا۔وہ اس واقعے سے کبھی غافل ہوئی ہی نہیں۔۔

www.novelsclubb.com

وہ ٹیرس پر تیزی سے آگے پیچھے چل رہی تھی۔سامنے پارک میں سورج غروب ہو رہا تھا۔وہ آج پارک نہیں گئی تھی۔ذوہان پندرہ دن سے غائب تھا۔اس کے جذبات میں ہنگامہ خیز طوفان آیا ہوا تھا۔

گاڑی کی ہارن کی آواز سے وہ تیزی سے ریلنگ پر آ کر جھکی۔ہاں وہ اسی کی گاڑی تھی۔دروازہ کھولے وہ باہر آ رہا تھا۔ہانیہ کے ہاتھ ریلنگ پر اور مظبوط ہوئے۔ پرسکون انداز میں چلتے ہوئے وہ لان تک آیا۔پی کیپ میں اس کا چہرہ نظر نہیں آ رہا تھا۔کسی کی چبتی نظروں کی تپش محسوس کرتے اس نے سر اٹھا کر ٹیرس کی طرف دیکھا۔اور مسکرا کر سر کو خم کیا۔۔۔

ہانیہ کو لگا اس کا دل کسی گہرائی میں اتر گیا۔پندرہ دن کا سارا غصہ ہوا میں غبارے کی طرح اڑ گیا۔خوشی کی لہر نے غصے پر قابو کر لیا۔ مسکراتے ہوئے اس نے اپنی

مٹھیاں ریلنگ پر مضبوط کی۔

لان سے آگے بڑھ کا اندر داخل ہوتے ہی ذوہان کا سحر ختم ہو گیا۔ایک دم سے اس کے چہرے پر سختی آگئی۔۔وہ اس سے ناراض تھی۔ایسے کیسے وہ بنا بتائیے جا سکتا ہے۔۔؟

ٹیرس سے نیچے آتے اس کارخ ذوہان کے گھر کی طرف تھا۔وہ پہلی دفعہ اس کے گھر جارہی تھی۔۔۔برداشت ختم ہو گئی تھی۔اور اس کے پارک میں آنے کا انتظار نہیں کر سکتی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

"جان بوجھ کر اپنے اوپر یہ خول چڑھایا ہوا... مجھ میں بہت اٹیوڈ ہے...اینڈ بلا بلا۔۔"

دہلیز پر پہلا قدم رکھتے وہ پھٹ پڑی تھی۔زوہان نے اسکی آواز پر مڑ کر دروازے کی طرف دیکھا۔

"آگے....؟"وہ صرف ایک لفظ بولا۔

"پندرہ دن بنا بتائیں غائب ہو گئے۔اور پھر سو سال بعد

واپس اکر بولیں گئے۔میں بزی تھا...."

بات کرتے اب وہ اس کے بلکل سامنے اکر کھڑی تھی۔

وہ زندگی میں پہلی بار کسی سے حکمیہ لہجے میں بات کر رہی تھی۔

"میں واقع میں بہت بزی تھا۔لیکن میں سن رہا ہوں۔

آگے بولے۔۔"

ذوہان کا پر سکون انداز غصے کو مزید آگ لگا رہا تھا۔

"مجھے نہیں پسند..آپ کا یہ اٹیوڈ...اور جھوٹے بہانے۔"

"آپ کونسی کوئی توپ چیز ہے۔جس سے بچنے کیلئے میں جھوٹے بہانے بناؤ گا...

کوئی سولڈ وجہ تو لاؤ..!"

ذوہان کے جواب پر جیسا اسے شدید صدمہ لگا۔بنا کسی چوٹ کے درد ہوا۔

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ہاں میں کوئی توپ نہیں..... "ایک دم سے سارا غصہ اداسی میں بدل گیا۔۔

"کیا ہو گیا ہے آپکو ہانیہ۔۔۔؟"اس کا لہجہ نرم پڑا۔

کچھ نہیں ہوا۔۔۔ مل گیا جواب۔۔"۔اس کی گول آنکھیں غصے سے اداسی میں بدل گئ۔وہ جو کب سے پتا نہیں کیا کیا بولی جا رہی تھی۔ذوہان کے ایک جملے نے اسے لاجواب کر دیا تھا۔

پندرہ دن کے غصے میں اس نے ایک دفعہ بھی نہیں سوچا تھا۔آخر وہ اسے بتا کر کیوں جاتا۔اور یہ خیال اسے اب آرہا تھا۔

اتنا غصہ کیوں آرہا ہے آپکو۔۔"؟ذوہان ایک قدم قریب آیا۔

آپکو کیا میرے غصے سے۔۔"؟۔گول آنکھیں اٹھا کر اس نے نا چاہتے ہوئے پھر سے شکوا کیا۔

"مجھے فرق پڑتا ہے..... "ذوہان کی آواز میں نرمی گھل گئ۔ تھی اور جب وہ آہستہ اور نرم آواز میں بولتا تھا۔تو اسکی آواز میں لمس بھی شامل ہو جاتا تھا۔جو سامنے

کھڑے شخص کو بنا چھوئے چھو جاتا تھا۔اور یہ بات ہانیہ نے آج پہلی بار محسوس کی تھی۔ذوہان نے اس سے پہلے کبھی ایسے طرح بات نہیں کی تھی۔

"آپکو نہیں پڑنا چاہیے۔۔۔میں کوئی توپ چیز نہیں ہو۔۔"غصے کی ایک نظر اس پر ڈالتے وہ باہر کی طرف مڑی۔

"اوکے لڑکی میری غلطی ہے.....ہانیہ کہاں جا رہی ہیں۔؟بات سنو میری۔۔۔"

ذوہان نے آگے بڑھ کر اس کا راستہ روکا۔وہ اس کے سامنے کھڑا تھا۔اور وہ اپنے جذبات پر قابو پا چکی تھی۔اس کے شوز سے نظریں اٹھا کر اس نے آنکھوں میں دیکھا۔

"آپکو کیا میں جہاں بھی جاؤ.....؟"

ذوہان نے اس کی غصے میں لال ہوتی چھوٹی سی مغرور ناک کو دیکھا۔

"اوکے پہلے ہنسا بند کریں۔۔۔"

غیر سنجیدگی سے کہتا وہ واپس اندر جانے لگا۔۔۔اسے یقین تھا وہ اسکے پیچھے آئے

www.novelsclubb.com

گئی۔

"میں نہیں ہنس رہی.....آپکو کہاں سے لگ رہا ہے میں ہنس رہی ہوں۔۔۔؟"

اس کا تیر سید ھا نشانے پر لگا تھا۔

"آنکھیں ہنس رہی ہیں آپکی۔"

وہ صوفے پر بیٹھ کر فون پر آئے مسیج پڑھنے لگا۔

کوئی غصہ نہیں آتا آپکو۔۔۔بس انجوائے کر رہی ہوتی ہیں غصے کو۔۔۔۔۔۔غصے کی کوئی وجہ بھی نہیں آپکے پاس۔۔توبہ اتنی کلاس لیے لی میری۔۔۔اب اپنی سزا بھی سوچ کر رکھنا۔"

وہ بلکل معمولی سے انداز میں بولا تھا۔لیکن ہانیہ کو اس کا انداز ہ معمول کا نہیں لگا تھا۔

وہ آج بہت الگ طرح سے بول رہا تھا۔

"سزا کیوں دیے گئے مجھے۔۔۔؟میں نے کیا کیا ہے؟غائب آپ ہوئے تھے بنا بتائیے۔۔"اس کے ہاتھ سے موبائل چھین کر وہ سامنے آکھڑی ہوئی۔۔۔واللہ کیا

www.novelsclubb.com

مان تھا۔

"ہانیہ اگر میں مصروف ہوتا ہو۔۔۔تو مجھے آپ سے کیا کہنا چاہیے۔۔؟"۔اس نے فون واپس لینا چاہا۔

"کم از کم بتا کر تو جا سکتے ہیں۔۔پتا نہیں کیوں میں آپکا لحاظ کرتی ہوں ورنہ دل کرتا ہے آپکی چیخیں نکال دو۔"

اس نے ہوا کو نوچا۔

"لڑکی میرا فون مت توڑنا بس۔۔"

ذوہان نے اس کے غصے میں کہی گئی بات پر قہقہہ لگایا۔ٹائیگر والے دانت صاف نظر آئے تھے۔

آپ لحاظ نہ بھی کرے۔۔۔لیکن میں لحاظ ہی کروگا۔۔ورنہ آپکی چیخیں بند نہیں ہونی۔"وہ ہنس رہا تھا۔

ہانیہ کا سارا غصہ ختم ہوگیا۔وہ صوفے پر گرنے والے انداز میں بیٹھ گی۔ذوہان نے

www.novelsclubb.com

نرمی سے اسکے ہاتھ سے فون واپس لیا۔

"صرف باتیں آتی ہیں آپ کو۔۔"گول آنکھوں نے اسکی طرف دیکھتے سستی سے کہا۔

ہاں میں صرف باتیں کرتا ہوں۔۔۔آپ چیخیں نکالتی ہیں۔آپ سے ڈرنا چاہیے ۔۔"ذوہان غیر سنجیدگی سے کہتے ہنس رہا تھا۔

"بات نہ بدلے اب۔۔"

بات نہیں بدل رہا۔۔کیا آپ ابھی میری چیخیں نہیں نکالنے والی تھی۔؟"وہ ایک ہی بات پر اٹکا ہوا تھا۔

خاموشی کوئی جواب نہیں۔

ذوہان نے آگے کو جھک کر اس کا چہرہ دیکھا۔چہرہ جھکائے وہ ذوہان کی نظریں خود پر محسوس کر سکتی تھی۔

"آپ نے مجھ سے کبھی نہیں کہا۔۔۔میرا انتظار کرتی ہیں۔"

اس کا لہجہ سنجیدہ تھا اور نظریں ہانیہ پر۔۔

" کبھی کہوں گئی بھی نہیں۔"

"آپکو کہنا چاہیئے۔۔"اس نے بات پر زور ڈالا۔

"اگر میں آپ کیلیئے اہم ہو۔۔۔تو آپ خود وقت نکالے۔اور یہ سب باتیں خود سے سوچے۔"

"یہ باتیں آپ کو کون سکھاتا ہے۔"وہ حیران ہوا۔

"وقت نے سیکھایا ہے۔۔"اپنی گول آنکھوں کو بے نیازی سے گھوماتی وہ اس کے سحر سے باہر آگئی تھی۔

"کافی جلدی سکھا دیا وقت نے آپکو۔۔۔ورنہ لوگوں کو اچھا خاصہ گیسٹتا ہیں۔"

وہ خاموشی سے بیٹھی سامنے اس کے لان کو دیکھ رہی تھی۔جو اس نے ہمیشہ اپنے کمرے کی کھڑکی سے دیکھا تھا۔

"مجھے نہیں معلوم تھا۔میرے یوں جانے سے آپکو فرق پڑے گا۔آیندہ ایسا نہیں

ہو گا۔۔۔مجھے آپکی شکایت پنسد آئی۔۔"

ذوہان نے نرم نظروں سے اسے دیکھتے پندرہ دن کا مداوا ایک لمحے میں کر دیا تھا۔

"میں کسی کو خود سے بے زر نہیں کرنا چاہتی۔نارملی میں شکایت نہیں کرتی۔پیچھے ہٹ جاتی ہوں۔۔"

وہ اپنے کچھ دیر پہلے کیے کارنامہ کی وضاحت پیش کر رہی تھی۔جس کی اسے خود بھی سمجھ نہیں آئی تھی۔کہ اس نے اتنا عجیب برتاؤ کیوں کیا تھا۔یہ اس کی زندگی میں پہلی بار ہو رہا تھا۔کہ وہ کسی شخص سے اس طرح حکم جما کر لڑائی کر رہی تھی۔اور اس سے بھی زیادہ حیران کن ذوہان کا رواییے تھا۔وہ اس سے یہ سب امید نہیں کر رہی تھی۔

وہ عجیب انسان جیسے وہ روبوٹ کہتی تھی۔وہ اسے ہمشیہ حیران کرتا تھا۔

"یہ بات آپ مجھ پر چھوڑ دیں۔کہ میں آپ سے بے زار ہوتا ہو یا نہیں۔۔۔اور جس شخص سے شکایت ہوتی ہے اسے بھی اپنی سوچوں میں شامل کیا کریں۔۔خود

سے نہ سب کچھ سوچ لیا کریں۔۔"

ذوہان کا انداز سمجھنے والا تھا۔

"کیا میرا غصہ بے وجہ تھا۔۔؟"

ہانیہ نے گردن گھوما کر دیکھا کندھوں تک آتے بال جھول گئے۔۔

"غصہ بے وجہ نہیں ہوتا آپ کا۔۔ لیکن آپ کو جواز پیش کرنا نہیں آتا۔۔۔آپ بس غصے میں بول رہی ہوتی ہیں کہ اگلا بندہ خود ہی سمجھ جائیں میں کیوں غصہ ہو۔۔۔"

ہانیہ نے آنکھیں گھوما کر ہونٹ کاٹا۔۔جو ذوہان نہیں دیکھ سکا تھا۔

"سینوریٹا کرتن کیلیے۔۔۔۔"وہ اسے تنگ کرنے والے انداز میں چھیڑ رہا تھا۔

ہانیہ ہنستے ہوئے اٹھ کر چلی گئی۔

یہ نام ذوہان نے اسے ایک دن پارک میں بیٹھے دیا تھا۔

"کرتن کیلے مطلب....؟" سکیچ بک پر پنسل چلاتے اس نے پوچھا۔

"ترکی زبان میں چھپکلی کو کہتے ہیں۔۔۔"

ذوہان کی چھپکلی کہنے پر اس نے سر اٹھایا۔اور پھر ہلکا سا ہنس دی۔

"مجھے لگا آپ کو برا لگے گا...." وہ سامنے غروب آفتاب کو دیکھ رہا تھا۔

"آپ نے یہ نام دیا کیوں...؟" سکیچ بناتے اس نے الٹا سوال کیا۔

"کیونکہ آپ کرتن کیلے جیسی ہے۔گھنٹوں ایک ہی جگہ پر بیٹھ سکتی ہے۔اور انسان سے الرجی بھی آپکو۔۔ بلکل چھپکلی کی طرح۔۔انسان دیکھتے دور بھاگ جاتی ہے۔یا پھر ان پر گر گیا۔ان کی چیخیں نکال دیتی ہیں۔"

ہانیہ اس کی بات پر کھل کر ہنسی تھی۔

اس واقعے کے بعد ذوہان سراج نے ہانیہ کو اپنا نمبر دے دیا تھا۔جو بہت کم لوگوں کے پاس تھا۔تا کہ وہ جب چاہے اسے کال یا مسیج کر کے اپنی پڑاس نکال سکے۔ کیونکہ بقول ہانیہ کے وہ شکایت کر کے کسی کو خود سے بے زار نہیں کرتی تھی۔اگر وہ کسی کیلئے اہم ہے تو اس انسان کو خود یہ بات محسوس کرنی چاہیے۔

رابیل بھابھی نے ذوہان کو رات کے کھانے پر بلوایا تھا۔۔اور ٹھیک کھانے سے ایک گھنٹہ پہلے ذوہان نے کال کر کے معذرت کرلی۔کہ اسے آفیس میں ضروری کام ہے۔

اور یہ سن کر ہانیہ کا منہ بن گیا تھا۔کیونکہ اس نے باتوں کی ایک پوری لسٹ تیار کی تھی جو وہ ذوہان سے کرنے والی تھی۔لیکن روبوٹ آیا ہی نہیں تھا۔

"ابرہیم پاشا پاکستان آیا ہوا ہے۔"۔ذوہان ریولونگ چیر پر بیٹھا۔حسام کی بات سن رہا تھا۔

"جگہ کا پتا نہیں کر سکا ابھی۔وہ مسلسل اپنی جگہ بدل رہا ہے۔پر ایک بات کنفرم ہے۔وہ کسی ضروری کام سے لمبے عرصے کیلئے پاکستان آیا ہے۔"

"اور یہ لمبہ عرصہ کتنا لمبا ہو گا۔"ذوہان نے سوال کیا۔

"پتا نہیں۔۔"حسام کے جواب میں وہ کچھ سوچنے لگا۔

"ذوہان ار یو شور۔کہ تم ابرہیم پاشا سے پنگا لینا چاہتے ہو۔؟"حسام نے ایک ابرو اٹھا کر سوال کیا۔

"میں اس سے پنگا نہیں لیے رہا۔"ذوہان نے لاپرواہی سے کہا۔

"لیکن تم اسے نقصان پہنچاؤ گئے تو یہ اس سے پنگا لینے کے مترادف ہی ہو گا۔اور ابرہیم پاشا دشمنی کو لیے کر بہت برا انسان ہے۔"

www.novelsclubb.com

"اچھے سے جانتا ہو اسے۔" اسے حسام کی باتوں سے کوئی فرق نہیں پڑا۔

"او کے تو پھر میں پتا کرتا ہو۔ تم تیار رہنا۔" حسام کہہ کر اپنی جگہ سے کھڑا ہوا۔

"اگر تم پیچھے ہٹنا چاہتے ہو۔؟ یا سامنے نہیں آنا چاہتے تو مجھے اس سے کوئی اعتراض نہیں ہے۔"

ذوہان نے کمر کرسی سے لگا کر سر اٹھا کر اسے دیکھا۔ جواب میں وہ ہلکا سا مسکرایا۔

"یوں بیچ راستے چھوڑنے والوں میں سے نہیں ہو میں۔"

اس نے اپنی طرف جذباتی جملہ بولا تھا۔

"کام میں جذبات کا کوئی کام نہیں ہے۔ اور میرے پیچھے کوئی رونے والا نہیں ہے۔ تمہاری فیملی ہے۔"

"اس لیے کہہ رہا ہو۔ نہ لو پنگا اس سے۔ تمہارے ارادے مجھے ٹھیک نہیں لگ رہے۔ ذوہان تم کام سے ہٹ کر کونسا کام کر رہے ہو۔۔ تم پہلے ہی دو زندگیاں جی رہے ہو۔۔"

حسام ایک قدم آگے آکر میز پر جھکا۔

"سب سے پاور فل انسان وہ ہوتا ہے۔ جس کی کوئی کمزوری نہ ہو۔ ابرہیم پاشا وہی انسان ہے۔" ذوہان نے اس کی بات پر نفی میں سر ہلایا۔

"ایسا کوئی انسان نہیں ہے دنیا میں۔ جس کی کوئی کمزوری نہ ہو۔ یہ خوبی نہیں صفت ہے۔ جو خالق کی ہے مخلوق کی نہیں۔ مجھے اس کی کمزوری سے کوئی سروکار نہیں۔ میرا مطلب پاشا سے ہے۔"

حسام اس کے جواب پر لاجواب ہو گیا۔ اور میز سے پیچھے ہٹ کر اسے دیکھنے لگا۔

"ذوہان سراج کی کیا کمزوری ہے پھر۔؟" اس نے غیر سنجیدگی سے ذوہان کو چھیڑا

۔

"یہ کام تمہارا ہے۔ جس سے کسی کا خفیہ ڈیٹا بھی چھپا نہیں۔ اس کیلئے یہ کام مشکل نہیں ہو گا۔" ذوہان نے سوالیہ انداز میں گویا اسے چیلنج کیا۔

"حسام نے کوٹ کا بٹن بند کر کے سر سمجھنے والے انداز خم کیا۔

"میری رسائی وہاں تک ہے جو وجود رکھتی ہے۔یا کبھی ظاہر ہوئی ہو۔ تمہاری کمزوری ہوئی بھی تو تم شو نہیں کروگے۔" حسام الوداع نظر ڈال کر گلاس ڈور دھکلاتا باہر نکل گیا۔

چیر کو گھوماتے ذوہان نے سامنے گلاس ڈور کو دیکھا۔ جہاں سے سیکرٹری نے گلاس ڈور کو نوک کر کے اندر جھانکا۔

"سر میٹنگ۔؟"

ذوہان کوٹ کا بٹن بند کرتے کرسی سے کھڑا ہوا اور باہر نکل گیا۔راہدری میں چلتے سیکریٹری کی ہل کی ٹک ٹک اس کا پیچھا کر رہی تھی۔

کچھ دیر بعد میٹنگ شروع ہو گی۔ میٹنگ روم میں صرف پروجیکٹر کی لائٹ تھی۔ اور ایک شخص کے بولنے کی آواز۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ذوہان سربراہی کرسی پر بیٹھا سامنے پروجیکٹر کو دیکھ رہا تھا۔جب اس کا فون میسج کی ٹون سے بجا اور فون سکرین روشن ہوئی۔

ذوہان کے ساتھ دو اور لوگوں کی نظر سیدھا اس کے فون سکرین تک گئی۔

ذوہان۔؟" سیکرین پر کرتن کیلے کے نام سے ایک میسج نظر آرہا تھا۔

ذاہان نے دائیں ہاتھ سے سکرین کو بجھا کر فون واپس رکھ دیا۔

دوسرے ہی سیکنڈ ایک اور میسج کا نوٹیفکیشن آیا۔

اور پھر نا ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہو گیا۔

"ذوہان۔ذوہان ذوہان۔ تین بیک وقت میسجز صرف اس کے نام کے تھے۔

"آپ کو میرے نوٹیفکیشن نہیں دیکھائی دے رہے۔؟

پروجیکٹر کے سامنے کھڑا لڑکا واپس مڑ کر دیکھنے لگا۔اس کی نظریں ذوہان سے ملی۔

باقی سب بھی اپنی جگہ غیر آرام دے ہو رہے تھے۔ایک دو چور نظروں سے ذوہان

کو دیکھ رہے تھے۔ جبکہ باقی سامنے لپ ٹاپ اور پروجیکٹر کو دیکھنے میں مصروف تھے۔

ذوہان نے سیل فون اٹھایا اور سب سے پہلے فون کو سائلنٹ کیا۔اور پھر اس کی انگلیاں سکرین پر ٹائپ کرنے لگی۔

"ہانیہ اپنے ہاتھوں کو یہی روک لیے۔میں اس وقت میٹنگ میں بیٹھا ہوں۔اور فون سائلنٹ نہیں ہے۔"

مسیج سینڈ کر کے وہ واپس سیدھا ہوا۔اور میٹنگ پھر سے شروع ہو گی۔

www.novelsclubb.com

جھولے پر بیٹھے اس کا سر فرش کی طرف تھا ایسے کہ پورا کمرا الٹا نظر آرہا تھا۔جب اس نے ذوہان کا میسج پڑھا۔تو حیرانی سے جھولے سے نیچے جا گری۔

"فون سائلنٹ نہیں تھا۔؟کیا۔؟اومائی گاڈ۔آہ۔" بڑبڑاتے وہ سر کو سہلانے لگی جو سیدھا فرش پر لگا تھا۔

اس کا خراب موڈ اور خراب ہو گیا تھا۔ رنگ اور برش لیے کر وہ کھڑی کے سامنے کنوس کے پاس آئی۔ کندھوں پر ریشمی بال گردن کو چھوم رہے تھے۔ یہی تو اسے آتا تھا۔ اپنے جذبات، حسرت، اور خواہش کو رنگوں کی مدد سے پینٹنگ میں قید کر لینا۔

ذوہان سے پہلے اس کی زندگی رنگوں کے گرد گھومتی تھی۔

دوستوں کی تھکا دینے والی زندگی کے مقابلے وہ رنگوں کا انتخاب کرتی تھی۔ وہ خوابوں کی دنیا میں رہنے کے قائل نہیں تھی۔ لیکن اس کی دنیا کسی خواب جیسی ہی تھی۔

ایک گھنٹہ رنگوں کو تصویر کی شکل میں اتارنے کے بعد وہ برش ہاتھ میں پکڑے پینٹنگ کو دیکھ رہی تھی۔

?What makes you curious

ذوہان کی آواز پس منظر سے آئی تھی۔ کچھ دن پہلے وہ اس کے ساتھ آرٹ اسٹوڈیو آیا تھا۔

ذوہان نے جب اس کی پینٹنگ پہلی بار دیکھی تھی تو وہ کافی حیران ہوا تھا۔ اس کیلیئے یقین کرنا تھوڑا مشکل تھا۔ کہ وہ سب پینٹنگ ہانیہ نے بنائی ہے۔

"برے لوگ۔۔۔۔" برش پکڑے وہ پینٹنگ کے رنگوں کو گہرا رنگ دے رہی تھی۔ ذوہان کو اس کی بات پر بے اختیار ہنسی آئی۔ وہ پلٹ کر اسے دیکھنے لگی۔ وہ آنکھیں بند کر کے سر نیچے جھکے مسکرا رہا تھا۔

اس کی ایسے ہی انجانے میں بے ساختہ دئے گئے جواب پر وہ کافی دیر ہنستا رہتا تھا۔

اور وہ جب حیرانی سے اس کے ہنسے کی وجہ پوچھتی۔ تو ذوہان کا جواب ہوتا۔

"آپ بہت کیوٹ ہے۔۔"

اور یہ کہہ کر وہ پھر سے ہنسنے لگتا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"صاف الفاظ میں پوچھے۔" اس کے ہنسے پر وہ سمجھ گئی تھی۔ پھر سے کوئی غلط جواب دیا ہے۔

"مطلب ایک انسان کتنی دیر تک اٹریکٹ کر سکتا ہے۔؟ آپ نے کہا تھا۔ کہ آپ انسانوں سے امپریس نہیں ہوتی۔ وہ آپ کو زیادہ دیر تک اٹریکٹ نہیں کرتے۔" ذوہان نے اسے یاد کروایا۔

"میں انسانوں سے بے زار تب ہوتی ہوں۔ جب وہ لمبے عرصے تک خود کو بدلے نہیں۔ کچھ نیا نہ سیکھیے۔ ورنہ مجھے کوئی ایشو نہیں ہے انسانوں سے۔"

بات کے آخر میں اس نے پلٹ کر اسے دیکھا۔ اور بات جاری رکھی۔

"اگر کوئی غلطی کر کے سیکھ رہا ہے۔ تو اس میں برائی نہیں ہے۔ لیکن بار بار ایک ہی غلطی کر کے اس پہ رونے والے۔۔" وہ بات کرتے روک گئی۔ اس کے ہاتھ میں پکڑا برش مہارت سے پینٹنگ میں رنگ بھر رہا تھا۔

"ہمم... کھڑا پانی بدبودار ہو جاتا ہے۔ جیسے لوہے کو زنگ لگ جاتا ہے۔"

ذوہان نے اس کے چپ ہونے پر بات مکمل کی۔ اب وہ اس کی پینٹنگ کو دیکھ رہا تھا۔

وہ پوری طرح سے اپنی پینٹنگ میں کھوئی ہوئی تھی۔

میٹینگ روم سے باہر آکر ذوہان نے سب سے پہلے اسے کال کی تھی۔ پینٹنگ کے سامنے کھڑے وہ فون کے بجنے سے خیالوں سے باہر آئی۔

اور برش رکھ کر ٹشو سے ہاتھ صاف کیے۔

"ہانیہ میں آفس میں ایڈونچر نہیں کرتا۔ نوٹیفکیشن پہ نوٹیفکیشن۔ صبر کر لیتا انسان۔"

چلتے ہوئے وہ اپنے آفیس کی طرف جا رہا تھا۔ منہ بسورے وہ اپنے بیڈ پر آکر لیٹ

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

گئی۔

"تو میٹنگ میں آپ کا فون میں نے آ کر سائلنٹ کرنا تھا۔؟"

"میرا فون سائلنٹ نہیں ہوتا۔مجھے کوئی اس طرح کال میسج نہیں کرتا۔اب مجھے کیا پتا تھا۔آپ کو ایک دم سے اٹیک ہو جائے گا۔۔۔"

کلاس ڈور دھکیل کر وہ اندر داخل ہوا۔

"ایک تو صبح سے ناشتہ کیا ہوا ہے۔سارا دن صرف کافی پر گزارا گیا۔"

"تو میں نے آپ کو کہا تھا۔کھانا نہ کھائے۔یا میں نے آپ کو کھانے سے منع کیا ہوا تھا۔رابیل بھابھی نے تو آپ کو انویٹ بھی کیا تھا ڈنر پر۔"وہ بیڈ سے اٹھ کر بیٹھ گئی۔

اسے ڈانٹ پڑنے پر ہلکا سا غصہ آیا۔

"نہیں آپ نے کچھ نہیں کہا۔میں نے خود ہی صبح سے روزہ رکھا ہوا ہے۔"فون سپیکر پر رکھ کر ذوہان نے اپنا کوٹ اتارا اور ٹائی کی نوٹ کو بھی کھینچ کر ڈھیلا کیا۔

کانوں میں آئر بڈ لگا کر وہ واشروم میں چلا گیا۔

"کیا ایمر جنسی تھی۔ پھر سے کسی سے لڑائی ہوئی۔؟"

واش بسن کے سامنے کھڑا وہ ہاتھ دھو رہا تھا۔

"میں سب سے لڑائی نہیں کرتی پھرتی۔ بہت میچور لڑکی ہوں۔"

"جی آپ میچور ہے۔ بس بور ہوتی رہتی ہے۔ وہ سب پنکے تو بوریت دور کرنے کیلیے ہوتے ہیں۔" ذوہان نے ہاتھ دھو کر ٹشو سے صاف کیے اور واشروم سے باہر آیا۔

بور تو میں ابھی بھی ہو رہی ہوں۔" فون کان سے لگائے وہ کروٹ کے بل لیٹی تھی۔

"آپ ٹوم اینڈ جیری دیکھ لیں۔ انسان تو آپکو پسند نہیں آئے گئے۔"

کرسی پر بیٹھ کر اس نے کھانا شروع کیا۔ جو کچھ دیر پہلے اس کے واشروم جاتے ہی کوئی میز پر رکھ کر گیا تھا۔ اسے کال کرتا دیکھ کر وہ بنا بولے کمرے سے چلا گیا تھا۔

"بہت پہلے دیکھا تھا۔ اس میں جیری مر جاتا ہے۔ اور اسے دفنا دیتے ہیں۔ ٹوم کافی اداس تھا۔ اس کا اختتام ایسے نہیں ہونا چاہیے تھا۔" ہانیہ نے ایک ہاتھ سے کمبل اپنے اوپر کھینچا۔

"نہیں وہ نکل آتا ہے۔ کون سی ایپسوڈ دیکھی آپ نے۔ میں نے نہیں دیکھی۔"

ذوہان کھانا کھاتے اس سے کارٹون کی باتیں کر رہا تھا۔ وہ انسان جس سے ملنے کیلیئے لوگ اپوئنٹمنٹ لیتے تھے۔ جو کام کو لیے کر اس قدر سنجیدہ تھا۔ کہ خود صبح سے ناشتہ کیا ہوا تھا۔۔۔

کافی دیر بات کرنے کے بعد ہانیہ کی آواز مدھم ہونے لگ گئی۔ ذوہان کو لگا جیسے وہ کال پہ جمائی لیے رہی تھی۔

"آپ کو نیند آرہی ہیں۔؟" وہ اپنا کھانا کب کا ختم کر چکا تھا۔

"ہمم۔" اس نے ہاتھ سے جمائی روکی۔ "آپ نے گھر کب آنا ہے۔" نیند میں وہ ایسے پوچھ رہی تھی۔ جیسے ذوہان نے اپنے گھر نہیں اس کے گھر آنا ہوا۔ اور وہ دونوں ایک ہی گھر میں رہتے ہو۔

"ایک کلائنٹ سے ملنا ہے۔ اس کی فلائٹ لیٹ ہو گی ہے۔ بس اس سے مل کر گیارہ بجے تک گھر آجاؤ گا۔" ذوہان نے اسے تفصیل سے جواب دیا۔

"آپ سو جائے۔"

"ذوہان۔" وہ کال بند کرنے والا تھا ہانیہ نے اسے پکارا۔

"آپ میری سب پوائنٹ لس باتیں کیوں سنتے ہیں۔؟

میں ساری بھڑاس نکال کر آخر میں کہتی ہوں۔ مجھے کسی سے فرق نہیں پڑتا۔

مطلب جب مجھے فرق نہیں پڑتا تو میں غصہ کیوں ہوتی ہوں۔؟"

"آپ پوائنٹ لس باتیں تو کم از کم نہیں کرتی۔ میرا انٹرسٹ سمجھتی ہیں۔ لیکن

لڑکیوں کے انٹرسٹ بدلتے رہتے ہیں۔ وہ ایک جگہ نہیں ٹک سکتے۔"

"میں بھی ویسی لڑکی ہوں۔؟" وہ ہلکا سا مسکرا کر پوچھ رہی تھی۔

"اگر آپ ویسی ہوتی تو میں ایک دن میں اکتا جاتا۔ میرا لیے وائب میچ ہونا زیارہ

ضروری ہے کسی بھی چیز سے۔؟"

وائب کیا ہوتی ہے۔؟" وہ وائب کے بارے روبوٹ کی راے جاننا چاہتی تھی۔

"وائب جب آپ کو کسی انسان کی سب سچویشن سمجھ آئے۔ اور اسے اپنی ہر بات کی

آپ کو وضاحت نہ دینی پڑے۔اور جس سے کوئی بات شیر کرتے آپ کو یہ نہ سوچنا پڑے گئے۔کہ اسے یہ بات نہیں بتا سکتے۔ورنہ مسئلہ ہو جائے گا۔"

ذوہان کی بات سن کر اس نے نیند سے بند ہوتی آنکھیں بامشکل کھولی۔

"مجھے آج پتا چلا اسے وائب میچ ہونا کہتے ہیں۔اس لیے میں آپ سے ہر بات شیر کرتی ہوں۔"اس کی آواز بہت مدھم تھی۔

"ہاں اور جن سے وائب میچ نہ ہو ان کے ساتھ رہنا بہت مشکل ہوتا ہے۔"

"مطلب جو ہمارے لیے ٹوکسک ہے۔وہ بھی کسی کی وائب ہے۔دنیا واقعی گول ہے۔"اس نے نیند میں قہقہہ لگایا۔جواب میں اسے ذوہان کی ہنسی کی آواز بھی سنائی دی۔

"سو جائیں آپ کو نیند آئی۔"

"شب خیر۔"

شب خیر۔"

صبح آنکھ کھولتے ہی اسے ذوہان سراج کا مسیج ملا تھا۔

"ہانیہ میں کسی کام کے سلسلے میں اوٹ آف سٹی جارہا ہوں۔شام تک آجاؤں گا۔"

کھڑکی کے پردے ایک طرف کرتے اس نے ذوہان کو کال کی۔

حسام دوربین کے ساتھ دور تک پھیلی فصلوں کو دیکھ رہا تھا۔ذوہان اس کے ساتھ کھڑا تھا۔

"یہ سب زمینیں ابرہیم پاشا کی ہے۔"حسام دوربین سے فصلوں کو دیکھتے بول رہا

تھا۔

"پاشا اتنے سالوں سے پاکستان میں نہیں ہے۔پھر بھی اس کا کام جاری ہے۔؟"

ذوہان کی دوربین پاس میز پر پڑی تھی۔وہ ایسے ہی دور تک پھیلی فصلوں کو دیکھ رہا

تھا۔

"ایسے لوگوں کے کام نہیں روکتے۔"حسام نے دوربین میز پر رکھ دی۔تیز ہوا

دونوں کے بالوں سے چھیڑ کھانی کر رہی تھی۔

"میٹینگ فکس ہو گی ہے۔کچھ ایسا ہے جو تم مجھے میٹنگ سے پہلے بتانا چاہتے ہو۔؟"

حسام دھوپ کی وجہ سے ایک آنکھ بند کر کے اسے دیکھا۔

"کیا میٹنگ میں واقع ہی ابرہیم پاشا آئے گا۔؟"ذوہان نے الٹا سوال کیا۔

"یس وہ آئے گا۔پاشا نے جس آدمی کے ساتھ یہ کام شروع کیا تھا۔وہ اسے ایک

بزنس مین سمجھ رہا تھا جو بیرون ملک سے پاکستان آیا ہے۔پر اب اس آدمی کو پاشا

کے بارے میں کچھ ایسا معلوم ہوا ہے جس کی وجہ سے وہ پیچھے ہٹنا چاہ رہا ہے۔اور پاشا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

یہ ہونے نہیں دے رہا۔اسے کورٹ کی دھمکیاں دے رہا۔"

حسام کی بات سنتے دونوں کچی سڑک سے گاڑی تک آئے۔

"اب ہمیں اس میٹنگ میں شامل ہونا ہے۔اس آدمی کے ساتھی کے طور پر۔

تمہارے لیے کتنا کچھ کر رہا ہوں۔میں۔"

آخر میں حسام نے اسے غیر سنجیدگی سے احسان جتایا۔

ذوہان کے کچھ بولنے سے پہلے اس کا فون بجا۔کرتن کیلیے کا نام دیکھ کر اس نے فورا

کال اٹھائی۔

"کتنے بجے آئے تھے آپ گھر۔؟"دوسری طرف سے بنا سلام سیدھا سوال آیا۔

"گیارہ بجے۔"

"اور سوئے کب تھے۔؟"دوسرا سوال۔

"بارہ بجے تک سو گیا تھا۔"حسام نے آنکھیں چھوٹی کر کے مشکوک انداز میں

دیکھا۔

"اور میسج صبح پانچ بجے کا ہے۔آپ سوتے کب ہے ذوہان۔؟" کھڑکی سے چلتے وہ بیڈ پر آ کر بیٹھ گئی۔

"درمیان کے وقت میں۔۔میں ویک اینڈ پر نیند پوری کر لیتا ہوں ہانیہ۔آپ فکر نہ کریں۔آپ نے ناشتہ کیا۔؟"

حسام نے آنکھیں ترچی کر کے اسے دیکھا۔ذوہان نے اسے دیکھ کر اپنا رخ بدل لیا۔ جس پر اس کی آنکھوں اور پھیل گئی۔

"نہیں ابھی نہیں کیا۔۔۔آپ شام تک آ جائے گئے۔؟" رات والی پینٹنگ کو دیکھتے وہ کمرے کا دروازہ بند کر کے باہر نکل آئی۔

"رات تک آ جاؤ گا۔" ذوہان کال بند کر کے گاڑی کا دروازہ کھولا۔ڈرائیور سیٹ پر حسام پہلے سے بیٹھا ہوا تھا۔

"ذوہان تمہاری ڈیوارس ہو گی تھی ناں۔؟" حسام کا اشارہ کال کی طرف تھا۔

""میری نیبر ہے" اس نے مختصر جواب دیا۔

"ہم ویسے ہمسایوں کے کافی حقوق ہوتے ہیں۔" حسام نے اسے چھیڑنے والے انداز میں کہا۔

میٹینگ کتنے بجے ہے۔" ذوہان نے بات بدل دی۔

"فلحال ہوٹل جانا ہے ایک گھنٹے تک میٹنگ ہے۔ ٹنشن نہیں لو۔ شام تک تم آسانی سے واپس جا سکتے ہو۔" حسام نے بات کے آخر میں پھر سے اسے چھیڑا۔ جس کا ذوہان نے کوئی جواب نہیں دیا۔

ذوہان حسام کے ساتھ میٹنگ روم میں داخل ہوا۔ پاشا ابھی تک نہیں آیا تھا۔ میٹنگ روم میں عالم عباسی پہلے سے موجود تھے۔ حسام نے ان دونوں کا آپس میں

تعارف کرایا۔

ذوہان اور پاشا کی آپس میں ملاقات کی وجہ سے حسام نے عالم کو میٹنگ کیلئے رضامند کیا تھا۔ ورنہ وہ جو کچھ پاشا کے بارے سن چکے تھے۔ اس سے کافی خوفزدہ ہو چکا تھا

۔

عالم عباس نے جھک کر ذوہان کے کانوں میں سرگوشی کی۔

"پاشا ایک مافیا گینگ کا سرغنہ ہے۔"

ذوہان نے ان کی بات ہر کوئی رد عمل ظاہر نہیں کیا۔ ٹھیک اسی وقت میٹنگ روم کا دروازہ کھولا اور ابرہیم پاشا تین آدمیوں کے ساتھ اندر آیا۔

پینٹ کوٹ پہنے وہ سفید ہلکی داڑھی میں پرکشش چمکتی رنگت کے مالک تھے۔ اگر انسان کے اعمال سے اس کے چہرے سے واضح ہونے والی بات سچ تھی۔ تو یہ بات ابرہیم پاشا پر عملدرآمد نہیں ہوتی تھی۔ یا پھر اس نام کا کمال تھا۔ جو اسکی شخصیت کو

پر وقار اور خوبصورت بناتا ہے۔

پاشا نے اپنی خوبصورت پر اثر آواز میں سلام کیا۔اور کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا۔اس کے ساتھ آئے تینوں ادمی بیٹھے نہیں تھے۔بلکہ ٹھیک اس کی کرسی کے پیچھے چوکنا انداز میں کھڑے ہو گئے۔

ذوہان اس کی ہر چھوٹی سے حرکت کو باریکی سے نوٹ کر رہا تھا۔

"میں نے سنا ہے کہ آپ ہمارے بزنس ایگریمنٹ سے الگ ہونے پر غور کر رہے ہیں۔۔۔"؟ابراہیم پاشا نے خطرناک مسکراہٹ کے ساتھ بات کا آغاز کیا۔

"مجھے آپ کو یاد دلانا چاہیے کہ اس طرح کے فیصلوں کے بدقسمتی سے نتائج اچھے نہیں ہوتے۔۔۔"

عالم عباس نے گلا صاف کیا۔جبکہ حسام ابرہیم پاشا کی شخصیت سے بری تر متاثر ہوا تھا۔حسام اگر اس کے بارے میں سب پہلے سے نہ جانتا ہوتا تو۔اس کا پہلا تاثر کچھ

اور ہوتا۔۔ابرہیم پاشا جیسی شخصیت جادو کر دینے جیسا اثر رکھتی تھی۔ حسام خاموشی سے بیٹھا صرف اس کے بولنے کے انداز،الفاظ،اور شخصیت دیکھ رہا تھا۔ اس کے پیچھے کھڑے تین آدمی جو آدم خور جیسے لگ رہے تھے۔ان کی آنکھوں میں انسان جیسی احساسات ہی نہیں تھے۔جو کسی کو گھور کر دیکھ لیں تو اگلے انسان کا سانس بند ہو جائے۔۔

"ہمیں کچھ غیر متوقع چیلنجوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔اور ایسے میں ہر انسان اپنے مفادات کو سب سے پہلے رکھتا ہے۔مزید پارٹنرشپ رکھنا کسی کے مفاد میں فائدے مند نہیں۔۔الٹا نقصان ہی ہو سکتا ہے۔"

عالم عباسی نے اپنی آواز کو مستحکم بنانے کی کوشش کی لیکن ان کی آواز کی لرزش پاشا کی آنکھوں کی چمک کو بڑھا گئی۔عالم عباسی کے پیچھے ہٹنے کی وجہ وہ باخوبی جانتے تھے۔اسی موقع سے فاہدہ اٹھانے کیلیئے وہ اپنے ساتھ ایسے تین آدمیوں کو لائے تھے۔جنہیں دیکھ کر کسی پر بھی خوف طاری ہو جائے۔جو کسی بت کی طرح بلکل

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

سیدھے کھڑے حسام، ذوہان اور عالم عباسی کو اپنی گہری نظروں سے دیکھ رہے تھے۔

ابراہیم پاشا کی مسکریات گہری ہوئی۔ جس میں ذوہان کو وہ جھلک نظر آئی تھی۔ جو اسے کہیں سال پیچھے لیے گئی تھی۔ یہ مسکراہٹ وہ کبھی نہیں بھول سکتا تھا۔ عالم عباسی نے اسے مافیا کہہ کر سرگوشی کی تھی۔ اور وہ اس مافیا سے اچھے سے واقف تھا۔ اس کی آنکھیں عالم عباس اور ابراہیم پاشا کے درمیان میں سفر کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"آپ نے یہ ایگریمنٹ اپنی مرضی سے کیا تھا۔ اور اب آپ چیلنجوں کی وجہ سے پیچھے ہٹنا چاہتے ہیں۔۔۔؟ میری دنیا میں چیزیں اس طرح نہیں چلتی۔ فاہدہ نقصان بعد کی باتیں ہیں۔۔"

ابراہیم پاشا نے ذوہان کو دیکھا جو انھیں پرسکون انداز میں بیٹھا گہری نظروں سے

دیکھ رہا تھا۔اور پاشا اس کے نقوش پر غور کر رہا تھا۔اس نے یہ چہرہ پہلے بھی دیکھا تھا۔لیکن تب ان آنکھوں کی چمک اتنی تیز نہیں تھی۔جس چمک سے ذوہان انھیں اس وقت دیکھ رہا تھا۔

"ایک بزنس مین یہ سب چیزیں پہلے سوچتا ہے۔۔۔یہ بعد میں آنے والی چیز نہیں ہے۔۔اور میں صورت حال کو اچھے سے سمجھ رہا ہوں۔لیکن آپ کو ان سب صورتحال کو دھمکیوں سے الگ رکھنا ہوگا۔۔"عالم عباسی نے بات کو جلدی جلدی کرتے ذوہان کو دیکھا۔جو کب سے خاموش بیٹھا صرف پاشا کو دیکھ رہا تھا۔

"ایگریمنٹ ختم ہونے کی صورت میں ہم آپکی شرائط ماننے کو تیار ہے۔"عالم کے یوں دیکھنے پر ذوہان پاشا کے جواب سے پہلے بولا۔عالم نے سکون کا سانس لیا۔حسام بھی الرٹ ہوا۔کیونکہ یہ بات عالم سے پہلے کی طے ہو چکی تھی۔وہ پاشا سے ایگریمنٹ ختم کرنے کی صورت اس کی شرائط بھی ماننے کو تیار تھے۔انھیں بس

کسی طرح پاشا سے جان چھوڑنی تھی۔

بزنس اور کورٹ دو الگ چیزیں ہیں انھیں الگ ہی رکھا جائے۔" ذوہان نے بات مکمل کی۔

"اگر شرائط آپ کے حق میں اچھی ثابت نہ ہوئی۔ تو کیا کریں گئے۔؟" ابراہیم پاشا کمرے میں تناؤ کو کم کرنے کے ارادے میں نہیں تھا۔

ذوہان قدرے آگے کی طرف جھکا۔

"لگتا ہے آپ دھمکیاں دینے کے عادی ہیں اور ہر کسی سے ڈرنے کی توقع بھی کرتے ہیں۔"

ذوہان کی یہ لائن بزنس میٹنگ سے ہٹ کر تھی۔ جس پر کمرے میں موجود ہر شخص کی نظریں ذوہان پر گئی۔ پاشا کے پیچھے کھڑے آدمیوں نے ذوہان کو اپنی سپاٹ نظروں میں لیا۔ جس کا اس پر کوئی فرق نہیں پڑا۔ وہ صرف پاشا کو دیکھ رہا تھا۔ پاشا

کو اس بات سے شک اب یقین میں بدل گیا تھا۔ کہ ذوہان وہاں کسی میٹنگ کیلیئے نہیں آیا تھا۔

پاشا نے اپنی کرسی کا رخ ذوہان کی جانب گھومایا۔۔

"میں مسٹر عالم عباس سے الگ ذہنیت کا مالک ہوں۔ میں عمل پر یقین رکھتا ہوں۔ خالی الفاظ پر نہیں۔۔ اگر آپ واقعی ہی طاقتور چیز ہے۔۔ تو اسے ثابت کرنے کیلیئے دھمکیوں کی ضرورت نہیں ہونی چاہیے۔۔"

ذوہان کا لہجہ ذاتیات پر آگیا تھا۔ عالم عباسی نے حسام کو دیکھا۔ جو خود ان سب میں ہکا بکا بیٹھا تھا۔ اور ذوہان کے تیر کمان سے نکل رہے تھے۔ جس کا نشانہ پاشا تھا۔

کمرے میں خاموشی کے ساتھ ابراہیم پاشا کی آنکھوں میں حیرت چھا گئی تھی۔

"بچے تمہیں لگتا ہے تم یہاں بیٹھ کر مجھے چیلنج کر سکتے ہو۔۔۔؟ اور میرا عمل تمہاری

باتوں سے ناصرف دیکھ رہا ہے محسوس بھی ہو رہا ہے۔"

پاشا کے آخری جملے نے سیدھا اس کے دل پر وار کیا تھا۔حسام نے اٹکے سانس سے ذوہان کو دیکھا۔

"میں یہاں آپ کو چیلنج کرنے نہیں آیا۔لیکن ہمیں دھمکایا بھی نہ جائے تو زیادہ اچھا ہو گا۔" پاشا کے وار کا اس پر کوئی اثر نہیں ہوا۔

علم عباسی آپکے ساتھ کام نہیں کرنا چاہتے۔لیکن بدلے میں وہ آپکی ساری شرائط مان رہے ہیں۔۔۔اور یہاں ڈرانے دھمکانے سے زیادہ بھروسہ کی ضرورت ہے۔۔۔"

www.novelsclubb.com

ابرہیم پاشا نے ہلکا سا قہقہ لگایا۔جو پورے کمرے میں گونجا۔

"بھروسہ۔۔ہاں یہ میرے لیے ایک نایاب چیز ہے۔۔"

تو دھمکیوں کو ایک طرف رکھ کر کوئی فیصلہ کریں۔؟ ذوہان نے سر ہلاتے ہو کہا۔

ابراہیم پاشا اپنے کرسی پر پیچھے کو ٹیک لگائی۔اس کی انگلیاں میز پر سوچتے ہوئے ٹیپ

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کر رہی تھی۔اور آنکھیں ذوہان سراج پر تھی۔

ذوہان ابراہیم پاشا کے توجہ حاصل کر چکا تھا۔وہ ایک غیر معمولی شخصیت کا مالک تھا اور یہ بات ابراہیم پاشا کو چب رہی تھی۔عرصے بعد اسے کوئی اپنی ٹکر کا ملا تھا۔ جسکی آنکھوں میں کس کا خوف نہیں تھا۔ابراہیم پاشا آنکھوں میں دلچسپی لیے اسے کو دیکھ رہا تھا۔

روم سے باہر نکل کر ذوہان نے مسکراتے ہوئے ابراہیم پاشا سے ہاتھ ملایا۔ نظروں کے تبادلے میں مسکراہٹ سجائے دونوں اطراف سے بہت کچھ کہا تھا۔

"آپ اس فیصلے پر افسوس نہیں کریں گیے۔"ذوہان کی جرات سے پاشا بری طرح متاثر ہوا تھا۔ذوہان اس کے روعب سے خوفزدہ نہیں ہوا تھا۔

پاشا اسے مسکرا کر دیکھ رہا تھا۔اس کے چہرے کی ہلکی سفید داڑھی مسکراتے ہوئے

بہت خوبصورت لگتی تھی۔

پاشا کے پیچھے کھڑے ایک آدمی نے اس کے کندھے پر جھک کر سرگوشی کی۔اور وہ عالم عباسی سے ہاتھ ملاتا وہاں سے چلا گیا۔

حسام دونوں ہاتھ پینٹ کی جیبوں میں ڈال کر اسے جاتا دیکھ رہا تھا۔اس کے گاڑی میں بیٹھتے اس نے گہرا سانس خارج کیا۔

"افففف۔ذوہان تم نے تو میری جان کی نکال دی تھی۔اور عالم عباسی کو تو ہاٹ اٹیک آنے والا تھا۔"

وہ جلدی سے ذوہان کی طرف پلٹا۔جو اپنی آنکھوں میں سالوں کی تھکان لیے پاشا کی گاڑی کو دور جاتے دیکھ رہا تھا۔

"تم پاشا کو پہلے سے جانتے ہو۔؟"حسام نے سوال کیا۔

"بہت پہلے سے۔"ذوہان کی آواز گہری کھائی سے آتی محسوس ہوئی۔

پاشا کی گاڑی سڑک پر دوڑ رہی تھی۔اور وہ فون کان سے لگائے اشعر کی بات سن رہا تھا۔

"بابا میں نے آپ کو ہانیہ کی رپورٹس بھیج دی ہے۔آپ چاہے تو اس سیکاٹرسٹ سے مل لیے۔یا وہ رپورٹس کسی کو چیک کروا لیے۔وہ آپ کو خود ہی بتا دیے۔ایسے پیشنٹس سے ملنا کیسا ثابت ہو سکتا ہے۔"

وہ پیشنٹ نہیں میری بیٹی ہے۔"پاشا نے اس کی بات کاٹی۔

"جو پیچھلے کہیں سالوں سے تھراپی کے باوجود ایک خواب سے ڈر جاتی ہے۔اور کہیں دن تک نارمل نہیں ہو پاتی۔وہی بیٹی۔؟"اشعر نے تنظریہ لہجے میں سوال

کیا۔

"میں اسے ملوگا نہیں۔ صرف اسے دیکھ کر چلا جاؤ گا۔"

اشعر نے بولنا چاہا پاشا نے بات کاٹ دی۔

"میں تمہارا باپ ہوں۔۔اشعر ابر ہیم پاشا۔.....تم نہیں۔"

"اوکے بابا۔" وہ تھوڑا ساشر مندہ ہوا۔

پاشا کو اس کا بابا کہنا بہت اچھا لگ رہا تھا۔ کتنے سالوں سے اس نے یہ لفظ نہیں سنا تھا۔

اور سب سے بڑ کر ہانیہ کے منہ سے یہ لفظ سنے سالوں بیت گئے تھے۔

جو دو سال کی عمر سے انھیں گیٹ پر دیکھ کر خوشی سے پورا گھر کا گھوم کر چکر لگاتی تھی۔ اور پھر ان کے پاؤں میں آکر کھڑی ہو جاتی۔ وہ شاید اس دنیا کی پہلی اولاد تھی۔ جس نے پہلا لفظ ماما نہیں بابا بولا تھا۔

ذوہان کی واپسی رات کو ہوئی تھی۔ پاشا سے ملنے کے بعد اسے لگ رہا تھا۔ جیسے کسی نے اس کے جسم سے ہمت نچوڑ لی ہو۔ہانیہ کے مسیج نوٹیفکیشن سے پڑھ کر اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔شاور لیے کر وہ واشروم سے باہر آیا۔۔ہانیہ کے مزید مسیج آئے ہوئے تھے۔

وہ اس وقت کسی سے بات نہیں کرنا چاہتا تھا۔بیڈ سائیڈ سے پانی کا گلاس اٹھا کر اس نے دو نیند کی گولیاں حلق سے نیچے اتری۔وہ عام دنوں میں چار گھنٹوں سے زیادہ نہیں سو پاتا تھا۔اور آج رات نیند خود سے نہیں آنے والی تھی۔ گولیاں لیے کر وہ بیڈ پر لیٹا اور پھر ہانیہ کا خیال آنے پر اس نے کال ملا دئی۔ جو دو ٹون کے بعد اٹھا لی گئی تھی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"مجھے آپ سے بات نہیں کرنی۔" کال اٹھاتے وہ دو ٹوک لہجے میں بولی۔ زوہان اس کی آواز سن کر کچھ بول نہیں سکا۔ وہ کہیں سالوں بعد خود کو پھر سے کمزور محسوس کر رہا تھا۔

"اوکے۔" اس نے کال کٹ کر دی۔ دوسری جانب بیڈ پر لیٹی ہانیہ آٹھ کر فون کو دیکھنے لگی۔ اس نے فورا بیک کال کی۔ لیکن نمبر بن جا رہا تھا۔

اہ۔۔۔انسان نما روبوٹ۔۔۔۔ کتنی بڑی انا ہے اس انسان کی۔" اس نے غصے سے ہوا کو نوچا۔

" Pay attention to the present it's doesn't

"..make our past sad and future is also good

ٹوسٹ چباتے اسے ذوہان کی آواز سنائی دی۔جو کرسی کھینچ کر اس کے سامنے بیٹھ گیا۔

آج اس کا آفیس جانے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔وہ پینٹ ٹی شرٹ میں عام سے حولیہ میں تھا۔

صبح اٹھتے اس نے ہانیہ کو کالز کی تھی۔جس کا اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔اور کچھ دیر بعد ذوہان کو افس سے سیکرٹری کی کال آئی۔

"سر آئی نو....آپ آج آفس نہیں آئے گئے۔لیکن آپ کو ایک ضروری بات بتانی تھی۔آج ہانیہ کا برتھڈے ہے۔آپ نے کہا تھا۔آپ کو یاد کروادو۔"وہ نہیں جانتی تھی۔ہانیہ کون ہے۔لیکن یہ اس کی جاب کا حصہ تھا۔

ذوہان نے یاد کرتے آنکھیں بند کر کے کھولی۔

"تو وہ اس وجہ سے اتنے خفا تھی۔"اس نے صرف سوچا تھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

فلاسفی نہ چھاڑے میرے اوپر۔" وہ ٹوسٹ چبارہی تھی۔ لیکن ذوہان کو لگا وہ خیالی دنیا میں اسے بھی چبارہی تھی۔ وہ ایسا کر بھی سکتی تھی۔ اس سے کچھ بھی امید کی جاسکتی تھی۔

"اوکے۔۔" وہ غیر سنجیدہ تھا۔ رات والا ذوہان صبح ہوتے غائب ہو گیا تھا۔

"بہت بے مروت ہے آپ۔۔۔" کھا جانے والی انکھیوں سے وہ اسے دیکھ رہی تھی۔

"اور یہ آپ جانتی ہیں۔" وہ جواب میں کچھ بولنے لگی ذوہان نے اسے ٹوک دیا۔

"ہانیہ پہلے سکون سے ناشتہ کر لیے۔ ورنہ یہ ٹوسٹ آپ کے غصے کی تاب نہ لاتے ہوئے حلق میں اٹک سکتا ہے۔ میں یہی ہوں کہیں نہیں جا رہا۔۔۔"

"بچی نہیں ہو میں۔۔۔" وہ بولنے سے پھر بھی باز نہیں آئی۔

"آپ انتہائی خود پسند انسان ہے۔ اگر کوئی آپ سے کچھ کہہ دیں۔ تو اتنی بڑی ایگو

سجا کر بیٹھ جاتے ہیں۔۔۔"

"آپ کل رات غصے میں تھی ہانیہ۔۔میں کونسا تیر مار لیتا۔۔غصے میں آپ کی عقل پر پردہ پڑ جاتا ہے۔جب پردہ ہٹ جاتا ہے۔آپ خود ہی ٹھیک ہو جاتی ہیں۔"

ذوہان کو اس کی ناراضگی سے فرق پڑنے لگا تھا۔وجہ ہانیہ کی بچکانہ حرکتوں اور ہنسی کے پیچھے چھپی اداس آنکھیں تھی۔وہ جانتا تھا۔یہ آنکھیں کوئی گہرا راز رکھتی ہیں۔ اسے وہ راز جاننے میں کوئی دلچسپی نہیں تھی۔وہ بس اسے ہرٹ نہیں کرنا چاہتا تھا۔ وہ ان آنکھوں کو اداسی چھاپنے میں مدد کر رہا تھا۔اور یہ وہ کیوں کر رہا تھا۔خود بھی نہیں جانتا تھا۔

"مجھے اب بھی آپ سے بات نہیں کرنی۔۔۔"ٹوسٹ چھوڑ کر اس نے دونوں ہاتھ میز کے اوپر رکھے۔

"سوچ لیے۔۔۔۔"وہ غیر سنجیدہ تھا۔

"سوچ لیا۔"

آپ سیریس ہیں ہانیہ۔؟" وہ غیر سنجیدگی سے اس کا سنجیدہ ہونا پوچھ رہا تھا۔

"جی بلکل میں مذاق نہیں کر رہی۔۔۔۔" وہ سچ میں سپاٹ چہرے کے ساتھ ذوہان کو جواب دے رہی تھی۔ یہاں تک کہ ذوہان کی دبی ہنسی کا بھی اس پر کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا۔

"آپ کو فرق نہیں پڑے گا۔۔۔۔؟" روبوٹ کا اگلا سوال۔

"نہیں۔۔۔۔۔"

"اس بات پر قائم ہے آپ۔۔۔۔؟"

"سو فیصد۔۔۔۔۔۔"

"کچھ کہنا ہے آپ کو الوداع کے طور پر۔۔۔۔؟"

"بائے۔۔۔۔۔"

"سٹسفکشن نہیں ملی۔۔۔" ذوہان نے زبان گال تلے دبائی۔ ہانیہ کے ہونٹ

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

گولائی میں سکڑے۔۔ہونٹوں کازاویہ بدلتے وہ اپنی ہنسی چھپانے کی کوشش کررہی تھی۔جبکہ ذوہان کی نظریں اسی پر جمی ہوئی تھی۔

اس انسان کو الفاظ کا جادو آتا تھا۔

"یہ آپ کا مسئلہ ہے۔۔۔۔"اس نے گلا صاف کر کے دوبارہ اسکی آنکھوں میں دیکھا۔

"کوئی ایسی بات کرو کہ صبر آ جائے۔۔۔۔"ذوہان کو اس کے سنجیدہ ہونے کی جدوجہد پر ہنسی آرہی تھی۔

"آپ کو صبر آ جائے گا۔آپ کا کیا جاتا ہے۔۔۔؟"آخری الفاظ وہ بڑبڑائی تھی۔یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ انسان اس کی بڑبڑاہٹ بھی آسانی سے سن سکتا ہے۔

"میرا سب کچھ جاتا ہے۔۔۔۔"

"کیا سب کچھ جائے گا آپ کا۔۔۔۔؟"

"سب کچھ میں سب آ جاتا ہے۔۔۔آپ اپنی بات کریں۔آپ کیوں غصہ ہیں۔؟"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اور یہ وہ الفاظ تھے۔جو سنتے ہی وہ اپنی ساری بھڑاس اسے بتا دیتی تھی۔وہ کیوں پوچھتا تھا۔کہ وہ غصہ کیوں ہیں۔؟

"جب کسی کو آپ کی شکایت سے بھی فرق نہ پڑے تو غصہ ہی آتا ہے۔لیکن آپ سے کچھ بھی کہنا فضول ہے۔کیونکہ آپ کو فرق نہیں پڑتا۔آپ کہتے ہیں۔جس سے شکایت ہوتی ہیں۔اسے بھی اپنی سوچوں میں شامل کرنا چاہے۔پر آپ سے شکایت کر کے بھی کیا سننے کو ملے گا۔ہانیہ میں بڑی ہوتا ہوں۔ہانیہ آپ کو مجھ سے اتنی باتیں ہی کیوں کرنی ہوتی ہے۔ہانیہ آپ نئے دوست کیوں نہیں بناتی۔؟نہیں بنانے مجھے دوست۔۔مجھے کسی سے بات نہیں کرنی۔میرا رویہ سب کے ساتھ روڈ ہوتا ہے۔۔۔"

سارا غبار نکال کر وہ سر جھکائے میز کو دیکھنے لگی۔ذوہان کے چپ رہنے پر اس نے ہلکا سا سر اٹھا کر اسے دیکھا۔وہ کچھ زیادہ تو نہیں بول گئی تھی۔۔۔؟

"پھر جب آپ نارمل ہوتی ہیں۔آپ کو گلٹی فیل ہوتا ہے۔۔۔۔؟"اس کے سر

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اٹھاتے وہ ہلکی آواز میں پوچھ رہا تھا۔

"نہیں۔۔۔۔" سر سیدھا کر کے اس نے ساختہ کہا۔

"آپ کو گلٹی بھی فیل نہیں ہوتا۔۔۔۔؟" ہانیہ کو لگا وہ حیران ہوا تھا۔

"ہاں کیونکہ میں بد تمعزی نہیں کرتی کسی سے۔۔۔۔" اس نے بنا سوچے جلدی سے جواب دیا۔

"آپ کی ڈکشنری میں بد تمعزی کیسے کہتے ہیں۔۔۔؟"

"زیادتی کو.....اور وہ میں نہیں کرتی۔۔۔" وہ کچھ سوچ کر بولی۔

"زیادتی یا برے الفاظ کو بد تمعزی نہیں کہتے۔ جس سے کوئی ہرٹ ہو۔ اسے بد تمیزی کہتے ہیں۔" ذوہان یک دم سنجیدہ ہوا۔ وہ اب مسکرا نہیں رہا تھا۔

"تو سب دور رہے مجھ سے۔۔۔" اس نے بے ساختہ کہا۔

"پھر آپ کہتی ہیں۔ میں خود غرض نہیں ہو۔ اگر آپ روڈ ہو رہی ہیں۔ تو اپنی غلطی قبول کریں۔ بجائے سب کو یہ محسوس کروئے کہ وہ سب آپ کے ساتھ

ٹوکسک ہورہے ہیں۔جب آپ کا موڈ ٹھیک نہیں ہے توسب بھاڑ میں جائے۔اور جب آپ کا موڈ ہے توسب واپس آجائے۔پھر آپ انھیں سوری کہتی ہیں۔"

"میں کسی کو سوری نہیں کہتی۔اور آپ کو تو کبھی نہیں کہوں گئی۔۔۔"ذوہان کی باتیں کڑوا سچ تھا۔لیکن وہ اس مزاج کے پیچھے چھپے سالوں پرانے راز سے ناواقف تھا۔

"مجھے ضرورت بھی نہیں ہے۔۔۔"اس نے فورا کہا۔

"میں نے دوست بنائے تھے۔۔"ڈائننگ ٹیبل کو دیکھتے وہ بڑبڑائی۔ذوہان نے اس کی جھکی نظروں سے ہاتھوں کو دیکھا۔وہ کسی گہری سوچ میں ڈوبی اچانک سے اداس ہوگئی۔

"لیکن بعض اوقات میں انھیں اپنی بات نہیں سمجھا پاتی۔اپنی بات کو الفاظ کا روپ نہیں دے پاتی۔۔"وہ کھوئے ہوئے انداز میں بول رہی تھی۔

"ایسے لگتا ہے۔کسی نہ میری ساری طاقت نچوڑلی ہو۔اور میں سانس بھی نہیں لیے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

پاؤگئی۔مجھے تنہائی چاہے ہوتی ہے واپس نارمل ہونے کیلیئے۔۔۔اور جب کوئی میری سچویشن نہیں سمجھ پاتا۔تو میں سب کو خود سے دور کر دیتی ہوں۔یا خود سب سے دور چلی جاتی ہوں۔اور یہ سب کو روڑ لگتا ہے۔"

ہانیہ نے بات مکمل کر کے سر اٹھایا۔ذوہان کے چہرے پر بے یقینی ہی بے یقینی تھی۔

وہ اسے اپنا درد بتا رہی تھی۔یا اس کے درد کا نقشہ کھینچ کر اسے آئینہ دیکھا رہی تھی۔

ذوہان کو لگا وہ اپنی نہیں اس کی بات کر رہی تھی۔

"سب کو لگتا ہے۔میں بہت بدتمیز ہوں۔میری ٹون ہارش ہے۔؟" نظریں اٹھائے وہ اس سے سوال کر رہی تھی۔

ذوہان اس کے چہرے پر مصمومیت دیکھ کر سوچوں سے باہر آیا۔

"آپ بدتمیز نہیں ہے ہانیہ.....آپ ایک بگڑا ہوا بچہ ہے۔جیسے معلوم بھی نہیں وہ غصہ کیوں ہے۔۔"

ہانیہ نے چونک کر اسے دیکھا۔اسے لگا وہ پھر سے اسے زچ کرنے کیلئے بول رہا تھا۔

اس کے یوں چونکنے پر ذوہان بھی غیر سنجیدہ ہو گیا۔

"اللہ اللہ لڑکی ....غصے میں لال پیلی ہو جاتی ہو۔"

"آپ کے جواب مجھے زچ کرتے ہیں۔اس لیے غصہ آتا۔"

"اور آپ کی یہ زچ نس مجھے بہت پسند ہے۔"وہ ہنس رہا تھا۔

"میں بہت کم غصے میں بات کرتی ہوں۔اور جب کرتی ہوں تو اگلے انسان کو چیر بھاڑ کر رکھ دیتی ہوں۔آپ کو میرا غصہ کنڑول کرنا آتا ہے۔اس لیے ہنس رہے ہیں۔"

گلاس میں جوس ڈال کر اس نے دو گھونٹ بھرے۔

"آپ کو غصہ آتا ہی نہیں ہے ہانیہ۔۔۔بس غصے کو فیل کرنے کی کوشش کر رہی ہوتی ہے۔وہ بھی آپ سے زیادہ دیر نہیں ہوتی۔"وہ ابھی تک ہنس رہا تھا۔

"آپ کو غصہ آرہا ہے۔؟"وہ اس کے چہرے کے تاثرات سے محضوظ ہو رہا تھا۔

"آپ مجھے اڈوپٹ کر لیں۔"وہ بنا سوچے بولی۔ذوہان ایک دم سنجیدہ ہوا۔

"میں ہمشیہ ساتھ نہیں رہو گا۔۔"

جانتی ہوں۔ لیکن میں ہمیشہ آپ کے ساتھ رہنا چاہتی ہوں۔"

خاموشی کا ایک لمبا واقفہ آیا تھا۔

"ہانیہ۔۔۔؟" ذوہان نے اس کا نام پکارا۔ وہ اسے دیکھنے لگی۔

"کرتن کیلے۔۔۔۔؟" وہ اسے چھیڑ رہا تھا ہنستے ہوئے ذوہان کے گلے کی ہڈی نمایاں ہوئی۔

"سینوریٹا کرتن کیلے۔۔" ذوہان نے قہقہہ لگایا۔

وہ اب زچ ہو رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"تم کب آئے۔۔؟" بھابی کچن سے باہر آئی تو سامنے اسے دیکھ کر خوشگوار حیرت کا جھٹکا لگا۔

"مجھے آئے تقریباً بیس منٹ ہو گئے ہے۔ لیکن مجال ہے کسی نے پانی تک پوچھا

ہو۔" اس کا اشارہ ہانیہ کی طرف تھا۔

"ہانیہ۔۔۔؟" بھابی نے صرف اس کا نام پکارا۔

"یہ مہمان تھوڑی ہے۔۔" اسے جلدی میں سمجھ نہیں آیا اور کیا بولے۔ اسے خود ابھی احساس ہوا تھا۔ اس نے واقع میں ذوہان کو ایک دفعہ بھی ناشتہ کا نہیں پوچھا۔

رو کو میں ناشتہ بنا کر لاتی ہوں۔" بھابی واپس کچن چلی گئی۔

ذوہان نے ابرو اٹھا کر اسے دیکھا۔

"آپ نے ناشتہ نہیں کیا۔" اس نے سوال کیا۔

"نہیں۔" ہانیہ نے چاہے کا ایک کپ بنا کر اس کے سامنے رکھے۔

"تھینکس۔" ذوہان نے چاہے کا گھونٹ لیا۔

"محبت میں انسان کیسا فیل کرتا ہے۔؟" ایک ہاتھ میں کپ پکڑے وہ اسے دیکھ رہا تھا۔ ہانیہ اس کے سوال پر تھوڑا ڈگمگائی۔

"مجھے کیسے معلوم ہو گا۔۔ میں نے کبھی محبت نہیں کی۔" سوچتے ہوئے کہہ کر اس

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

نے کندھے اچکائے۔

"چلیں میں آپ کو بتاتا ہوں۔ذوہان نے چاہے کا کپ میز پر رکھا۔ہانیہ کے گال ٹوسٹ سے بھول رہے تھے۔جیسے دیکھ کر ذوہان کو اختیار ہنسی آئی تھی۔وہ واقعی امبر جیسی لڑکیوں کی طرح اچھے دیکھنے میں محنت نہیں کرتی تھی۔اور یہی اس کی سب سے بڑی خوبصورتی تھی۔

"محبت میں کوئی فضول سا انسان آپ کو سب سے زیادہ اہم لگنے لگتا ہے۔یہ ہے پوائنٹ نمبر ون۔۔۔"

ذوہان نے ایک انگلی دیکھاتے کہا۔ہانیہ ناشتہ کرتے اسے سن رہی تھی۔

"پوائنٹ نمبر ٹو۔۔۔اس کی سب فضول باتیں آپ کو اچھی لگتی ہیں۔۔"

اور پوائنٹ تیری۔۔۔کبھی آپ اس شخص کے ساتھ بہت خوش ہوتے ہیں۔اور کبھی اس کا قتل کرنے کو دل کرتا ہے۔۔"

ہانیہ نے ٹوسٹ کو نگلتے ذوہان کو عجیب نظروں سے دیکھا۔

"آپکو کسی نے بتایا نہیں۔۔۔یہ سب دوستی میں بھی ہوتا۔۔"اس نے عام سے انداز میں کہا۔

"نہیں میرا دل کبھی نہیں کیا۔۔آپ کو قتل کرنے کا۔"ذوہان کی بات سن کر اس کے چہرے پر ایک ناپسندیدگی کا رنگ ابھرا۔۔

اور ذوہان کا قہقہہ بلند ہوا۔ٹائیگر والے دانت کے ساتھ گردن کی ہڈی بھی نمایاں ہوئی۔۔اس انسان کے پاس الفاظوں کے ساتھ ہتھیار بھی تھے۔اگلے انسان کو چاروں خانے چت کرنے کیلئے۔۔۔

رابیل بھابھی نے ناشتہ لا کر اس کے سامنے رکھا۔

"آج تمہارا موڈ بہت اچھا ہے۔؟"ذوہان سے پوچھتی وہ ہانیہ کے ساتھ آکر بیٹھ گئی۔۔اور پھر ناشتے کرنے تک وہ دونوں باتیں کرتے رہے۔۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ دونوں پارک میں میچ شروع ہونے کا انتظار کر رہے تھے۔ذوہان نے بلک پیٹ کے اوپر ہم رنگ پی کیپ کی ہوئی تھی۔جبکہ ہانیہ سفید شرٹ کے اوپر سفید ہی پی کیپ میں تھی۔

سارے بچے اپنی پوزیشن سنبھال رہے تھے۔

"ہانیہ آپ نے ہیلمٹ نہیں پہنا ہوا۔بال غلطی سے سر پر لگ سکتی ہے۔"ذوہان نے اس کی پہ کیپ کو دیکھا۔

"یہ ہارڈ بال نہیں ہے۔"ہانیہ نے بچے کی طرف بال پھینکنے کا اشارہ کیا۔اور ایک ہاتھ ہوا میں بلند کر کے بال کو کیچ کر کے انگوٹھے سے دبائی۔ذوہان اس کے ایک ہاتھ سے بال پکڑنے پر متاثر ہوا تھا۔

"آپ نے اوٹ نہیں ہونا۔"ہانیہ نے گیند واپس بچے کی طرف پھینکی۔۔

"اگر ہم اوٹ نہیں ہوگے تو دوسرے بچے کیسے کھیلے گئے۔" ذوہان نے ہاتھ میں بٹ پکڑے دور کھڑے بولر کو دیکھا۔

"یہ کوئی ولڈ کپ نہیں ہو رہا۔۔ مسٹر ذوہان سراج کہ پچاس اوور آپ کو کھیلنے ہیں۔ یہاں سب دو دو اوور کھلتے ہیں۔ آپ نے ان دو اوور میں اوٹ نہیں ہونا۔"

ہانیہ نے آنکھیں دیکھاتے اسے ساری تفصیل سمجھائی۔

"اوکے میں کوشش کروگا۔ آپ کا آخر تک ساتھ دو۔۔" ذوہان نے غیر سنجیدگی سے کہا۔

"کوشش نہیں۔۔ آپ آخر تک میرے ساتھ ہی رہیں گئے۔ ہر حال میں۔۔" ہانیہ حکم کرکے آگے بڑھ گئی۔ لیکن ذوہان کچھ دیر اس کی کہی بات کو سوچتا رہا۔ وہ کیا کہہ کر گئی تھی۔

"میچ شروع ہوا۔۔ ہانیہ کے بٹ نے گیند کو باؤنڈری کا رخ دیکھایا۔۔ دولڑکے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

بھاگ کر گیند کو پکڑنے لگے۔

ہانیہ اور ذوہان نے بھاگ کر رنز بنائے۔۔لڑکے کے ہاتھ میں گیند آتے دونوں نے واپس اپنی اپنی جگہ سنبھالی۔۔گیند واپس بھاگتے لڑکے کے ہاتھ سے پھسلی اور نیچے جا گری۔

"ذوہان۔۔ذوہان۔۔"ہانیہ ہنستے ہوئے اس کی طرف بھاگی۔اس کا اشارہ سمجھتے ذوہان بھی جلدی سے ایک اور رن بنایا۔۔

تب تک گیند واپس بولر کے ہاتھ میں آ گئی۔

"آپ اوٹ بھی ہو سکتی تھی۔۔؟"ذوہان اب بٹنگ پر کھڑا تھا۔

"نام بنتے ہیں رسک سے۔۔"ہانیہ نے زبان نکال کر آنکھیں بند کی۔یہ اس کا شوق انداز تھا۔مطلب وہ بہت خوش تھی۔

ذوہان کی پہلی گیند پر زیرہ سکور تھا۔اور دوسری گیند بٹ کو چھو ہر ہوا میں بلند ہوئی۔

ہانیہ نے پی کیپ پکڑے ہوا میں دیکھا۔اس کے ہونٹ او شیپ میں بدلے۔۔۔

اور پھر دونوں ہاتھ ہوا میں بلند کیے۔۔

"اور یہ گئی۔۔ گیند باؤنڈری سے باہر۔۔" ذوہان کو اس کے دونوں ہاتھ ایمپائر کی ہاتھ ہوا میں دیکھ کر ہنسی آئی۔

دو ادور کھیل کر اب دونوں بینچ پر بیٹھے بچوں کو کھیلتا ہوا دیکھ رہے تھے۔۔۔

"ذوہان آپ کو سٹی بجانی آتی ہے۔؟" سامنے بچوں کو دیکھتے اس نے ذوہان سے پوچھا۔

"میں آپ کو سٹی نہیں سکھانے والا۔۔۔ کوئی کام رہنے بھی دیں۔۔ سب سیکھنا ضروری نہیں آپ کیلیئے۔۔" ذوہان بھی سامنے دیکھ رہا تھا۔

"میں سٹی بجانا سیکھ بھی نہیں رہی۔"

"تو پوچھ کیوں رہی ہیں۔؟" ہانیہ نے اس کی بات پر آنکھوں کو اکتاہٹ سے

www.novelsclubb.com

گھمایا۔۔

"کیونکہ ابھی وہ sixer مارے گا۔اور آپ نے سٹی بجانی ہے۔"

"آپ کو کیسے پتا۔۔وہ sixer مارے گا۔؟" ذوہان نے اس کے پیشگوئی پر سوال کیا۔

"کیونکہ میں کافی ٹائم سے اس کے ساتھ کھیل رہی ہوں۔وہ دو چھکے ضرور مارتا۔۔"

ذوہان کو اس کے اعتماد پر حیرت ہوئی۔ لیکن کچھ دیر بعد ٹھیک ویسے ہوا۔ جیسے وہ بتا رہی تھی۔

"ذوہان سٹی۔۔"اس کے بازو پر ہاتھ مار کر وہ ہونٹوں کے گرد ہاتھوں سے ہول بنا کر داد دیے رہی تھی۔ذوہان ایک آنکھ دبائے اسے دیکھ رہا تھا۔

"ذوہان سٹی۔۔"ہانیہ نے ہنستے ہوئے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسی کے ہونٹوں کے قریب کیا۔ذوہان نے تشہد کی انگلی کو انگوٹھے سے ملا کر زبان کے نیچے رکھا اور ایک جاندار سٹی کونجی۔۔اور ساتھ ہانیہ کی ہنسی کی آواز۔۔

وہ دونوں ہاتھوں سے تالیاں بجاتے خوش ہو رہی تھی۔

ذوہان نے پھر سے گردن گھما کر اسے دیکھا۔۔وہ سامنے بچوں کو دیکھ رہی تھی۔

تھوڑی دیر بعد سارا شور ہلکی ہوا میں تبدیل ہو گیا۔اب صرف وہ دونوں پارک میں بیٹھے تھے۔سب بچے اپنے گھر جا چکے تھے۔

"صبح آپ نے مجھ سے پوچھا تھا۔جب محبت ہو جائے تو کیسا فیل ہوتا ہے۔۔؟"ہانیہ نیچے گھاس پر یوگا سٹائل میں دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھے بیٹھی تھی۔

"اب میں آپ سے ایک سوال کرتی ہوں۔۔؟"

"اوکے پوچھے۔۔"ذوہان نے پی کیپ اتار کر بالوں کو سیٹ کیا۔اور دوبارہ پی کیپ سر پر رکھی۔۔

"آپ کو پتا ہے؟کسی کے دل میں جگہ بننے کیلئے کیا کرنا ہوتا ہے۔؟"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"اس کے دل میں دو تین مرلے خرید کر اس پر تعمیراتی کام شروع کر دیے۔"

ذوہان نے غیر سنجیدگی سے جواب دیا۔ جس پر وہ ہنس دی۔

"نہیں۔۔" ہنستے ہوئے اس نے نہیں کو کھینچا۔

"اوکے پھر کیا کرنا ہوتا ہے۔؟"

"میں بتا رہی ہوں ناں۔ آپ سنے تو۔"

"جی سنائے۔" وہ اس کی طرف متوجہ ہوا۔

"کسی کے دل میں جگہ بننے کیلیئے اسے اتنی عزت دے۔ کہ وہ انسان مجبور ہو جائے آپکی قید میں رہنے کیلیئے۔۔ خود کو ان دیکھی زنجیروں میں جکڑ کر خود کو آپ کے حوالے کر دے۔"

وہ چپ ہوئی تو ذوہان اسے مسکراتی آنکھوں اور حیرت سے دیکھ رہا تھا۔

"یہ باتیں بھی آپ کو وقت نے سیکھائیں ہیں۔؟"

"آپ مجھے سیریس کیوں نہیں لیتے۔؟ وہ زچ ہوئی۔ ذوہان کے ہنسے سے گلے کی

ہڈی نمایاں ہوئی۔

"ہانیہ آپ کا یوگا کب ختم ہو گا۔مجھے بھوک لگی ہے۔آپ کو بھوک نہیں لگی۔۔۔؟"

"ہاں تھوڑی سی فیل ہوری ہے۔" دوگھاس سے کھڑی ہو گی۔ذوہان بھی اس کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔

"آپ کو بھوک بھی محسوس نہیں ہوتی۔؟" وہ حیران ہوا۔

"کہا تو ہے۔۔۔ہو رہی ہے فیل۔۔۔" دونوں کے آوزیں اب دور جا رہی تھی۔

"آپ کو تو بلکل بچوں کی طرح پکڑ کر کھانے کھلانے پڑتا ہو گا۔۔" ذوہان کی بات اسے حیرت اور ہنسی دونوں آئی۔

"تو پھر تم شادی ابھی نہیں کر رہے۔۔؟"

ذوہان کھانے کے میز پر رابیل بھابھی کے ساتھ بیٹھا تھا۔رابیل نے دونوں کے درمیان موجود خاموشی کو ختم کیا۔

"ہاں اب ایسا کوئی ارادہ نہیں ہے۔وہ بھی جذباتی فیصلہ نہیں تھا۔پر اب میں ایسے ہی ٹھیک ہو۔۔"ذوہان ان کے ہاتھ کی بنی بریانی، قورمہ کے ساتھ نرم چپاتی پر ہاتھ صاف کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ہانیہ کے ساتھ رہ کر زیادہ بولنے لگے ہو تم۔۔ورنہ گنتی کے چند الفاظ نکلتے تھے تمہارے منہ سے۔۔"ذوہان کو ان کی بات پر ہنسی آئی۔

"بہت کیوٹ ہے وہ۔۔اور سب سے بڑ کر فیک نہیں ہے۔آپ کو پتا ہے مجھے اس کی کونسی بات سب سے زیادہ سے زیادہ پسند ہے۔؟"ذوہان نے نرم چپاتی کا لقمہ

منہ میں ڈال کر چبایا۔۔

"وہ اپنی غلطی مانتی ہے۔۔لڑکیاں کہاں اپنی غلطی مانتی ہیں۔؟"رابیل ہنستے ہوئے

ہاں میں سر ہلایا۔

"غلطی مانتی ہے۔۔لیکن پھر سے وہی غلطی دہراتی بھی ہے۔"رابیل کی بات پر

دونوں کی ہنسی بے اختیار تھی۔

"تم اب پاکستان میں ہی رہوں گئے۔۔؟"رابیل بھابھی کچھ دیر بعد پھر سے

بولی۔۔ہانیہ ان دونوں کے درمیان موجود نہیں تھی۔وہ اپنے کمرے میں فرش

ہونے گئی تھی۔اور اب تک واپس نہیں آئی تھی۔

"نہیں......ایک کام کے سلسلے میں آیا تھا۔جیسے ہی وہ کام ہو جائے گا۔واپس چلا

جاؤگا۔"وہ عام سے انداز میں بولا۔

"مطلب یہ رونقیں کچھ دنوں کی ہے۔۔؟"وہ اداس ہوئی۔

"یہی زندگی ہے۔۔"اس نے گہرا سانس لیا۔

"پر اس دفعہ میں آپ لوگوں کو مس کروگا۔۔اور خاص طور پر کرتن کیلے کو۔۔۔"

"ہمارے گھر کی ساری کرتن کیلے بھاگ گئی۔تمہارے وجہ سے۔۔"رابیل بھابھی نے ہسنتے کہا۔

---

www.novelsclubb.com

"آپ کو اگر اعتراض نہ ہو۔۔تو میں ہانیہ کو کچھ دیر کیلئے باہر لیے کر جا سکتا ہوں۔؟"

کھانا کھانے کے بعد ذوہان رابیل آپی سے اجازت مانگ رہا تھا۔اس کے الفاظ سن کر ہانیہ اور رابیل نے بیک وقت اسے بے یقینی سے دیکھا۔۔

"او کے بٹ۔۔۔ باہر کیا کام ہے۔؟" رابیل تھوڑا ڈگمگائی۔ وہ اسے نہیں بتا سکتی تھی۔ اشعر نے اس کے باہر جانے پر پابندی کیوں لگائی ہوئی تھی۔ اور نہ ہی یہ کہہ سکتی تھی۔ کہ میں بھی ساتھ چلو۔۔ کیونکہ ذوہان نے صرف اس کا پوچھا تھا۔

"ایک چھوٹا سا کام ہے۔" ذوہان نے بات کا الجھا سا جواب دیا۔

رابیل بھابھی نے کچھ سوچتے ہوئے اسے اجازت دے دی۔ ذوہان کی جگہ کوئی اور یہ بات کہتے تو وہ کبھی بھی نہیں مانتی۔۔ پر ذوہان پر انھیں خود سے زیادہ یقین تھا۔

ہانیہ پہلی دفعہ اس کے ساتھ فرنٹ سیٹ پر بیٹھی تھی۔

"کہاں جانا ہے۔۔۔؟" دروازہ بند کرتے ہی اس نے سوال کیا۔ جبکہ اس کے دل کا حال کچھ اور ہی تھا۔ آج کا سارہ دن اس نے ذوہان کے ساتھ گزارا تھا۔ اور وہ بے حد خوش تھی۔

"پانچ منٹ کا سفر ہے۔۔۔ صبر ہو جایا گا آپ سے۔؟" ذوہان نے اسے چھیڑنے والے انداز میں کہا۔

اور پھر اگلے پانچ منٹ وہ لگاتار بولتی رہی تھی۔۔آج شام کا سورج وہ پارک کے بجائے روشنی سے نہائی سڑکوں پر گزار رہی تھی۔

شیشے سے باہر نظر آنے والی ہر انوکھی چیز پر وہ مڑ کر ذوہان سے پوچھتی۔۔

وہ اسے بلکل دو سال کی بچی لگ رہی تھی۔جس نے ابھی ابھی دنیا کو دیکھنا شروع کیا تھا۔

"آپ کبھی باہر گھمانے کیوں نہیں جاتی۔۔؟"اس کی خوشی دیکھ کر ذوہان نے سوال کیا۔جس پر وہ ایک لمحے کو اداس ہوئی۔اور پھر باہر دیکھنے لگی۔

"بس ایسے ہی۔۔ماما کے بعد سے پانچ سال میری تھراپی ہوتی رہی۔۔اور اس کے بعد سے کبھی دل ہی نہیں کیا۔"

وہ انجانے میں کچھ زیادہ بول گئی تھی۔

"تھراپی کیوں۔۔۔؟"ذوہان کو حیرت کا جھٹکا لگا۔یہ بات اس کیلیئے بلکل نئ تھی۔

"ایک ایشو تھا اس کی وجہ سے اشعر بھائی نے۔۔۔۔"ہانیہ نے بات کو ادھور چھوڑ

دیا۔اسے اشعر بھائی کی بات یاد آگئی تھی۔۔راز تب راز رہتے ہیں۔جب انھیں سب سے چھپا کر رکھا جائے۔۔وہ سڑک سے باہر دیکھنے لگی۔ذوہان نے بھی اصرار نہیں کیا تھا۔لیکن وہ پریشان ضرور ہو گیا تھا۔

جبکہ سڑک سے باہر دیکھتی ہانیہ کا دل کیا۔وہ اسے سب بتا دیے۔وہ بچپن سے جن اذیت اور خوفناک خوابوں سے گزری تھی۔وہ سب اس شخص کو بتا دے۔جس سے وہ کوئی بات نہیں چھپاتی تھی۔۔

گاڑی کے رکنے پر وہ ذوہان کے ساتھ باہر نکل آئی۔ذوہان نے اسے اپنے طرف آنے کا اشارہ کیا۔دروازہ بند کر کے وہ اس کے طرف گئی۔کچھ دیر بعد وہ دونوں ایک ریسٹورنٹ میں بیٹھے تھے۔ہانیہ اس کے سامنے بیٹھے پورے ریسٹورنٹ کو نظر گھما کر دیکھا۔

بلو جینز پر ٹاپ کی لمبی آستین نے اسکی ہتھیلیوں کی پشت کو چھپایا ہوا تھا۔ہونٹوں کو

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

گول کر کے اس نے پاوئٹ بنایا۔۔

"کسی سے ملنے آئے آپ۔۔۔؟" پاوئٹ کو ختم کر کے اس نے بے ساختہ پوچھا۔

ذوہان نے بولنے کے بجائے کاونٹر کی طرف دیکھا۔۔جہاں سے دو ویٹر ایک بڑا سا

چاکلیٹ کیک پر ڈھیروں موم بتی سجائے اس طرف ہی آرہے تھے۔۔

ہانیہ کی گھنی پلکوں نے بھنویں کو چھوا۔۔اور پوری آنکھیں کھولے ذوہان کو

دیکھا۔۔

"Happy birthday"

وہ صرف دو لفظ بولا تھا۔

"آپ کو یاد تھا۔۔۔؟" ویٹر نے کیک اس کے سامنے رکھا۔اور اسے واش کیا۔۔

ہانیہ نے مسکرا کر اس کو تھنکس بولا۔

ذوہان نے اگے بڑھ کر کیک پر لگی sparkler candle

کو جلایا۔۔

موم بتیوں کی روشنی میں پورے ریسٹورنٹ کی آوازیں شامل ہو گی تھیں۔اس نے مڑ کر سب کو دیکھا۔اور سب اسے واش کر رہے تھے۔سامنے میز پر کیک پر چمکتی تیز روشنی کے اس پار ذوہان بیٹھا اسے مسکرا کر دیکھ رہا تھا۔اس کا دل بھر آیا۔۔اور ساتھ میں آنکھیں بھی۔۔ذوہان اس کے آنسو دیکھ کر آگے کو جھکا۔۔

"اس میں رونے کی کیا بات ہے ہانیہ۔۔۔رونا بند کرے آنکھیں خراب ہو جائے گئی۔۔"اسے چپ کروانے کیلئے اور کوئی جواز یاد نہیں آ رہا تھا۔

"آنکھیں رونے کے بعد پیاری ہوتی ہیں۔۔؟"آنکھوں کے گوشے صاف کرتے وہ روتے ہوئے ہنس دی۔۔

"پیاری لگنے کیلئے بعد میں رو لینا۔۔"ذوہان کی بات پر اسے مزید ہنسی آئی۔۔

ویٹر چلا گیا تھا۔اور باقی سب بھی اپنے کھانے مصروف ہو گئے۔۔ذوہان نے کسی کی مسلسل نظروں کو خود پر محسوس کیا۔اس بارے میں اس کی حس بہت تیز تھی۔یہ

اس کے کام کا حصہ تھا۔ ریسٹورنٹ کے کونے میں حسام بیٹھا اسے دیکھ رہا تھا۔

دونوں کی نظریں ملی۔۔

ذوہان نے نظریں چرا لی۔۔ جس پر حسام نے ہنس کر سر جھٹکا۔۔

"تینگو۔۔۔"کیک کا ٹکڑا ہاتھ میں پکڑے اس نے ذوہان کی طرف ہاتھ کیا۔۔

ذوہان نے کیک اس کے ہاتھ سے اپنے ہاتھ میں لینا چاہا۔۔ حسام مسکراہٹ چہرے پر سجائے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"میری برتھڈے ہے۔ میں کھلاؤ گئی۔۔"اپنی جگہ سے کھڑا ہو کر اس نے ہاتھ ذوہان کے ہونٹوں کے پاس روکا۔۔

ذوہان نے اسے دیکھا۔ جس کے چہرے پر صرف خوشی کا رنگ تھا۔ ہانیہ کو دیکھتے اس نے تھوڑا سا منہ کھولا۔ اور کیک اس کے منہ میں گھل گیا۔۔ ذوہان کے ساتھ حسام کا بھی منہ کھولا تھا۔ لیکن اس کے منہ میں کوئی کیک ڈالنے والا نہیں تھا۔ ہانیہ واپس اپنی جگہ بیٹھ گئی۔۔ حسام نے ہلکی سی تالی بجائی اور ہنستے ہوئے ریسٹورنٹ سے

باہر دیکھنے لگا۔۔

"کتنے سال کی ہو گی ہیں آپ۔۔؟"ہانیہ نے کیک کا ایک ٹکڑا اپنے منہ ڈالا۔

"بیس سال کی۔۔"

جھوٹی......اصل ایج بتائیں۔۔"حسام کو نظر انداز کر کے وہ ہانیہ کی طرف متوجہ ہوا۔۔

"اصل ہی ہے۔آپ بوڑھے ہو گئے ہیں۔میں آپ سے نو سال چھوٹی ہوں۔"

کیک کھاتے وہ اپنے ساتھ اسکی عمر بھی بتا گئی تھی۔

"انسان اپنے opinion سے بوڑھا یا بولڈ ہوتا ہے۔"

ذوہان کی بات پر اس کی پلکیں اوپر اٹھی۔

"آپ کو میری بات بری لگ رہی ہے۔۔؟ اف عورت بڑے بڑوں کی مت مار سکتی ہے۔"اس نے خود کو خود ہی داد دی۔

"عورت کیا نہیں کر سکتی۔۔؟"ذوہان نے عام سے انداز میں کہا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"جنازہ نہیں پڑھ سکتی۔۔"

"آپ کو وہ بھی پڑھنا ہے۔۔"

ہانیہ کی ہسنی نے حسام کو پھر سے متوجہ کیا۔وہ زیادہ حیران ذوہان کی ہنسنے پر تھا۔

ذوہان کے فون پر حسام کا میسج آیا۔اور ساتھ ایک پکچر بھی۔

"Wampire spotted"

ویمپائر اس نے ذوہان کے دانت کو کہا تھا۔اور ساتھ میں اس کے ہسننے کی پیکچر سینڈ کی تھی۔ذوہان نے صرف سپاٹ چہرے سے دیکھا تھا۔حسام اٹھ کر اس کی طرف آیا۔ہانیہ نے مڑ کر اسے دیکھا۔

"ہیپی برتھڈے۔۔۔"۔وہ مسکرا کر ہانیہ سے کہہ رہا تھا۔

"تھنکیو۔۔"وہ پورے دل سے مسکرائی۔

"آپ کیک کا نہیں پوچھے گئیں۔۔؟مٹھا کھانے کا دل کر رہا ہے۔کیا میں اپنے لیے پورا کیک آرڈر کرو۔۔"حسام نے آخر میں معصوم سی شکل بنائی۔۔ذوہان اسے

ٹکٹکی باندھے دیکھ رہا تھا۔

"نہیں....آپ..." ہانیہ نے کیک کا ایک بڑا سا ٹکڑا کاٹ کر پلیٹ میں ڈال کر حسام کو پکڑا دیا۔۔"

تکیو سو مچ۔۔۔" حسام دونوں کو دیکھ کر مسکرایا۔وہ واپس اپنی جگہ پر بیٹھ گیا اور ذوہان کو مسیج کیا۔

"ایسے مت گھورو مجھے۔۔۔تمہاری حق حلال کی کمائی کا کیک ہے۔۔" آخر میں اس نے رونے والی ایموجی سینڈ کی۔۔

www.novelsclubb.com

"ہانیہ چلیں۔۔" ذوہان کرسی سے کھڑا ہو گیا۔

وہ دونوں ریسٹورنٹ سے باہر آ گئے۔۔

"یہ سرپرائز آپ گھر میں بھی دے سکتے تھے۔" ہانیہ گاڑی میں آ کر بیٹھ گئی۔

"سکینڈ اوپشن یہی تھا۔۔اگر رابیل آپی منع کر دیتی تو۔۔کیک خود ہی لینے آنا تھا۔

آپ یہاں وائٹ کریں۔میں آتا ہوں۔"

ذوہان اسکی طرف کا دروازہ بند کر کے سڑک کروس کر گیا۔ہانیہ جاتے ہوئے اس کی کمر کو دیکھ رہی تھی۔۔کچھ دیر وہ اسی شوپ کو دیکھتی رہی۔جہاں ذوہان گیا تھا۔ اور پھر گردن موڑ کر سامنے سڑک کر دیکھنے لگی۔سیٹ پر بیٹھے وہ مسکرا رہی تھی۔ اسے ذوہان کا سرپرائز بہت اچھا لگا تھا۔جب اس کی طرف کے شیشے کو کسی نے انگلی سے بجایا۔۔

ہانیہ نے بنا چونکے دیکھا۔۔اور شیشے کی طرف دیکھ کر اس کی گول آنکھیں پوری کھل گئی۔

ذوہان دو فٹ کا ٹیڈی بیئر لیے کھڑا تھا۔دروازہ کھول کر اس نے ٹیڈی اس کی گود میں رکھا۔اور دروازہ بند کر کے ڈرائیونگ سیٹ پر آ کر بیٹھ گیا۔

ہانیہ گود میں رکھے سفید رنگ کے ٹیڈی بیئر کو دیکھ رہی تھی۔

"آپ کو میرا فیوریٹ کلر کیسے معلوم۔۔میں نے یہ سب آپ کو نہیں بتایا۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"آپ مجھے کبھی کچھ نہیں بتاتی۔۔ کرتن کیلے۔۔۔بس بھڑاس نکالتی ہے۔"

ذوہان نے گاڑی سٹارٹ کر کے آگے بڑھادی۔۔ہانیہ نے گود میں رکھے ٹیڈی کے دونوں گال کو پیار سے چھو کر اس کی ناک ہر انگلی سے چھوا۔۔ایسے کرتے اس نے اپنی ناک کو سکڑا۔۔اس کی چھوٹی سے ناک پر لکیریں ظاہر ہوئی۔

"تم کتنے سوفٹ ہو۔۔"اس نے دونوں ہاتھوں سے ٹیڈی کو گلے لگایا۔۔

"شکر ہے آپ کو پسند آگیا۔۔ورنہ مجھے آپ کی پسند کا کوئی اندازہ نہیں تھا۔۔"

ذوہان نے اسے خوش دیکھ کر کہا۔

www.novelsclubb.com

"ذوہان کون ہوتا ہے۔اسے باہر لیے جانے والا۔۔کس نے اجازت دی ہے

اسے۔۔"اشعر رات کے وقت ہانیہ کو گھر نہ دیکھ کر آگ بگولہ ہو گیا تھا۔

"اجازت میں نے ہی دی ہے۔آپ نے کہا تھا۔اسے اکیلا نہ جانے دو۔۔اور ذوہان پر میں خود سے بھی زیادہ ٹرسٹ کرتی ہوں۔۔"رابیل نے اس کا غصہ کم کرنے کیلیئے صفائی دی۔

"لیکن میں اس پر ٹرسٹ نہیں کرتا۔۔یہ کونسا وقت ہے۔اور وہ لیے کر کیوں گیا ہے۔۔؟کچھ پتا بھی نہیں تمہیں۔۔اور بچی کو اس کے ساتھ بھیج دیا۔۔اپنے بھائی کو کہوں ہانیہ سے دور رہے۔۔ورنہ میں کہوں گا تو تمہیں برا لگے گا۔"

اشعر اپنی آواز کو حد درجہ نرم رکھا ہوا تھا۔ایک طرف بہن تھی۔اور دوسری جانب اپنی محبت تھی۔جو سامنے کھڑی تھی۔۔رابیل کے ہاتھ اس کے لہجے سے کانپ رہے تھے۔اشعر کی نظر اس کے ہاتھوں پر گئی۔تو اس نے اگے بڑھ کر اسکے نرم ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیا۔۔

"میں تمہیں غصہ نہیں کر رہا ہے رابیل۔۔"اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

لیے اشعر نے نرمی سے کہا۔

"لیکن اس طرح پہلے کبھی بات بھی نہیں کی۔۔" وہ روئی نہیں تھی۔آواز آنسو سے رندگئی۔۔

اشعر نے نرمی سے اسے گلے سے لگایا۔۔ذوہان کی گاڑی کا ہارن سن کر وہ رابیل سے دور ہوا۔۔اور اگلے ہی لمحے ہانیہ بڑے سے ٹیڈی بیئر کے ساتھ ہال کے دروازے سے نمودار ہوئی۔۔۔

اس کے بلکل پیچھے ذوہان تھا۔۔

"اسلام علیکم۔۔" ذوہان نے اشعر کو دیکھ کر سلام کیا۔وہ جب سے ان کے پڑوس آیا تھا۔اشعر نے بہت کم ملاقات ہوئی تھی۔۔

"وعلیکم السلام۔۔" اشعر کی آواز بہت ہلکی تھی۔

ہانیہ کو وہاں چھوڑ کر وہ واپس اپنے گھر چلا گیا تھا۔

اشعر نے ہانیہ کے ہاتھ میں پکڑے ٹیڈی کو دیکھا۔۔

"ذوہان نے گفٹ کیا۔۔ برتھڈے گفٹ۔۔؟" ہانیہ نے دو ٹکڑوں میں اپنے بھائی کی نظروں کا جواب دیا۔ وہ بنا کچھ بولے اپنے کمرے میں چلے گئے۔۔

رابیل بھابھی گم سم سی ہال کے صوفے پر بیٹھ گئی۔

"بھائی جان نے کچھ کہا ہے۔۔؟" وہ رابیل بھابھی کے ساتھ آ کر بیٹھ گئی۔۔

"آج کا دن بہت بڑا تھا ہانیہ۔۔۔ تم جا کر سو جاؤ۔۔" وہ کھوئی ہوئی آواز میں بولی۔۔

"بھابی۔۔؟" اس نے بھابی کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔

"ہانیہ بیٹا اپنے روم میں جاؤ۔۔" وہ اسے بنا دیکھے بول رہی تھی۔ وہ مزید کچھ بولے اپنے کمرے میں چلی گئی۔

www.novelsclubb.com

ہانیہ کو گھر چھوڑ کر وہ اپنے گھر آیا تھا۔ ایک گھنٹہ بعد اس کی کراچی کی فلائٹ

تھی۔جو وہ کرنے جارہا تھا۔اس کیلئے صوفے پر بیٹھے وہ ہمت اور غصہ جمع کر رہا تھا۔
لان میں لگے پھولوں کو دیکھتے رات کے اندھیرے میں ماضی کا منظر کھول گیا تھا۔

پندرہ سالا ذوہان گاڑی کی بیک سیٹ پر بیٹھا کانوں میں ہیڈ فون لگائے شیشے سے باہر دیکھ رہا تھا۔۔اس کے ماں بابا گاڑی کی اگلی سیٹ پو بیٹھے اپنی باتوں میں مصروف تھے۔جب گاڑی ایک زوردر جھٹکے کے ساتھ سڑک سے اتری۔

ذوہان درمیان میں بیٹھا زور سے شیشے سے جا کر لگا۔ایک بڑا سا ٹرک ان کی گاڑی کو دھکا دیتے سڑک سے نیچے کھائی کی طرف لیے جارہا تھا۔

گاڑی میں چیخوں کی آوازیں شور میں بدل گئی۔۔

ڈرائیورنگ سیٹ پر بیٹھے اس کے بابا نے گاڑی کا دروازہ کھولا۔۔

ٹرک پیچھے ہٹ گیا تھا۔گاڑی پہاڑی پر اٹکی ہوئی تھی۔سراج نے پچھلا دروازہ کھول کر ذوہان کو باہر نکالا۔۔

"ماما۔۔؟" ذوہان باہر آتے واپس گاڑی کی طرف بھاگا۔۔ سراج بھی اس کے ساتھ گاڑی کی جانب بڑھا۔۔ وہ دونوں اٹکی ہوئی گاڑی سے انھیں نکالنے کی کشش کر رہے تھے۔ گاڑی کے ہر ہچکولے پر دونوں کا دل ڈوب کر ابھرتا۔۔ گاڑی میں بیٹھی ذوہان کی ماما نے اپنا ہاتھ سراج کی طرف بڑھا۔۔

کہیں دفعہ وہ ہاتھ ان کی ہاتھوں میں آکر جدا ہو گیا۔۔

ذوہان پہاڑی کنارے کھڑے بے صبری سے اپنی ماں کے ہاتھ کو دیکھ رہا تھا۔۔

"گاڑی نے ایک اور ہچکولا لیا۔۔

"بابا۔۔" ذوہان اپنے باپ کی کمر پر ہاتھ رکھ کر تقریباً چیخا۔ وہ بنا پلک جھپکے اپنی ماں کو دیکھ رہا تھا۔۔ دل کی دھڑکن سر میں لگ رہی تھی۔

ایک دفعہ پھر اس کی ماں کا ہاتھ جدا ہوا۔ اور گاڑی ہچکولے سے کھائی میں جا گری۔۔

سراج صدمے کی سی کیفیت میں پہاڑی پر کھڑے نیچے گرتی گاڑی کو دیکھ رہا تھا۔

جبکہ ذوہان ہلق کے بن چیلایا۔۔۔ "ماما۔۔۔" وہ گھٹنوں کے بل بیٹھا گاڑی کو دیکھ رہا

تھا۔جو دو دفعہ ایک پھتروں سے ٹکرائی تھی۔۔اور پھر آنکھوں سے اوجھل گئی۔۔

وہ حواس باختہ کھائی کو دیکھتا آگے بڑھا۔۔ بابا نے اسے ہاتھ سے پکڑ کر پیچھے کھینچا۔۔

"ذوہان۔۔۔؟"

"باباماما۔۔۔" وہ رو رہا تھا اس کی آنکھوں میں سرخ آنسو تھے۔اور اسی وقت پاشا

کے وہی بوڈی گاڑر آئے۔اور سراج کے سر پر زور سے کوئی چیز ماری۔۔ذوہان نے

تیز سانسوں سے پلٹ کر اپنے باپ کو دیکھا۔جس کے سر سے خون بہتا زمین پر

گرنے لگا۔وہ پہلی ضرب پر ہی بے ہوش ہو گے تھے۔

www.novelsclubb.com

پاشا کے گارڈ نے اسے زبردستی گاڑی میں ڈالا۔۔ چیخ چیخ کر اس کا گلا بیٹھ گیا تھا۔اسے

اپنی ماں کو بچانا تھا۔جو اس کے سامنے گہری کھائی میں گر گئی تھی۔

لیکن گارڈ کے صرف ایک مکے سے اس کے کانوں میں سٹی بولنے لگی۔۔پندرہ سالا

ذوہان نیم بے ہوشی کچھ بڑبڑ رہا رھا جیسے سننے والا وہاں کوئی نہیں تھا۔

اس کے سامنے سراج کو تین گولیاں لگی تھی۔وہ رسیوں میں باندھا پاشا کے سامنے گڑگڑا رہا تھا۔۔پہلی گولی پر وہ باندھے ہاتھوں سے بھاگتا ہوا پاشا کے قدموں میں جا کر گرا تھا۔۔

"سر میرے بابا کو چھوڑ دیں۔۔ہم پاکستان سے جا رہے ہیں۔وہ آپ کے خلاف اور کوئی ثبوت اکھٹا نہیں کریں گئے۔"

پاشا پر اس روتے لڑکے کا کوئی اثر نہیں ہوا تھا۔دو گولیاں سراج کے سینے کو چیر کر گئی۔ذوہان ان کے وجود کو نیچے گرتا دیکھ کر آخری دفعہ حلق کے بل چیلایا۔۔باندھے ہاتھوں سے وہ سراج تک رینگتے ہوئے گیا اور سراج کے سینے پر سر رکھ کر دھڑکن چیک کی۔۔اس نے اپنے باپ کی آخری دھڑکن اپنے گال پر محسوس کی تھی۔اس کے بعد دل دھڑکا نہیں تھا۔وہ بے جان ہوتے جسم کے ساتھ وہی سینے پر لیٹ گیا۔۔اس کی آنکھوں سے آنسوں اس کے باپ کے خون میں لیتے سینے میں سما رہے تھے۔

پاشا آخری سیڑھی پر کھڑا کسی عورت پر چیلا رہا تھا۔ جس کے ہاتھ میں ایک بچی تھی۔ اسے اپنی دھڑکن بھی ڈوبتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔ اس کا پورا خاندان ایک لمحے میں ختم ہو گیا تھا۔ ذوہان بے جان آنکھوں سے اس بچی کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا۔

ان دونوں کی کفیت ایک جیسی تھی۔۔ وہ دونوں زندہ ہو کر مر گئے تھے۔ دونوں نے بیک وقت اپنے باپ کو کھو دیا تھا۔ ذوہان نے آنسو سے بھری آنکھوں کو بند کر لیا۔

---

www.novelsclubb.com